

میاں امیر اختر بھٹی رح

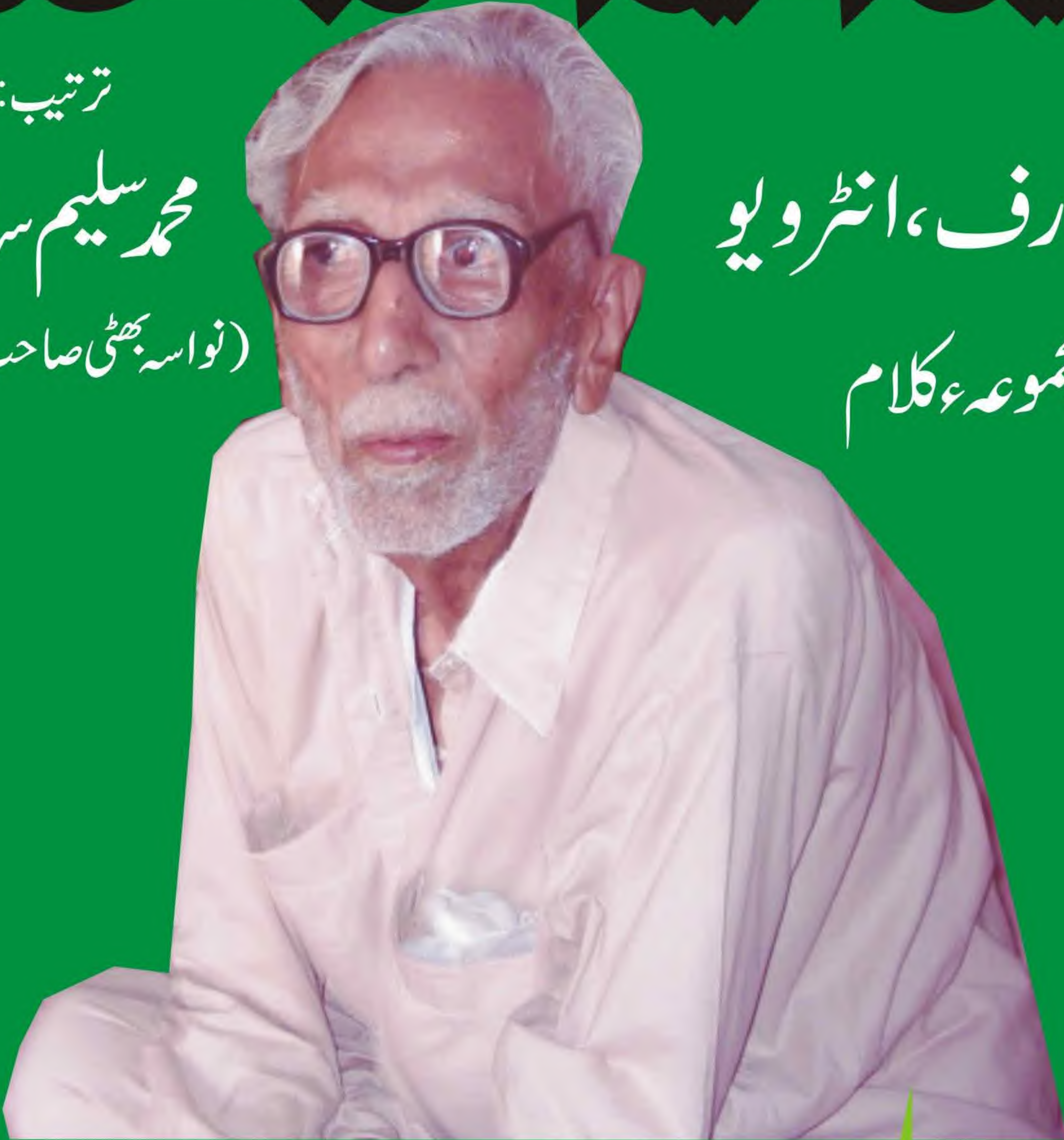
ترتیب:

محمد سلیم ساقی

(نواسہ بھٹی صاحب مرحوم)

تعارف، انٹرویو

مجموعہء کلام



عزیز فرنیچر ہاؤس گوجرہ روڈ جھنگ صدر

03336722868

عبدالرحمن

پی ڈی ایف
ترتیب و پیشکش

بیت



محمد نعیم اختر مرحوم



حق نواز مرحوم

پیش لفظ

میاں امیر اختر بھٹی مرحوم کا شمار برادری کے اکابرین میں ہوتا تھا وہ ۱۹۲۵ء کے بگ بگ میاں کرم دین کے گھر پیدا ہوئے۔ زندگی کے ہر دور میں انہوں نے سخت جدوجہد کی۔ زندگی کی تلخیوں نے انہیں حرف سے لفظ، لفظوں سے مصرعہ اور مصرعوں سے شعر کہنے کا ہنر سکھایا۔ مشاعروں میں پڑھا تو شعراء میں جان پہچان ہو گئی ان کی شاعری کو پسند کیا جانے لگا۔ ۱۹۹۶ء میں بہتر شاعری کے اعتراف میں آپ کو جھنگ رائٹرز کلب کی طرف سے ساحر صدیقی ایوارڈ سے نوازا گیا۔ شاعر برادری میں انہیں بانی تحریک محبت

کے لقب سے یاد کیا جاتا ہے۔ کہپ کی مذہبی شاعری کا مجموعہ "توشہ آخرت" شائع ہوا ہے۔ ان کی وفات سے چند سال قبل راقم نے ان کا انٹرویو کیا تھا جس میں انہوں نے بہت تفصیل کے ساتھ زندگی کی رٹیلیوں اور سنگینیوں کا تذکرہ کیا۔ کئی اصیاب کے لیے اس انٹرویو میں خاصی معلومات موجود ہیں ایک بھرپور اور جدوجہد سے آراستہ زندگی گزار کر آپ 88 سال کی عمر میں 30 مئی 2008ء کو اپنے خالق حقیقی سے جا ملے۔ انتقال جھنگ سٹی رہائش گاہ پر ہوا اور وصیت کے مطابق اپنے آبائی قبرستان لوہے شاہ جھنگ صدر میں دفن ہوئے۔

انٹرویو پڑھیں، ان کے کلام کا مطالعہ کریں۔ بعد ازاں اپنے تاثرات سے ضرور آگاہ کریں۔

والسلام
محمد سلیم ساقی











امیر اختر بھٹی رح کے چند اشعار عبدالرحمن عزیز کی صاحبزادی حافظہ خنساء رحمن کے کیلئے

عبدالرحمن کی میں ہوں بچنیاں

بچنیاں بچنیاں

امی کے دل کی میں ہو چمنیاں

چمنیاں چمنیاں

خنساء نام ہے برکت والا

فضل و کرم کی میں ہوں

نشنیاں نشنیاں

کلمہ دم دم رہے زباں پر

رب سائیں کی رہوں

سخنیاں سخنیاں

اللہ پوری کرے گا حسرت

نبی کے در کی میں بنو جو گنیاں

جو گنیاں جو گنیاں









پیش لفظ

میاں امیر اختر بھٹی مرحوم کا شمار برادری کے اکابرین میں ہوتا تھا وہ ۱۹۲۵ء کے بگ بگ میاں کرم دین کے گھر پیدا ہوئے۔ زندگی کے ہر دور میں انہوں نے سخت جدوجہد کی۔ زندگی کی تلخیوں نے انہیں حرف سے لفظ، لفظوں سے مصرعہ اور مصرعوں سے شعر کہنے کا ہنر سکھایا۔ شاعروں میں پڑھا تو شعراء میں جان پہچان ہو گئی ان کی شاعری کو پسند کیا جانے لگا۔ ۱۹۹۶ء میں بہتر شاعری کے اعتراف میں آپ کو جھنگ رائٹرز کلب کی طرف سے ساحر صدیقی ایوارڈ سے نوازا گیا۔ شاعر برادری میں انہیں بانی تحریک محبت

کے لقب سے یاد کیا جاتا ہے۔ کہنے کی منہ ہی شاعری کا مجموعہ "توشہ آخرت" شائع ہوا ہے۔ ان کی وفات سے چند سال قبل راقم نے ان کا انٹرویو کیا تھا جس میں انہوں نے بہت تفصیل کے ساتھ زندگی کی رنگینیوں اور سنجیدگیوں کا تذکرہ کیا۔ کئی اصحاب کے لیے اس انٹرویو میں خاصی معلومات موجود ہیں ایک بھرپور اور جدوجہد سے آراستہ زندگی گزار کر آپ ۸۸ سال کی عمر میں ۳۰ مئی ۲۰۰۸ء کو اپنے خالق حقیقی سے جا ملے۔ انتقال جھنگ سٹی رہائش گاہ پر ہوا اور وصیت کے مطابق اپنے آبائی قبرستان لوہے شاہ جھنگ صدر میں دفن ہوئے۔

انٹرویو پڑھیں، ان کے کلام کا مطالعہ کریں۔ بعد ازاں اپنے تاثرات سے ضرور آگاہ کریں۔

والسلام
محمد سلیم ساقی

حرفِ اَوَّل

جب شعور کے وہ سال سے آشنائی ہوئی تو سوچوں کے مچلتے

دھارے اس طرف راغب ہوئے کہ اپنے بزرگوں سے اُن کے گزرے
لمحات کی حکایات سن کر محفوظ کر لی جائیں تاکہ موجودہ نسل اور آئندہ آنے
والی نسلیں اپنے آباؤ اجداد سے واقفیت حاصل کر سکیں۔

زندگی کا کوئی بھروسہ نہیں یہ تو ایک مانگا ہوا زیور ہے نہ جانے
کس سے کب واپس مانگ لیا جائے۔ اس سے پہلے کہ بزرگ اس
جہانِ غائبی کو چھوڑ جائیں اور ہماری یہ خواہش حسرت بن کر رہ جائے
بزرگوں کی یادیں محفوظ کر لی جائیں لیکن۔۔۔

رک بناروں خواہش ایسی کہ ہر خواہش پہ دم نکلے

حادثات کی اچانک یورش ہوئی اور بزرگ اپنی تمام خواہشوں،

تمناؤں اور رعنائیوں سمیت سیئہ ارض میں سما گئے اور میں جو اُن کی
یاداشتوں کو محفوظ کرنے کا پروگرام بنائے بیٹھا تھا ہاتھ ہی ملتارہ گیا

میرا حاشیہ خیال ہی میں نہیں تھا کہ میرے یہ بزرگ اس طرح
اچانک مجھے داغِ جدائی دے جائیں گے مگر

كُلُّ نَفْسٍ ذَائِقَةُ الْمَوْتِ

اُن کی تجوری سے سانسوں کی نقدی ختم ہو چکی تھی اور یہ وہ چیز

ہے جو کسی سے اُدھار بھی نہیں مانگی جاسکتی۔ لہذا میں اپنی

سستی پر خود کو ملامت کرتے ہوئے کوفِ افسوس ملتارہ

گیا۔ اپنی گزشتہ کوتاہی کے انزالہ کے لیے یہ ڈائری ترتیب دی

یا اللہ

انشاب

اپنے اُن مرحوم

بزرگوں کے نام

جو مجھے بہت جلد اپنی

شفقنوں اور محبتوں

سے محروم کر گئے

محمد سلیم ساقی

حرفِ اوّل

جب شعور کے وہ سال سے آشنائی ہوئی تو سوچوں کے پھلتے

دھارے اس طرف راغب ہوئے کہ اپنے بزرگوں سے اُن کے گزرے
لمحات کی حکایات سُن کر محفوظ کر لی جائیں تاکہ موجودہ نسل اور آئندہ آنے
والی نسلیں اپنے آباؤ اجداد سے واقفیت حاصل کر سکیں۔

زندگی کا کوئی بھروسہ نہیں یہ تو ایک مارِ گاہِ ہوا زلیور ہے نہ جانے
کس سے کب واپس مانگ لیا جائے۔ اس سے پہلے کہ بزرگ اس
جہانِ خالی کو چھوڑ جائیں اور ہماری یہ خواہش حسرت بن کر رہ جائے
بزرگوں کی یادیں محفوظ کر لی جائیں لیکن۔۔۔

وہ بزرگوں خواہش ایسی کہ ہر خواہش پہ دم نکلے

حادثات کی اچانک یورش ہوئی اور بزرگ اپنی تمام خواہشوں،

تمناؤں اور رہنمائیوں سمیت سیئہ ارض میں سما گئے اور میں جو اُن کی
یاداشتوں کو محفوظ کرنے کا پروگرام بنائے بیٹھا تھا ہاتھ ہی ملتارہ گیا

میرا حاشیہ خیال ہی میں نہیں تھا کہ میرے یہ بزرگ اس طرح
اچانک مجھے داغِ جدائی دے جائیں گے مگر

كُلُّ نَفْسٍ ذَائِقَةُ الْمَوْتِ

اُن کی تجوری سے سانسوں کی نقدی ختم ہو چکی تھی اور یہ وہ چیز

ہے جو کسی سے اُدھار بھی نہیں مانگی جاسکتی۔ لہذا میں اپنی

سستی پر خود کو ملامت کرتے ہوئے کون افسوس ملتارہ

گیا۔ اپنی گزشتہ کوتاہی کے انزال کے لیے یہ ڈائری ترتیب دی

ہے۔ نانا جان محترم میاں امیر اختر صاحب اللہ کے فضل و کرم سے ہمارے درمیان موجود ہیں اس ڈرائنگ میں نانا جان محترم میاں امیر اختر کے حالات پر مشتمل

ایک انٹرویو شامل ہے۔ اس سے ان کی زندگی کا خاکہ واضح ہو سکتا ہے اس کے علاوہ ان کا شعری سرمایہ بھی شامل ہے۔ اس کے ساتھ ان کے بارے میں ہم عصر شعراء کرام کے منظوم تاثرات ہیں۔

ذہن کی صدیوں پر بھڑے بزرگوں کی یاد آہی گئی ہے تو محضراً ان کا تذکرہ ہو جائے تو بہتر ہے۔ میری شعوری زندگی کی

یادداشت میں بچپن والی پہلی شخصیت نجم مکرم صوفی محمد دین کی ہے صوفی محمد دین صاحب 22 اکتوبر 1973ء کو فوت ہوئے۔ قیام پاکستان سے

قبل مجلس احرار کے پرجوش کارکن تھے بعد میں مولانا محمد الیاس

کی فکر "تیلینی جماعت" سے وابستہ ہو گئے تادم والپسین وہ تیلینی جماعت

جھنگ کے امیر تھے۔

عبد المجید شہید عالم شباب میں ایک اچانک حادثے میں

یہ دنیا چھوڑ گئے 27 مئی 1990ء سپاہ صحابہ پاکستان کا ایک جلسہ تالاب کمیٹی

ٹراؤنڈ میں ہو رہا تھا اسی جلسہ میں دورانِ تقاریر استقبالیہ فائرنگ سے عبد المجید شہید ہو گئے۔

حاجی عزیز الرحمن شہید 7 ستمبر 1991ء کو جھنگ میں جاری

میلنگ کی تیز ہو گئے شہید حاجی صاحب ایک بیدار مغز سیاسی

کارکن تھے زندگی بھر جمعیت علماء اسلام سے وابستہ رہے اور آخری وقت

بھی جمعیت علماء اسلام کے ایک اجلہ س کیلئے ہی جارہے تھے کہ دیگر اکابرین

جمعیت کے ساتھ موقع کوڑے والہ کے نزدیک دہشت گردوں کے ہاتھوں

شہید ہو گئے۔

والد محترم حاجی غلام رسول مرحوم اچانک ہی مجھے اپنی

شفقتوں اور محبتوں سے محروم کر گئے 24 اگست 1995ء

کی سہ پہر تھی کہ والد محترم اچھے بھلے کام کرتے ذرا سستانے

کے لیے لیٹے ہی تھے کہ روح قفس عنصری سے پرواز

کر گئی۔ ایسی اچانک موت اپنے نزدیکی رشتہ داروں میں

کسی کی نہیں دیکھی۔ مرحوم والد محترم واپڈامیں سینوٹرافرتھے

بعد میں ملازمت چھوڑ کر متحدہ عرب امارات کی ریاست دوبئی

کی ایک فرم میں سینوٹرافر کے طور پر کام کرتے رہے۔ واپس آکر مختلف

کاروباریکے۔ اُن کالیوں فوت ہو جانا ہم میں سے کسی کے

حاشیہ خیال میں بھی نہیں تھا مرحوم مولانا حق نواز جھٹلوی

کی تنظیم "سپاہ صحابہ پاکستان" کے سرگرم رکن تھے اور

تادیم واپس میں محلہ پنڈی "طلحہ یونٹ" کے صدر تھے۔

محترم خدا بخش ڈھڈی مرحوم مجلس احرار

کے پرجوش کارکن، جمعیتہ علماء اسلام جھنگ کے شہری

عہدیدار اور مشہور سماجی کارکن تھے۔ سادہ مزاج چچا جان

کچھ عرصہ بیمار رہنے کے بعد 14 دسمبر 1996ء کو اس

جہان فانی سے کوچ کر گئے۔ ان تمام بزرگان کا علماء و مت

سے رابطہ تھا ان کے فوت ہو جانے سے ہم علماء کرام سے

کٹ کر رہ گئے ہیں۔

ان کے علاوہ چچا محمد عبداللہ صاحب

ماموں حق نواز صاحب، محترم غلام نبی صاحب، دادی

اللہ و مائی مامی مائی جندان صاحب اور چھوٹی جندان بھی اُن

بزرگوں

میں شامل ہیں جو اس دارِ فانی کو چھوڑ چکے ہیں

خدا رحمت کنندہ اس مہاشقان پاک طینت را

میاں بزرگوں کا ناکہ ناک صرف تذکرہ ہی کیا گیا

ہے حیا رہ تفصیلات کے لیے علیحدہ ڈاٹری ترتیب

دی جائے گی جسے امجد اقبال مساجد مرتب کریں گے۔

غیر نظر ڈاٹری میں نانا جان محترم میاں امیر اختر

کا ایکسٹرویلو، اُن کا حمد ہے، نعتیہ کلام اور غزلیات

نقلیں بھی شامل ہیں۔ اس کے علاوہ محترم نانا جان کے

بارے میں ہمعصر شعراء کا خراج عقیدت بھی ہے۔ اُن

کی نشر کاغذ بھی شامل کرنے کی کوشش کی جائے گی

ڈاٹری پڑھ کر اپنی رائے سے ضرور توازن میں (شکریہ)

محمد سلیم ساقی

محکمہ پینڈی جھنگ صدر

20-3-1998

0336-1651641

DEC

31

۱۱ رمضان

THURSDAY

DECEMBER 1998

T W T F S S M T W T F S S M T W T F S S M T W T
1 2 3 4 5 6 7 8 9 10 11 12 13 14 15 16 17 18 19 20 21 22 23 24 25 26 27 28 29 30 31

انتظرو لیو

میاں امیر اختر بھٹی

یہ انتظرو لیو راقم الحروف اور امجد اقبال ساجد
نے 20 فروری 1998ء کو تانا جان کی رہائش گاہ

(جھنگ سٹی) پر لیا
ساقی

T	W	T	F	S	S	M	T	W	T	F	S	S	M	T	W	T	F	S	S	M	T	W	T
1	2	3	4	5	6	7	8	9	10	11	12	13	14	15	16	17	18	19	20	21	22	23	24

F	S	S	M	T
1	2	3	4	5

سوال :- آپ کا نام --- ؟

جواب :- امیر اختر

سوال :- آپ کی پیدائش کب اور کہاں --- ؟

جواب :- تقریباً 22-1921ء میں محلہ پنڈی جھنگ صدر

سوال :- والد محترم اور والدہ محترمہ کے کیا نام ہیں ؟

جواب :- میاں کرم دین - اللہ وسائی

سوال :- والد محترم کیا کام --- بطور پیشہ کرتے تھے ؟

جواب :- کیڑے کی چھپائی کا کام کرتے تھے جو بہت محنت

طلب کا تھا۔

سوال :- آپ نے بوش سنبھالنے کے بعد کتنا عرصہ اپنے والد محترم

کے ساتھ گزارا --- ؟

جواب :- والد صاحب 1950ء میں فوت ہوئے اس حساب سے

اٹھائیس سال والد محترم کے سایہ میں گزرے

سوال :- والدین پیار سے کیا پکارتے تھے ؟

جواب :- "امیر" کا لفظ پکارتے تھے

سوال :- آپ کتنے بہن بھائی تھے اور آپ کا نمبر --- ؟

جواب :- میرے سوتیلے بہن بھائی اللہ بخش، جناتاں اور

F S S M T W T F S S M T W T F S S M T W T F S S M T W T F S S
1 2 3 4 5 6 7 8 9 10 11 12 13 14 15 16 17 18 19 20 21 22 23 24 25 26 27 28 29 30 31

غلام فاطمہ مجھ سے بڑے تھے گئے بہن بھائی محمد عبداللہ،

ناصر علی اور سرداراں عرف سداں مجھ سے چھوٹے تھے

اس طرح ہم چار بھائی اور تین بہنیں تھے اور میرا نمبر چوتھا تھا

سوال :- آپ کی تعلیم کتنی ہے ۔۔۔؟

جواب :- انتہائی غربت کی وجہ سے ساتویں جماعت سے نکل

آیا تھا اُس وقت میں اسلامیہ ہائی سکول میں پڑھتا تھا

سوال :- آپ نے بطور پیشہ کون کون سے کام کیے؟

جواب :- لڑکپن میں والد صاحب والا پیشہ ذرا سائنٹفک طریقے سے

کیا۔ بعد میں ڈائریٹر اور کیمیکل کا بروکر بن گیا۔ کچھ عرصہ

بعد مختار محل ایڈووکیٹ کے ساتھ منشی رہا پھر چوہدری

خالد ایڈووکیٹ کا اور آج کل شیخ محمد فاروق ایڈووکیٹ کے

ساتھ بطور منشی کام کرتا رہا ہوں۔

سوال :- شادی ارینج میرج تھی یا ۔۔۔؟

جواب :- ارینج میرج تھی بلکہ زبردستی کی شادی تھی اس

کا جو نتیجہ نکلا وہ میرے اس شعر سے ظاہر ہے

ع تربت کا پھول بن کے نباہ کر رہا ہوں میں

سیبھی ہوئی اُداس بہاروں کے ساتھ ساتھ

گندری ہے جو بھی اختہ وہ تو گندری
اب زندگی ہے شدہ نگاروں کے ساتھ ساتھ

سوال: قبل از شادی بیوی سے کیا رشتہ داری تھی؟

جواب: قریبی رشتہ داری تھی

سوال: آپ کا پسندیدہ ٹیلی ویژن پروگرام کون سا ہے؟

جواب: غزلیں شوق سے سنتا ہوں

سوال: پسندیدہ پھول اور خوشبو...؟

جواب: گلاب - گلاب کی خوشبو

سوال: کون سا رنگ پسند ہے؟

جواب: سفید رنگ

سوال: پسندیدہ لباس...؟

جواب: قومی لباس شلوار قمیص

سوال: پھل کون سا پسند کرتے ہیں؟

جواب: ہری پھال کا کیلا - جو آج کل ناپید ہوتا جا رہا ہے

سوال: پسندیدہ مشروب...؟

جواب: بادام کا شربت

S	S	S	M	T	W	T	F	S	S	M	T	W	T	F	S	S	M	T	W	T	F	S	S	M	T	W	T	F	S	S
1	2	3	4	5	6	7	8	9	10	11	12	13	14	15	16	17	18	19	20	21	22	23	24	25	26	27	28	29	30	31

سوال: موسم کون سا اچھا لگتا ہے؟

جواب: سردیاں

سوال: پسندیدہ ڈش کون سی ہے؟

جواب: اروی گوشت

سوال: پسندیدہ سویٹ ڈش ---؟

جواب: کھیر

سوال: پسندیدہ سواری ---؟

جواب: کار --- ظاہر ہے کسے پسند نہ ہوگی۔

سوال: پسندیدہ رشتہ ---؟

جواب: نیک بیوی کا رشتہ

سوال: پسندیدہ پرندہ یا جانور ---؟

جواب: کبوتر

سوال: پسندیدہ شاعر ---؟

جواب: بہت سے شاعر پسند ہیں جن میں رفعت رحیم سلطان،

بیدل پانی پتی، ظفر سعید اور انیس انصاری کا نام لیا جا

سکتا ہے۔

سوال :- آپ کی آئیڈیل شخصیت ...؟

جواب :- شاعر مشرق علامہ محمد اقبال

سوال :- آپ کا مشن ...؟

جواب :- ہر شخص سے نیکی کرو اور اس کا اجر اللہ تعالیٰ سے مانگو

سوال :- آپ کے نزدیک قابلِ احترام لوگ؟

جواب :- بزرگانِ دین

سوال :- آپ کا قیمتی سرمایہ ...؟

جواب :- میری شاعری

سوال :- آپ کی کمزوری کیا ہے؟

جواب :- بڑھاپا

سوال :- غمّہ کب آتا ہے؟

جواب :- نالائقی لوگوں کو دیکھ کر

سوال :- پسندیدہ اخبار ...؟

جواب :- نوائے وقت

سوال :- زندگی کی سب سے بڑی خواہش کیا ہے؟

جواب :- اللہ تعالیٰ میرے گناہ معاف کر دے

F	S	S	M	T	W	T	F	S	S	M	T	W	T	F	S	S	M	T	W	T	F	S	S	M	T	W	T	F	S	S
1	2	3	4	5	6	7	8	9	10	11	12	13	14	15	16	17	18	19	20	21	22	23	24	25	26	27	28	29	30	31

سوال :- آپ کی کس عادت سے گھروا لے بیزار رہتے ہیں؟

جواب :- بوجہ بڑھاپا طبیعت میں غصیللا پن

سوال :- وہ لوگ جن پر رشک آتا ہے؟

جواب :- اُن والدین پر جن کی اولاد نیک ہے

سوال :- زندگی کا خوبصورت دن ---؟

جواب :- ہر وہ دن کہ جب میں دل و جان سے اللہ تعالیٰ کی

بندگی کروں

سوال :- کس جانور سے خوف آتا ہے؟

جواب :- سانپ سے

سوال :- اپنی وہ عادت جو خود کو پسند ہے؟

جواب معاف کر دینا

سوال :- آپ کا بہترین دوست؟

جواب :- میری بیوی

سوال :- کبھی ایک جگہ سے دو مرتبہ دھوکا کھایا؟

جواب :- ہاں --- البتہ تیسری دفعہ میں نہیں آزماتا

سوال :- کوئی شخصیت --- جو شدت سے یاد آتی ہو؟

جواب :- میری پہلی بیوی اور جوان بیٹا

سوال :- کس سفر سے خوف آتا ہے؟

جواب :- بس کے ذریعے سفر سے خوف آتا ہے

سوال :- چوبیس گھنٹوں میں کون سا وقت اچھا لگتا ہے؟

جواب :- رات کا سناٹا

سوال :- محبت، شہرت، دولت، ان میں سے آپ کا انتخاب؟

جواب :- شہرت

سوال :- صبح سویرے بیدار ہو کر کس کو دیکھنا پسند کرتے ہیں؟

جواب :- کبھی خیال نہیں کیا

سوال :- عہدِ حاضر کا بدترین فیشن؟

جواب :- عورتوں کا ننگے سر پھرنا

سوال :- ایسی چیز جو نشے کی حد تک پسند ہو۔۔۔؟

جواب :- سیگریٹ

سوال :- ایسی دُعا جو ہر وقت لبوں پر رہتی ہے؟

جواب :- یا اللہ میرے حال پر رحم کر، کرم کر، فضل کر

F	S	S	M	T	W	T	F	S	S	M	T	W	T	F	S	S	M	T	W	T	F	S	S	M	T	W	T	F	S	S
1	2	3	4	5	6	7	8	9	10	11	12	13	14	15	16	17	18	19	20	21	22	23	24	25	26	27	28	29	30	31

سوال: دوسری شادی کیوں اور کب کی؟

جواب: جیسا کہ میں نے پہلے عرض کیا کہ میری پہلی شادی

خالصتا میرے والدین کی پسند تھی۔ اس کے ساتھ میری

انڈر سٹینڈنگ نہ ہو سکی۔ اسی کسک اور بوجھ کو دور

کرنے کے لیے آخر کار میں نے دوسری شادی کی۔

میں تو یہ کہوں گا کہ دوسری شادی قسمت میں لکھی تھی

میری پہلی بیوی نے میری حالت کو دیکھتے ہوئے خود ہی

دلچسپی لے کر مجھے دوسری شادی کی اجازت دے دی

اللہ تعالیٰ میری پہلی بیوی کو جنت الفردوس میں جگہ

دے (آمین) میں اس پر راضی ہوں اس کے فوت

ہونے پر میں بہت ڈسٹررب رہتا ہوں 68-1967ء

میں دوسری شادی ہوئی میری پہلی بیوی کے مقابلے

میں دوسری بیوی تعلیم یافتہ ہے اور سرکاری ملازم،

عمر کا تضاد ہونے کے باوجود ہم دونوں میں بہت

انڈر سٹینڈنگ ہے۔ میری بیوی نے مجھے کوئی

تکلیف نہیں دی اور زندگی کے ہر موڑ پر مجھے

سہارا دیا ہے میری شاعری کو بھی سمجھتی ہے۔ اب
 جبکہ میں ⁷⁶ چھوٹے سال کا ہو چکا ہوں میری بیوی نے اب
 ریٹائرمنٹ لے لی ہے اس کے واجبات اور پنشن
 سے زندگی کی بھی کچھی گاڑی کو گھسیٹنے میں کافی مدد مل رہی ہے
سوال :- آپ کی اولاد ۔۔۔ ؟

جواب :- ہاں۔۔۔ (ایک لمبی سرد آہ بھرتے ہوئے) میری چھ بیٹیاں
 اور دو بیٹے ہیں

سوال :- کیا آپ کسی سیاسی جماعت سے وابستہ رہے؟

جواب :- میں مسلم لیگ میں رہا ہوں۔ پرائمری مسلم لیگ محلہ پنڈی

کا جنرل سیکرٹری رہا۔ سٹی مسلم لیگ کی مجلس عاملہ کا

ممبر رہا جلسے جلوسوں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیا

قیام پاکستان سے قبل مسلم لیگ نے پنجاب کے وزیراعظم

خضر حیات ٹوانہ کے خلاف تحریک چلائی اور وہ تحریک

جھنڈ میں ²⁹ انتیس دن جاری رہی ہم نے گرفتاریاں

دیں جلسے جلوس نکالے۔ ایک جلوس پولیس نے

زبردستی لٹھی چارج کیا جس کے نتیجے میں ایک

کارکن قاضی محمد شریف وہیں شہید ہو گیا۔ ہم نے دوسرے دن اس کو جامع مسجد نور شہید روڈ سر کے احاطے میں اپنے ہاتھوں سے سپردِ خاک کیا موجودہ "شہید روڈ" کا نام ہم نے مسلم لیگ کے اجلاس میں ایک ریزولوشن پاس کر کے رکھا اور یہ روڈ "شہید روڈ" کے نام سے آج بھی موجود ہے۔

سوال :- کوئی ایسا واقعہ جو اب تک یاد ہو۔۔۔؟

جواب :- ہاں۔۔۔ ایک عجیب واقعہ ہے جو آج بھی یاد کرتا ہوں

تو دُعا پر اعتماد بڑھ جاتا ہے اور اللہ تعالیٰ کی قدرتِ کاملہ پر یقین مزید ہو جاتا ہے۔ جیسا کہ میں نے پہلے عرض کیا کہ غربت کی وجہ سے تعلیم ادھوری چھوڑ کر والدِ محترم کا ہاتھ بٹانے لگا تھا اسی ضمن میں نوکری کی تلاش میں لائل پور (موجودہ فیصل آباد) پہنچا یہ قبل از پاکستان کی بات ہے ایک سندھ کی کاٹن مل تھی جو اب فیصل آباد کاٹن مل کے نام سے مشہور ہے وہاں ملازمت کرنے لگا۔ اتفاقاً مل والوں کو رنگ ماسٹر کی ضرورت پڑی۔ میں رنگ

کاما ہر تھا۔ ایک سکھ جوگندر سنگھ بھی رنگ کاما ہر تھا
چنانچہ میں اور جوگندر سنگھ انٹرویو کے لیے مل انتظامیہ کے
سامنے پیش ہوئے۔ جوگندر سنگھ کے نمبر مجھ سے دو کم رہ گئے
اس طرح میں منتخب ہو گیا۔ دوسرے دن شفٹ ختم ہونے
کے بعد ہم سب باہر آئے شام کا وقت تھا جوگندر سنگھ
نے میرا گریبان پکڑ لیا اُس نے ایک ہندو کو بھی اپنے
ساتھ ملا لیا۔ پردیس، غربت اور اکیلے پن کا مجھے شدت
سے احساس ہوا پھر بھی میں نے اپنے آپ کو مضبوط کیا
میں نے اُس سے پوچھا

”تم کیا چاہتے ہو۔۔۔؟“
اُس نے کہا ”تم یہ سیٹ چھوڑ دو“ میں اس کی
بات سن کر ششدر رہ گیا میں سوچ بھی نہیں سکتا
تھا کہ یہ بات ہو سکتی ہے اس کی بات سن کر مجھے
غصہ آ گیا۔ مسلمانوں والا جوش و جذبہ پیدا ہو گیا میں
نے بھی لڑنے کی تیاری کر لی اور اسے دو ٹوک جواب دیا
کہ ”میں استعفیٰ نہیں دوں گا“ جوگندر سنگھ کے ہندو
ساتھی نے جب دیکھا کہ اب لڑائی جھگڑا ہونے والا ہے

تو اس نے تجویز پیش کی کہ اس کو کل تک مہلت
دے دو کل تک اگر اس نے استعفیٰ نہ دیا تو اس سے
نپٹ لیں گے۔ جوگندر سنگھ کو اپنے ساتھی کی تجویز پسند
آگئی اور اس نے یہ کہتے ہوئے میرا گریبان چھوڑ دیا
”کل تک تمہارا استعفیٰ آنا چاہیے ورنہ۔۔۔؟“

مل میں کسی بھی ہتھیار از قسم چاقو، چھری، کڑیاں
وغیرہ کا داخلہ ممنوع تھا میں باوجود بہت والا ہونے کے،
اندر سے خوفزدہ تھا ایک تو پردیس تھا (آج کل تو فیصل آباد
کا فاصلہ زیادہ محسوس نہیں ہوتا لیکن قیام پاکستان سے پہلے
یہی راستہ اُجاڑ اور ویران ہونے کی وجہ سے بہت زیادہ
محسوس ہوتا تھا اس لیے اسے پردیس ہی سمجھا جاتا تھا)
پردیس ہونے کے ساتھ ساتھ غربت کا بھی احساس تھا
ایکے پن کا اندازہ بھی تھا مل ہندو کی تھی جوگندر سنگھ
کے ساتھ ایک ہندو مل لیا تھا۔ میں اپنی کوٹھڑی میں
آگیا جو مل والوں کی طرف سے مجھے ملی ہوئی تھی۔
آنے والے لمحات کی وجہ سے شند آنکھوں سے

T	W	T	F	S	S	M	T	W	T	F	S	S	M	T	W	T	F	S	S	M	T	W	T	F	S	S	M	T	W	T
1	2	3	4	5	6	7	8	9	10	11	12	13	14	15	16	17	18	19	20	21	22	23	24	25	26	27	28	29	30	31

غائب ہو گئی۔ میں سوچنے لگا کہ اس مشکل کو کیسے

دور کیا جائے۔ مسلمان پر جب بھی کوئی مشکل پڑتی ہے

اُسے خدا یاد آتا ہے مجھے بھی اُمید کی یہی کرن نظر آئی۔

میں اٹھا، وضو کیا اور مصلّیٰ پڑا لیا۔ اللہ رب العزت

سے ٹر ٹرا کر اپنے گناہوں کی معافی مانگی اور درپیش

مشکل کے لیے اللہ تعالیٰ سے دُعا مانگی جس خلوص اور

عاجزی سے اللہ تعالیٰ کو یاد کیا جاسکتا تھا میں نے وہ کیا

روتے روتے میری بچکی بندھ گئی روتے اور دُعا کرتے

میں وہیں لیٹ گیا۔ اللہ تعالیٰ کو میرا رونا اور عاجزی پسند

آئی رات کے اس لمحے قبولیت کا وقت آیا اللہ تعالیٰ کو

نہ جانے میری کون سی ادا پسند آئی میری دُعا مستجاب

ہو گئی۔ دوسری صبح ضروریات سے فارغ ہو کر ہل

پہنچا۔ کل والے واقعات ذہن میں تھے مگر رات اللہ

تعالیٰ کے سامنے ٹر ٹرا نے سے میرے دل کا بوجھ کم

ہو گیا تھا اور مجھے یقین ہونے لگا کہ اللہ رب العزت

اس مسئلہ میں ضرور میری مدد فرمائے گا۔ کام شروع

ہوئے ابھی پندرہ منٹ ہی گزرے تھے کہ مجھے سیکشن
میں اطلاع ملی کہ آپ کا ایک کاریئر بائرسٹرک پر
زخمی پڑا ہے۔ ہم سب ورکر باہر آئے سٹرک پر
آکر دیکھا کہ ایک طرف فخر ریڑھا کھڑا تھا ساتھ ہی
ایک سائیکل پڑی تھی اُس کے قریب ایک آدمی بے حس
لیٹا ہوا تھا۔ نزدیک جا کر دیکھا تو میں حیران رہ گیا
وہ جو لندرسنگھ تھا۔۔۔ وہی جو لندرسنگھ۔۔۔ جس
نے مجھے رینگ ماسٹر کی سیٹ سے استعفیٰ دینے کو کہا
تھا اور استعفیٰ نہ دینے کی صورت میں سنگین نتائج
کی دھمکی دی تھی۔ جو لندرسنگھ ختم ہو چکا تھا۔ کریان
اس کی ران سے بندھی ہوئی تھی۔ وہیں معلوم ہوا کہ
یہ حادثہ تیز رفتاری کے باعث ہوا۔ جو لندرسنگھ تیزی
سے سائیکل پر سوار ہو کر آ رہا تھا کہ فخر ریڑھے کی
زرد میں آگیا اور زخموں کی تاب نہ لا کر وہیں ہلاک
ہو گیا۔ میں قدرت کی طرف سے اس عجیب و غریب
حد پر ششدر رہ گیا میرا رواں رواں اس حد پر

خداوندی سے سرشار ہو گیا اور میں وہیں سرگ

برہی سجدہ ریز ہو گیا یہ وہ واقعہ ہے جو میں آج

تک نہیں بھولا۔

سوال :- شاعری کی طرف کب اور کیسے راغب ہوئے؟

جواب :- شاعری کی ابتدا سکول سے ہوئی۔ بیت بازی میں حصہ

لیا کرتا تھا۔ سکولی ماحول کے مطابق شعریاد کیے پھر ٹھہریلو

تنگدستیوں نے احساس بیدار کیا تو شاعری کی طرف متوجہ

ہوا۔ اپنی تنگدستیوں، مجبوریوں اور غرو میوں کو شعر کے

ذریعے اجاگر کرنا شروع کیا۔ مشاعرے سننے کا شوق

تھا اس بے شاعر میرے واقف تھے۔ حکمت ادیب نے

میرے شوق کو دیکھتے ہوئے حوصلہ افزائی کی۔ میں اُن کا

بے حد ممنون ہوں۔ ایک دن مشاعرہ سننے گیا تو

وہاں مجھے سٹیج پر گھسیٹ لیا گیا فرمائش ہوئی کہ

میں اپنی غزل سناؤں تو میں نے وہاں سب سے

پہلے مائیک اور عوام کا سامنا کیا اور پہلی دفعہ شاعرے

میں اپنی غزل سنائی جسے سامعین اور شعراء نے

F	S	S	M	T	W	T	F	S	S	M	T	W	T	F	S	S	M	T	W	T	F	S	S	M	T	W	T	F	S	S
1	2	3	4	5	6	7	8	9	10	11	12	13	14	15	16	17	18	19	20	21	22	23	24	25	26	27	28	29	30	31

کافی پسند کیا اور میری حوصلہ افزائی کی، آئندہ کے
یہ بھی دعوت دی گئی اس غزل کے دو شعر یہاں
عرض کرتا ہوں۔

۱ تربیت کا پھول بن کے نباہ کر رہا ہوں میں
سہمی ہوئی اُداس پیاروں کے ساتھ ساتھ

۲ گزری ہے جو بھی اختر وہ تو گزر گئی

اب زندگی ہے شعلہ نگاروں کے ساتھ ساتھ
سوال: آپ سے پہلے کیا آپ کے خاندان میں شاعری سے کسی
کو دلچسپی تھی۔۔۔؟

جواب: نہیں۔۔۔ بالکل نہیں

سوال: شاعری میں آپ نے کس سے اصلاح لی؟

جواب: سب سے پہلے میں نے شیر افضل جعفری سے اصلاح

کروائی استاد رام ریاض سے بھی اصلاح کروائی۔ اب

بیدل پانی پتی سے اصلاح کرواتا ہوں اور ان

کامیں مداح بھی ہوں

سوال: شاعری کی کس صنف میں آپ نے زیادہ طبع
آزمائی کی ہے؟

جواب :- مجھے ادبی دوستوں کی طرف سے انقلابی شاعر کہا جاتا

ہے معاشرتی ناہمواری میری شاعری کا جزو لا ینفک

ہے اس لحاظ سے آپ کہہ سکتے ہیں کہ میں نے

مزا جتنی شاعری زیادہ لکھی ہے غزل کی طرف

زیادہ رُحمان ہے لیکن حمد، منقبت، نظم اور نعت

بھی کافی لکھی ہیں۔

سوال :- کیا وارداتِ قلبی کے بغیر بھی شاعری میں جان پڑ سکتی ہے؟

جواب :- نہیں۔۔۔ ہرگز نہیں۔۔۔ میں سمجھتا ہوں جب تک

کوئی چوٹ، بے رُخی، ظلم، کوئی ناخوشگوار بات یا

خوشگوار بات نہ ہو۔ ذہن ان چیزوں سے متاثر

نہ ہو اُس وقت تک آدمی شاعر بن ہی نہیں سکتا

سوال :- غزل میں حُسن و عشق کا بیان ہی کیوں ضروری سمجھا

جاتا ہے؟

جواب :- ضروری نہیں کہ غزل میں حُسن و عشق کا بیان ہی کیا

جائے آج کل اکثر شاعر اپنی شاعری میں معاشرتی

ناہمواریوں کا بھی ذکر کر رہے ہیں۔ یہ تو شاعر

کی اپنی مرضی پر مختصر ہے کہ وہ جس طرف اپنا قلم

استعمال کرے

سوال: اردو شاعری میں محبوب کو مذکر ہی کے لبادہ میں کیوں لپیٹا گیا ہے؟

جواب: یہ بھی ایک اہم نکتہ ہے۔۔۔ دیکھیے اگر شاعر مرد ہے

تو اس کا رُحان مردانہ طرف ہی جائے گا میری مراد

اس سے یہ ہے کہ ہمارے **مشرقی** معاشرے میں شاعر

اگر محبوب کو مؤنث لکھے گا تو مذکورہ عورت کی تذلیل

ہوگی بعض شعراء نے لکھا بھی ہے جیسے مصطفیٰ زبیدی ،

افسر شیرانی وغیرہ۔ بہر حال یہ شاعر کی اپنی مرضی ہے کہ

وہ کیسے لکھتا ہے اکثر شاعر مروجہ شاعری کے مطابق

محبوب کو مذکر ہی لکھتے ہیں۔

سوال: آپ کا مجموعہ کلام اب تک کیوں نہیں چھپا

جواب: مجموعہ کلام کی اشاعت پر کافی خرچ آتا ہے اور میں

ایک عام سفید پوش آدمی ہوں۔ خرچ برداشت

نہیں کر سکتا لیکن اب قریبی رشتہ داروں کی طرف

T	W	T	F	S	S	M	T	W	T	F	S	S	M	T	W	T	F	S	S	M	T	W	T	F	S	S	M	T	W	T
1	2	3	4	5	6	7	8	9	10	11	12	13	14	15	16	17	18	19	20	21	22	23	24	25	26	27	28	29	30	31

سے پیش کش ہو رہی ہے کہ آپ اپنے کلام کو کتابی شکل دیں ہم چھپوانے میں آپ کی مالی اعانت کریں گے
لہذا جلد ہی انشاء اللہ آپ میرا مجموعہ کلام چھپا ہوا دیکھیں گے

سوال :- کیا آپ موجودہ شاعری سے مطمئن ہیں؟

جواب :- تقریباً مطمئن ہوں کیونکہ ہر شاعر اپنے ارد گرد کو دیکھ

کر لکھتا ہے۔ شاعر ایک قسم کی تنبیہ کرتا ہے کوئی

سمجھے یا نہ سمجھے

سوال :- اپنا کوئی خوب صورت شعر عنایت کیجئے؟

جواب :- ٹھٹھمرے ہوئے ہاتھوں کو تپش دینے کی خاطر
لوگوں نے میرے گھر کو کئی بار جلایا

سوال :- کیا آپ نے نشر میں بھی کچھ لکھا ہے؟

جواب :- عرصہ ہوا میرے طنزیہ مضامین روزنامہ "امروز" اور "نوائے

وقت" وغیرہ میں چھپتے رہے۔ ان مضامین میں مقامی مسائل

کی جگہ پھلکے انداز میں نشان دہی کی جاتی تھی لیکن جب سے

شاعری کی طرف زیادہ متوجہ ہوا نشر لکھنا بند کر دی

ہے۔

S	S	M	T	W	T	F	S	S	M	T	W	T	F	S	S	M	T	W	T	F	S	S	M	T	W	T	F	S	S
2	3	4	5	6	7	8	9	10	11	12	13	14	15	16	17	18	19	20	21	22	23	24	25	26	27	28	29	30	31

سوال :- آپ آئیڈیل پرست ہیں تخیل پسند یا حقیقت پسند؟

جواب :- حقیقت پسندی کی طرف رجحان زیادہ تھا اور اب

بھی ہے۔ غلط بات سُن کر تڑپ جاتا تھا اللہ تعالیٰ نے

میرے اندر حقیقت پسندی کا شعور دے رکھا ہے اس

لیے میں آج تک زبانی طور پر بھی اور اپنی شاعری میں

بھی حقیقت پسندی کو زیادہ ترجیح دیتا ہوں

سوال :- کیا جوانی واقعی دیوانی ہوتی ہے؟

جواب :- بالکل ہوتی ہے لیکن بعض لوگوں کی جوانی میں احمقانہ

پن آجاتا ہے۔ وہ لوگ جو اعتدال میں رہتے ہیں۔

وہ جوانی سے زیادہ لطیف اندوز ہو سکتے ہیں۔ جوانی

کو **خونِ خدا** کے تحت اُذارا جائے کیونکہ

ک در جوانی تو یہ گردن شیوہٴ پیغمبری

سوال :- کیا واقعی مرد اور عورت گاڑی کے دو پیسے ہوتے ہیں؟

جواب :- بالکل ہوتے ہیں لیکن ان دونوں میں مزاج کی

ہم آگئی بہت فرودی ہے ورنہ گاڑی کا ٹوٹ پھوٹ

جاننا لازمی ہے۔

سوال :- "وجودِ زن سے ہے تصویرِ کائنات میں رنگ"

علامہ اقبالؒ کے اس مصرع پر آپ کی کیا رائے ہے؟

جواب :- بالکل صحیح ہے میں تو یہاں تک کہوں گا کہ عورت

کو اللہ تعالیٰ نے اپنے ماقصود سے بنایا ہے تو اسے کوئی

پوچھے کہ حُسن کا معنی کیا ہے تو میں کہوں گا حُسن کا

معنی عورت ہے۔

سوال :- کیا مکانِ واقعی عورت کے وجود سے گھر بنتا ہے؟

جواب :- یہ بالکل درست ہے میرے خیال میں اللہ تعالیٰ کی

دو بڑی نعمتیں ہیں نیک اولاد اور نیک بیوی۔ جس

شخص کی بیوی اور اولاد نیک ہو وہ گھرِ جنت

سے کم نہیں۔

سوال :- "معاشرہ مردوں کا ہے" عورتوں کا یہ زبانِ زرد نامِ جملہ

کس حد تک صحیح ہے؟

جواب :- دُنیا میں کام کاج چونکہ مرد کے ذمہ ہوتا ہے اس

لیے مرد زیادہ فعال ہوتا ہے لیکن اس بات سے بھی

انحراف نہیں کیا جاسکتا کہ عورت بھی زندگی کا اہم حصہ ہے

سوال :- آزادی نسوان آپ کی نظر میں کیا ہے؟

جواب :- کوئی زیادہ تبصرہ نہیں کروں گا۔ جو آزادی ہم مسلمانوں کو دین

کی طرف سے ورثے میں ملی ہے وہ صحیح ہے۔ آج کے دانشور

کچھ لکھیں یا کچھ مانگیں میرے خیال میں وہ غلط ہی ہوگا۔ عورت

کا تحفظ اور وقار حدود اسلامی میں رہ کر ہی قائم رہ سکتا ہے

سوال :- آپ عورت کے کس درجہ تک پردہ کے حق میں ہیں؟

جواب :- عورت کے دل میں خوفِ خدا اور شعائرِ اسلامی کا احترام نہ

ہو تو وہ جتنے پردوں میں ہو، بے کار ہے اس کے برعکس

ایک عورت صحیح معنوں میں خوفِ خدا رکھتی ہے شعائرِ اسلامی

کی پابند ہے وہ افضل ہے لیکن ایک بات یہ بھی کہے بغیر نہیں

رہ سکتا کہ آج کا معاشرہ نیک صفات عورت کو جینے نہیں

دیتا اس لیے میں کہوں گا کہ آج کے معاشرے میں مظلوم

جنس عورت کی ذات ہے۔

سوال :- فی زمانہ عورت کو شیعہ محفل بنانے کی کوشش کی جا رہی

ہے آپ اس کو کس نظر سے دیکھتے ہیں۔۔۔؟

جواب :- میں اسے اچھی نگاہ سے نہیں دیکھتا۔ عورت کا مقام یہ

نہیں کہ وہ شمع محفل بنے۔ گو مشاعروں میں عورتیں بھی آتی ہیں۔ شاعرات بھی ہیں جو اپنا کلام 'سینا'تی رہتی ہیں۔ بہر حال یہ ہر فرد کے اپنے سوچنے کی بات ہے۔

سوال :- کیا کم بچے ہی خوشحال گھرانے کی ضمانت ہیں؟

جواب :- بالکل ہیں میں فائدہ آتی منصوبہ بندی کے جلسوں میں یا

دیگر مشاعروں میں نظمیں بھی پڑھ چکا ہوں میرے خیال

میں معاشی طور پر آج کل معاشرہ ہمیں اجازت نہیں دیتا

کہ سم زیادہ بچے پیدا کریں اس میں کئی قسم کی تکلیفیں ہیں

سوال :- کیا ملازمت کرنے والے والدین کی ملازمت ان کی اولاد

کی تربیت پر اثر انداز ہوتی ہے؟

جواب :- مثبت اثر ڈالتی ہے۔ ملازمت پیشہ والدین کی اولاد

میں ڈسپین پیدا ہوتا ہے۔ ذمہ داری کا احساس بڑھتا

ہے انہیں والدین سے رہنمائی ملتی ہے

سوال :- "فیملی سسٹم" کو آپ کس انداز سے دیکھتے ہیں؟

جواب ۱۔ "فیعلی ستم" مشرقی اقدار کا خوب صورت نمونہ ہے، ہمارا

دین بھی ہمیں مل جُل کر رہنا سکھاتا ہے اور یہی میرے

خیال میں بہتر بھی ہے۔

سوال :- "خاندان کا بزرگ ہونے کی حیثیت سے آپ کا کردار"

کیا آپ اس سے مطمئن ہیں۔۔۔؟

جواب :- پہلے مطمئن تھا اب کچھ عرصہ سے نہیں ہوں۔ کیونکہ

ہر شخص خود غرض، طوطا چشم، بد زبان اور بے لگام

ہوتا جا رہا ہے۔

سوال :- آج کل کی اولاد، کیا واقعی والدین کے بڑھاپے کا سہارا ہے؟

جواب :- میں اپنی کتاب کا "انتساب" ان الفاظ میں لکھوں گا

"اُسے عمر پھڑوں کے نام

جو میرے بڑھاپے کا سہارا نہیں ہو سکے"

اسی جواب کے ضمن میں میرا شعر ہے

ہ جلتے رہے ہم آگ میں اختر تمام عمر

لیکن کسی کی بزم فروزاں نہ کر سکے

سوال :- "خدا تجھے عمرِ خضر عطا کرے" آپ یہ دعا کسے دینا پسند

کریں گے؟

جواب :- ہر اُس نیک بیٹے اور بیٹی کو جو اچھے اخلاق اور بلند

کردار کے مالک ہوں

DECEMBER 1998

T	W	T	F	S	S	M	T	W	T	F	S	S	M	T	W	T	F	S	S	M	T	W	T	F	S	S	M	T	W	T
1	2	3	4	5	6	7	8	9	10	11	12	13	14	15	16	17	18	19	20	21	22	23	24	25	26	27	28	29	30	31

سوال :- پریس میڈیا اور الیکٹرانک میڈیا نے ہمارے معاشرے پر کیا اثرات ڈالے ہیں۔۔۔؟

جواب :- پریس میڈیا اور الیکٹرانک میڈیا اچھی باتوں کی تشہیر کے ساتھ ساتھ ظلم و تشدد پر بھی اُکساتا ہے اس پر کوئی گرفت نہیں۔ اس کو مزید بہتر بنانے کی ضرورت ہے۔

سوال :- ماضی اور حال کا دو جملوں میں موازنہ کیجئے؟

جواب :- ماضی میں بے راہروی کا شکار تھے اب گناہ رات کو سونے نہیں دیتے۔

سوال :- معاشرہ کے اخلاقی زوال کی زیادہ ذمہ داری کس پر ڈالی جاسکتی ہے؟

جواب :- لادینی لٹریچر جو ہمارے ملک میں عام ہے وہ اخلاقی زوال کا زیادہ سبب ہے اس لٹریچر کو کچ ادا لوگ اپنا لیتے ہیں وہی لوگ اس اخلاقی زوال کے ذمہ دار ہیں۔

سوال :- پارلیمانی نظام، صدارتی نظام اور ڈکٹیٹر شپ میں سے آپ کس کو بہتر سمجھتے ہیں اور کیوں۔۔۔؟

جواب :- میں جمہوریت کو آج کے زمانے میں زیرِ قاتل

سمجھتا ہوں کیونکہ باہمی جھگڑوں میں قومی سطح کے

کام اس سے نہیں ہو سکتے اور آئے دن اکھاڑ پھار

ہوتی رہتی ہے میرے خیال میں ایسی جمہوریت افریقہ

کے سائرش ہے۔

ڈائریکٹر شپ ہمارے دین میں کیس دکھائی نہیں دیتی

رہا صدر اعلیٰ نظام۔۔۔ تو اسے اثر صاف نیت سے چلایا

جائے تو قوم و ملک کا اس سے بھلا ہو سکتا ہے اور

میں اسی کے حق میں ہوں۔

سوال :- کیا آپ ٹھہری ہوئی زندگی سے مطمئن ہیں۔۔۔؟

جواب :- اب انگار کروں تو اس کا کوئی فائدہ نہیں لہذا

یہی کہوں گا کہ مطمئن ہوں لیکن اس ضمن میں اپنا ایک

شر فرود سنانا چاہوں گا۔

کوئی غنیمت نہیں ہے نہ کوئی بھائی ہے

مجھ کو ویرانے میں تقدیر اٹھالائی ہے

سوال :- زندگی کا مفہوم چند جملوں میں واضح کیجیے؟

جواب :- اس سلسلہ میں اپنا ایک شعر کہوں گا

یوں تو میں بھی لکھ پتی بیٹے کا والد ہوں مگر
ٹھوکر میں کھاتا ہوں اپنا پیٹ بھرنے کے لیے

سوال :- کوئی ایسی خواہش، جواب تک تشنہ ہو۔۔۔؟

جواب :- گناہوں سے زندگی بھری ہوئی ہے تشنہ بسی کی اب

کوئی ضرورت نہیں اپنی غزل کا شعر کہہ دیتا ہوں

شکوہ کس منہ سے کروں جا کے خدا سے اختر

میں نے اپنے ہی گناہوں کی سزا پائی ہے

یہ تو ہوئی تشنہ بسی کی بات - اب خود دار بن کر جینے کا

شرع عرض کرتا ہوں -

بڑے خود دار بن کر ہم جیش گے تیری بستی میں

میریں گے تو جنازہ اپنے کاندھوں پر اٹھالیں گے

سوال :- کوئی پیغام نوجوان نسل کے لیے؟

جواب :- اس سلسلے میں بہادر شاہ ظفر کا ایک شعر کہنا چاہوں گا

ظفر آدمی اس کو نہ جانیئے گا وہ ہو کیسا ہی صاحبِ فہم و ذکا

جسے عیش میں یادِ خدا نہ رہی جسے طیش میں خوفِ خدا نہ رہا

کارِ جلیل

یہ تیرا شک یہ تیری زمیں تیری شان جَلَّ جَلَالُہ

تیری کائنات ہے دل نشین تیری شان جَلّ جَلالہ

یہ ستارے چاند یہ کھنکشاں تیرے حکم پر ہیں رواں دواں

تیرا نام کہ رب العالمین تیری شان --- مجل جلالہ

تُو ہے لَقَمٌ يَلْبِذُ تُو وَلَقَمٌ يُؤَلِّدُ تیری ذات ہے لَقَمٌ اَحَدًا

تیرا کوئی بھی نہیں جانشین تیری شانِ جَلِّ جَلَالہ

تیری بات نور ہی نور ہے یہ تجھے دلوں کا سُور ہے

تیرا حرف حرف حسین حسین تیری شان جلّ جلالہ

تو رحیم ہے تو بصیر ہے تو کریم ہے تو قدیر ہے

میرا کوئی تیرے سوا نہیں تیری شان جَلَّ جَلَالُہ

تیرا ذکر کرتے ہیں لوگ سب تیرا ورد ہوتا ہے روز و شب

تیرا جد کرتے ہیں عرس میں تیری شان جل جلالہ

تیری جنتی ہے مری غذا یہ تیرے کرم کی ہے اشتہا

میری شاکشام ہے سرگین تیری شان جَلَّ جَلَّ لَهُ

یہ غریب افتخار ہے نوا بھی ایک اس کی ہے التجا

تیرے درد پر جھکنے سے جیسے تیری شانِ جلّ جلالہ

دُعا

اللہ ہی ہم دُعا مانگتے ہیں
تیری شفقتوں کی نوا مانگتے ہیں

جگمگاتے ہمیں خوابِ غفلت سے مولا
تیرا ذکرِ حمد و ثنا مانگتے ہیں

تجلی جو دیکھی تھی مومن نے تیری
وہ کوہِ طور والی ضیا مانگتے ہیں

اشارے پہ تیرے جھکادی تھی گردن
ذبیح اللہ والی ادا مانگتے ہیں

جو صدیق، فاروق، عثمان، پالی
اے مولا وہ شرم و حیا مانگتے ہیں

بتھیلی پہ جاں رکھ کے بستر پہ سوئے
علی مرتضیٰ کی وفا مانگتے ہیں

صحابہؓ کی پُر ذوق الفت کی چاہت
اُسی عشق کی ہم بقا مانگتے ہیں

مٹا بندہ ہوا حق شہیدوں کے خون سے
 وہ ایثار و صبر و عطا مانگتے ہیں
 ستارۂ اسلام چمکے جہاں میں
 وہ روشن منور نگاہ مانگتے ہیں
 تمنا یہی ہے فقط عاصیوں کی
 نہ کچھ بھی خدا کے سوا مانگتے ہیں
 پریشاں ہیں اختر مریضِ تغافل
 با صدقہ محمد صلوٰ علیہ وآلہ مشقا مانگتے ہیں

چھلکتے ہیں آنسو سیاہ کار ہیں ہم
 تیری رحمتوں کے طلبگار ہیں ہم

کوئی طاقت میرے مسلک کو گھٹا سکتی نہیں
 غیر شرعاً بات کوئی لب پہ آسکتی نہیں
 میں فدائے معصطفیٰ ہوں میرا کامل ہے یقین
 آگ دوزخ کی مجھے ہرگز جلا سکتی نہیں

دُعا

خداوند ہم پر کرم کی نظر ہو
کرم کی نظر ہو تو نورِ کسکس ہو

ہے خواہش ہماری حمد کا در ہو
محمد کا در ہو یہی اپنا گھر ہو

بے عشق دی شان و فائے صبر ہو
شنا تیری ہر دم سوزِ جگر ہو

میری انتہائے جنونِ محبت

جھلکے سر ہمیشہ مدینہ جدھر ہو

انہوں کو ہے ناز بخشش پہ تیری

کرم تیرا مولا نہ خوفِ قبیر ہو

فضلِ کبریا کا نہ دوزخ کا ڈر ہو

زباں پر ہو کلمہ میرا جب سفر ہو

ہے دعا اے مولا خطا کار ہیں ہم

نیری رحمتوں کے طلبگار ہیں ہم

اللہ اللہ کر دے جاؤ

اللہ اللہ کر دے جاؤ
کلمہ ہر دم پڑھ دے جاؤ

رسجدے کر کے منگو دعاواں
ہو جانوں گئیاں معاف خطاواں
عرشوں رحمت رب دی آسین
جھولی اپنی بھر دے جاؤ!

اللہ اللہ کر دے جاؤ

کلمہ ہر دم پڑھ دے جاؤ
کوئی شریک لے نہ تھیں اس دا
لو رازق اے داتا سب دا
او ہے مالک او ہے خالق
اُپرے درتوں منگ دے جاؤ

اللہ اللہ کر دے جاؤ

کلمہ ہر دم پڑھ دے جاؤ
عدل ہو سیں تے ماریا جاسیں

نقل ہو سیں تاں سب کچھ پاس
کم کوئی نہیں چٹکا سا دانا

اُپری ذرا بتوں ڈر دے جاؤ

اللہ اللہ کر دے جاؤ

اک دن جانا قبر و چائے

ٹیک عمل بنسین رکھو اے

چارے پاسے چائن ملسیں

بدیاں کولوں بچدے جاؤ

اللہ اللہ کر دے جاؤ

کلمہ ہر دم پڑھدے جاؤ

حق دی ہر تھاں شمع جلا کے

سارے ساتھی ساتھ ملا کے

بسم اللہ دا ورد ۔۔۔ کما کے

شودریاواں تردے جاؤ

اللہ اللہ کر دے جاؤ

کلمہ ہر دم پڑھدے جاؤ

شرک لدے نہ اختر کرے

توبہ توبہ کر دے رہے

اوپے مانک روز جزا دا

جھلیاں نوں سمجھاندے جاؤ

اللہ اللہ کر دے جاؤ!

کلمہ ہر دم پڑھدے جاؤ

نعت رسول مقبول ﷺ

دلوں کا سہارا ہے نام محمد ﷺ

ملا ہے خدا بھی بنا محمد ﷺ

گئے جو مدینے گناہ دھل گئے سب

ہے جاری وہاں فیض عام محمد ﷺ

قطب بن گیا کوئی بنا غوث اعظم

سنا جس نے دل سے پیام محمد ﷺ

کھڑے ایک صف میں ہیں شاہ و گدا بھی

بڑا دل نشیں ہے نظام محمد ﷺ

جو نہیں لب بے مسکرائیں فضا میں

ہے انوار رحمت کلام محمد ﷺ

ہیں دونوں جہان ان کے قدموں کے نیچے

زمانے کے خیر الائنہ محمد ﷺ

سجاتے رہیں گے میلادوں کی محفل

ملا ہے یہ ہم کو انعام محمد ﷺ

ہمیشہ میں جاری رکھوں گا اے اختر

زبان پر درود و سلام محمد ﷺ

درود پڑھتے چلو

عَلَمِ نَبِيِّ کا اٹھا کر درود پڑھتے چلو

نظر، نظر سے ملا کر درود پڑھتے چلو

ستارہ دین کا بن کر فضا میں چمکا دو

ہر ایک بشر کو جگا کر درود پڑھتے چلو

بسا کے گنبدِ خضرا کو اپنی آنکھوں میں

جبینیں اپنی جھکا کر درود پڑھتے چلو

بلند اور کرو روشنی فصیلوں پر

چراغِ دل کے جلا کر درود پڑھتے چلو

ستارے چاند تک جو متے نظر آئیں

جہاں کو ساتھ ملا کر درود پڑھتے چلو

جو بھول بیٹھے ہیں غفلت سے دین کی راہیں

انہیں بھی اپنا بنا کر درود پڑھتے چلو

نظر جو آئیں کہیں پر نشانِ غفلت کے

وہ داغ سارے مٹا کر درود پڑھتے چلو

بچالو اپنے لیے تم بھی زاہرہ اختر

دُعا کے بھول نہ جاکر درود پڑھتے چلو

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

بعد از اللہ تیرا رتبہ صلی اللہ علیہ وسلم

اعلیٰ ارفع تیرا درجہ صلی اللہ علیہ وسلم
بھول کی پتیاں لبِ دونوں ہیں کالی کالی کاندھے پر

سو ہنا مکھڑا میٹھا بچہ صلی اللہ علیہ وسلم

نِیشت پہ ہر نبوت جگِ مگِ نوری جلوے آنکھوں میں

رحمتِ عالم بخششِ عقبہ صلی اللہ علیہ وسلم

تو محبوبِ خدا برحق ہے تیرا تالی کوئی نہیں

افضلِ اجمل اکمل طیبہ صلی اللہ علیہ وسلم

راز و نیاز کی پیاری باتیں عرشِ علی پر خالق سے

نہ کوئی دوری نہ کوئی پردہ صلی اللہ علیہ وسلم

قربِ ملا معراج کی شب کو اُمت سب بخشائی تو نے

عرشِ بریں پر کر کے سجدہ صلی اللہ علیہ وسلم

جو بھی عاصی در پہ پہنچا غیبوں سے وہ پاک ہوا

جنتِ تیری تیرا ہی کعبہ صلی اللہ علیہ وسلم

حسرت ہے یہ میرے دل کی آقا پوری ہو جائے

دیکھوں آکر تیرا روضہ صلی اللہ علیہ وسلم

وردِ درود رہے گا جاری ذکرِ تمہارا گونجے گا

گاؤں گاؤں قریہ قریہ صلی اللہ علیہ وسلم

نکر نہیں محشر کی اخترِ امتی میں بھی ان کا ہوں

شافع ہے جو روزِ جزا کا صلی اللہ علیہ وسلم

... بے مثالی ہے

وہ محبوبِ خدا جس کا نگر بھی بے مثالی ہے

وہ نورِ تا ابد جس کی نظر بھی بے مثالی ہے

وہ رحمتِ سب جہانوں کی وہ شافعِ روزِ محشر کا

ادھر بھی بے مثالی ہے اُدھر بھی بے مثالی ہے

بُلا یا اپنی چاہت سے خدا نے کملی واے کو

زمین سے عرشِ اعلیٰ تک سفر بھی بے مثالی ہے

گئے وہ مسجدِ اقصیٰ امامِ الانبیاء بن کر

وہ شب بھی بے مثالی ہے سحر بھی بے مثالی ہے

وہ جن کے حکم سے کلمہ پڑھا تھا سنگِ ریزوں نے

وہ جن کا معجزہ شق القمر بھی بے مثالی ہے

گناہ سب دُھل گئے اُن کے جو پیچھے نوری چھاؤں میں

وہ رحمت کا وہ بخشش کا شجر بھی بے مثالی ہے

خدا کے بعد بس وہ ہیں نہ ایسا کوئی پھر ہوگا

وہ نورِ لم یزل خیر البشر بھی بے مثالی ہے

وہ جس کے دم سے قائم ہے یہ ساری کائناتِ اختر

نبوت ختم ہے جس سے وہ گھر بھی بے مثالی ہے



حمد ہمارا

خدا نے کہا جب محمد ﷺ ہمارا

نبی سب پیکارے محمد ﷺ ہمارا
فرشتے بھی بولے محمد ﷺ ہمارا

برند چھپائے محمد ﷺ ہمارا

فدک مسکرایا محمد ﷺ ہمارا

قمر سر جھکایا محمد ﷺ ہمارا

حوریں گنگنائیں محمد ﷺ ہمارا

ستارے بھی چمکے محمد ﷺ ہمارا

پیارے شہر موج دریا سمندر

سبھی کہہ رہے تھے محمد ﷺ ہمارا

بیموں کا والی ہے خاتم نبوت

بڑی شان والا محمد ﷺ ہمارا

دو عالم کی رحمت ہے کامل و افضل

شفیع و مزمل محمد ﷺ ہمارا

دو دیر سلام خود خدا جس پہ بھیجے

وہ ہے مکلی والا محمد ﷺ ہمارا

رسول اللہ ﷺ پر پڑھ جانے والی نعت

احسان ہے زمانوں پر

تیرے جمال کا چرچا ہے آسمانوں پر

تیرے وجود کا احسان ہے زعمانوں پر

تیسری لڑکا ہوں کے جلوے ازل سے جاری ہیں

تیسرا کرم تیری رحمت ہے دو جہانوں پر

نشانِ تُو نے دیے ہیں جو حق پرستی کے

جبینیں جھلکتی رہیں گی انہی نشانوں پر

تجربہ کارے نور کی کرنیں برصیتی برصیتی ہیں

غلام ہیں جو تیرے اُن کے آستانوں پر

یہ فیصلہ ہے ہمارا کہ تیری اُفت میں

دیئے جلا کے رکھیں گے ہم آشیانوں پر

میں لڑتے لکھتا ہوں جب بھی تیرے تجھ سے

ستارے آکے چمکتے ہیں میرے شانوں پر

یہی ہے خواہش آقا تیرے غلاموں کی

کہ شیرانام ہمیشہ رہے زبانوں پر

۔۔۔ دل میں بسا کے بیٹھو

صورتِ نبیؐ کی پیاری دل میں بسا کے بیٹھو
اے دوستو۔۔۔ ادب سے حلقہ بنا کے بیٹھو

خیر البشرؐ وہی ہیں خیر الوریؐ وہی ہیں
محبوبِ کبریا ہیں بعد از خدا وہی ہیں
یہ چاند یہ ستارے قائم ہیں اُن کے دم سے
سردارِ انبیاءؑ ہیں ماہِ لقا۔۔۔ وہی ہیں

صورتِ نبیؐ کی پیاری دل میں بسا کے بیٹھو
اے دوستو ادب سے حلقہ بنا کے بیٹھو

لو نام جب بھی اُن کا صلے علیؑ کہو تم
نور الہدیؑ کہو تم شمس الضحیٰؑ کہو تم
کیا خاکؑ کی ہے نسبت عرشِ بریں پر جائے
نوریؑ ہیں نور ہیں وہ یہ بر ملا کہو تم

فالوسِ عظمتوں کے دل میں جلا کے بیٹھو
اے دوستو ادب سے حلقہ بنا کے بیٹھو

رب نے بلایا تھا معراج تھا ضروری
دیدارِ والی چاہت یوں ہوئی تھی پوری
راز و نیاز کی پھر کیا کیا ہوئی تھیں باتیں
کوئی نہیں تھا پردہ کوئی نہیں تھی دُوری

اے جسمانی خلقت کے اعتبار سے تو بشر ہیں لیکن اپنی عظمت اور تقدس کی وجہ سے نوری مخلوق
سے بڑھ کر ہیں

T	W	T	F	S	S	M	T	W	T	F	S	S	M	T	W	T	F	S	S	M	T	W	T	F	S	S	M	T	W	T
1	2	3	4	5	6	7	8	9	10	11	12	13	14	15	16	17	18	19	20	21	22	23	24	25	26	27	28	29	30	31

روضة رسول ﷺ پر پڑھی جانے والی نعت شریف

دُعائیں مانگتے ہیں یا رسول اللہ ﷺ

دلوں کو جگمگانے آگئے ہیں یا رسول اللہ ﷺ

ندامت سے جھکا کر سر میرے آقا تیرے دہیر

نصیب اپنا جگانے آگئے ہیں یا رسول اللہ ﷺ

نہ کوئی فکر جنت کی نہ کوئی غم ہے دنیا کا

تھے پا کر بہت کچھ پا گئے ہیں یا رسول اللہ ﷺ

خدا خود روزِ محشر یہ کہے گا کھلی داسے سے

یہ دیوانے تھارے آگئے ہیں یا رسول اللہ ﷺ

خفا کچھ لوگ ہو جاتے ہیں تیری نعت پڑھنے سے

یہ کیسے اب زمانے آگئے ہیں یا رسول اللہ ﷺ

دو عالم تیرے قدموں میں شفیع الہذ نہیں تم ہو

سہارا بس یہی ہم پا گئے ہیں یا رسول اللہ ﷺ

ہو مانگا مل گیا اختر غلاموں کو غلاموں سے

تیرا لطف و کرم ہم پا گئے ہیں یا رسول اللہ ﷺ

نوٹ: یہ کائنات کا خالق و مالک صوفی اللہ وحدہ لا شریک ہے معنی کریم صلی اللہ علیہ وسلم

نے فرمایا جب تم دعا مانگو تو پہلے مجھ پر درود بھیجو تاکہ تمہاری دعا کو

شرفِ قبولیت حاصل ہو۔

روضہ اقدس پر پڑھی جانے والی

نعت شریف

خیر ہے تیرا لقب قرآن ہے تیری کتاب

دو جہاں کی وسعتیں قریہ یہ قریہ ہم رکاب

بو بکرؓ فاروقؓ عثمانؓ حیدر کرار ہیں

ہمکتے ہیں چار جانب تیرے گلشن کے گلاب

اس طرف بھی رحمتیں ہیں اُس طرف بھی شفقتیں

میرا جینا بھی تُو الی میرا مرنّا بھی تُو اب

تیرا پھیلاؤ وسیع ہے تیری چھاؤں بھی گہنی

سب تمہاری برکتیں ہیں فیض تیرا بے حساب

خیرے ابرو دل نشیں ہیں نور سے روشن جبیں

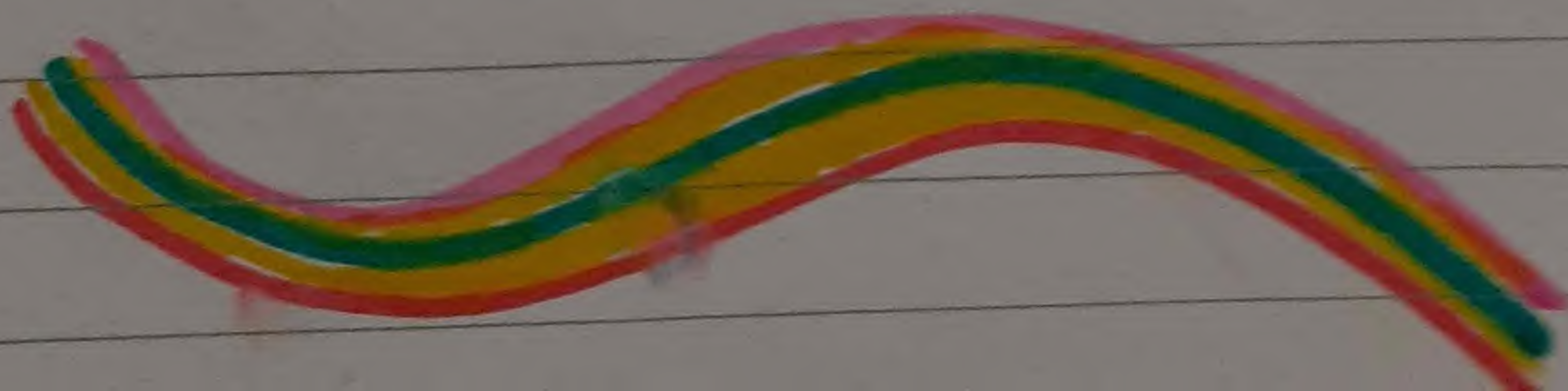
آفتابی ہیں نگاہیں کالی کملی لا جواب

معجزہ آقا تمہارا آج بھی ہے سامنے

کر دیا انگلی سے شوق نیلے فلک پر مانتاب

قبر میں جب بھی فرشتے مجھ سے پوچھیں گے سوال

نعت گوئی عمر بھر کی پیش کردوں گا حساب



منقبت در مدحت اصحابِ رسول

یہ محفل ہے صحابہؓ کی سحر تک بیٹھنا ہوگا
 جھکا کر اپنی آنکھوں کو ادب سے بولنا ہوگا
 بنا کر مصطفیٰؐ جل کر دعائیں مانگ لو رب سے
 فک سے رحمتیں آئیں گی دامن کھولنا ہوگا
 جو بے دینی کالا وا بڑھ رہا ہے شہر کی جانب
 کسی صورت کسی پہلو اُسے بھی روکنا ہوگا
 مظالم سہہ رہے ہیں روز و شب جو دین کی خاطر
 ہمیں تو اُن کے آزر دہ دلوں کو جوڑنا ہوگا
 جو ظالم شرک کرتے ہیں ہٹا دو اُن کو راہوں سے
 کھلے ہیں بدعتوں کے در انہیں بھی توڑنا ہوگا
 عِدّو ہیں جو صحابہؓ کے وہ باغی ہیں نبوت کے
 انہیں فی النار کرنے کا طریقہ سوچنا ہوگا
 منافق کی شریعت میں سزا کی حد کہاں تک ہے
 ہمیں قرآن سے یہ فیصلہ بھی پوچھنا ہوگا
 وہ بندے شیر دل ہیں جو صحابہؓ کے ہیں شیدائی
 انہیں تو ریشمی پھولوں میں اختر تولنا ہوگا

دیادداشت کا یاد رکھنا

ہماری رُگ رُگ میں یہ رہا ہے یہو شرافت کا یاد رکھنا
جو راہ حق میں کٹا دیا ہے وہ سر شہادت کا یاد رکھنا

سوارے جس نے تمام رشتے صدیق بن کر محبتوں کے
زمانہ سارا ہے جس سے روشن دیادداشت کا یاد رکھنا

عدو کے فتنے کچل دیے تھے گلے رگایا تھا ربشر کو

عظیم چھاؤں گھنی تھی جیس کی شجر عدالت کا یاد رکھنا
قدم قدم پہ نثار کرتا رہا ہمیشہ جو مال و زر کو

لقب غنی کا ملا تھا جس کو وہ در سخاوت کا یاد رکھنا

اگھاڑ پھینکا تھا باب خیر کو ایک جنبش سے آگے بڑھ کر

جو قوتوں میں عظیم تر ہے وہ گھر شجاعت کا یاد رکھنا

ستویہ فرمان مصطفیٰ کا میرے صحابہ سے پیار کرنا

یہی نشانی ہے مومنوں کی سبق اطاعت کا یاد رکھنا

امدادہ جنت میں جانے کا ہے توحب صحابہ ہے شرطِ اوّل

یہ اعلیٰ ارفع ہیں بھول اختر چمن رسالت کا یاد رکھنا



انجام و نصیحت

تیری بادشاہی کہاں تک چلے گی
بتوں کی خدائی کہاں تک چلے گی

کب تک جیو گے مرنا ہے تم کو
اک دن لمحہ میں اُترنا ہے تم کو
یہ گھر بار دولت بچھڑنا ہے تم کو
بڑی مشکلوں سے گزرنا ہے تم کو

تیری خود غائی کہاں تک چلے گی
بتوں کی خدائی کہاں تک چلے گی

صحابہ کا منکر رسالت کا منکر
یہ ظالم ستم گر خلافت کا منکر
صداقت کا منکر عدالت کا منکر
سخاوت کا منکر شجاعت کا منکر

تیری بے حیائی کہاں تک چلے گی
بتوں کی خدائی کہاں تک چلے گی

تیرا کرے گا جہنم ملے گا
قیامت کے دن ہائے ہائے کرے گا
خدا کے غضب کا شکنجہ چڑھے گا
نہ کوئی تمہاری سفارش کرے گا

تیری کج ادائی کہاں تک چلے گی؟
بتوں کی خدائی کہاں تک چلے گی؟

دلوں میں تمہارے عداوت ہے کیسی؟

تیری ہر نظر میں رقابت ہے کیسی؟

قدم ہر قدم پر شرارت ہے کیسی؟

بنی کے چمن سے بغاوت ہے کیسی؟

تیری کم زگاہی کہاں تک چلے گی
بتوں کی خدائی کہاں تک چلے گی

صحابہؓ کی الفت کو دل میں سے بچالو
صحابہؓ کی عظمت کو سینے سے لگا لو

نظر سے کدورت کے پردے ہٹالو
ابھی وقت ہے اپنا ایمان بچالو

تیری بے وفائی کہاں تک چلے گی
بتوں کی خدائی کہاں تک چلے گی

یہ بدکلامی یہ سینہ زوری یہ خود سری کی علامتیں ہیں
گلی گلی میں ہے فتنہ بازی قدم قدم پر قیامتیں ہیں
میرے صحابہؓ سے پیار رکھنا بنی کا فرمان ہے یہ اختر
جلیں گے دوزخ کی آگ میں وہ دلوں میں جن کے عداوتیں ہیں

اطاعت دیکھتے جاؤ

نبیؐ کے جانثاروں کی محبت دیکھتے جاؤ

رسالت کے ستاروں کی صداقت دیکھتے جاؤ
جو در پہ آگیا سائل جو گھر میں تھا دیا اُس کو

خدا کے نیک بندوں کی قناعت دیکھتے جاؤ
یہ پیکر ہیں شرافت کے گلابوں کی یہ خوشبوئیں

چلے آؤ پیغمبرؐ کی امانت دیکھتے جاؤ
جو مال و زر تھا لاکر رکھ دیا آقا کے قدموں میں

ذرا ان با وفاؤں کی اطاعت دیکھتے جاؤ
ادھر تھے مٹھی بھر مومن ادھر کفار کا لشکر

اُحد کے شہسواروں کی شجاعت دیکھتے جاؤ
نہ دیکھا خون اپنا ہے نہ سوچا دل پہ کیا لڈرے

لگادی حد شریعت کی عدالت دیکھتے جاؤ
خدا راضی نبیؐ راضی ملک راضی زمین راضی

یہ عظمت ہے صحابہؓ کی فضیلت دیکھتے جاؤ
گلستانِ نبوت کے یہ سارے پھول ہیں پیارے

نرالی شان ہے ان کی حقیقت دیکھتے جاؤ

لکھی ہے منقبتِ پی کر پیالہ آبِ زم زم کا

ضیفِ جانِ اختر کی عقیدت دیکھتے جاؤ

حق ہی حق ہیں چارے یار

اُچی عظمت اُچی شان حق ہی حق ہیں چارے یار

ساڈی عزت ساڈی جان حق ہی حق ہیں چارے یار

بعد نبی دے رل کے اماناں

دین دی شان و دھائی

جرات عدل شجاعت والی

برتھیاں شمع جلدائی

اے ہیں ساڈا دین ایمان

حق ہی حق ہیں چارے یار

حق دی خاطر شام سویرے

حق دیاں باتاں کردے

سردے اُتے کفنی بن کے

جنگاں دے وچ لڑدے

ہو گیا رافی رب رحمان

حق ہی حق ہیں چارے یار

لئے گاؤں بکر، فاروق

عثمان، علی دے

اک دو جھے توں ودھ کے

ہیں چارے یار نبی دے

ساری امت دے سلطان

حق ہی حق ہیں چارے یار

ذکر صحابہ قریہ قریہ
رل کے کردے جاؤ
عرشوں مجلسی رحمت رب دی
بھولیاں بھر دے جاؤ

اے ہے مومن دی پہچان

حق ہی حق ہیں چارے یار

اک صدیقیؑ تے دو جھاعمرؑ

تبیجا ذوالنوریںؑ

چوتھا حیدرؑ اے ہیں ساڑھے

چارے نور العینؑ

دین محمد دی اے شان

حق ہی حق ہیں چارے یار

بدگلامی کرن والا

دوزخ دے وچ سڑسیں

اوقالم اس دنیا اُتے

آخر پھٹ کے مرسیں

میرے مولا دا فرمان

حق ہی حق ہیں چارے یار

کہاں یہ معجزہ ہوتا

اگر صدیقؑ نہ ہوتے تو ان کا ذکر کیا ہوتا
نہ یہ محفل سبھی ہوتی نہ میں نے کچھ لکھا ہوتا
نہ ہوتے وہ تو پھر کیسے چمکتے چاند کی مانند
صداقت کے اجالوں کا چرچا جا بجا ہوتا
کوئی بوبکرؓ سے بڑھ کر اگر ہوتا تو کیا ہوتا
نہ ایسا ہمسفر ہوتا نہ ایسا دلربا ہوتا
نہ آتے وہ آقاؐ کو بٹھا کر اپنے کاندھوں پر
تو غارِ ثور کا یارو نہ کوئی تذکرہ ہوتا
نبیؐ کا سرتھا جھولی میں ادھر سوراخ پر پاؤں
مٹا دی زہرب لب لا کر کہاں یہ معجزہ ہوتا
وہ عاشق تھے رسالت کے وہ ارفع تھے اطاعت میں
اگر وہ آج پھر ہوتے نہ کوئی کج ادا ہوتا
محبت سے صحابہؓ کو سبایا اپنے دامن میں
وگرنہ دین کی تسبیح کا بردانہ جُدا ہوتا
یہ رشتے غمگساری کے صلے ہیں جانثاری کے
نہ سوتے دائیں پہلو میں نہ یہ رُتبہ ملا ہوتا

حقیقت کو سمجھ لیتے آج کے "مومن"

نہ کوئی بے ادب ہوتا نہ کوئی بے حیا ہوتا

میرے صدیق اکبر کے بڑے احسان ہیں اختر

یہ دُنیا چومتی اُن کا جہاں بھی نقش پا ہوتا

عظمتِ اسلام کی شمعیں جلاؤ جا بجا

عامیوں کی سب خطائیں معاف کر دو گنا خدا

پیار تیش سال جن سے مصطفیٰ ﷺ کرتے رہے

اُن کے نفے محفلوں میں تم سناؤ بر ملا

جانے نہ اہل بیت کو انسان نہیں ہے وہ

فاسق بڑا ہے صاحبِ ایمان نہیں ہے وہ

خیر الوریٰ کے چاروں خلیفے ہیں محترم

مانے نہ جو عمرہ کو مسلمان نہیں ہے وہ

سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ

کر رہے ہیں آج ہم صدیق اکبرؓ کو سلام

کملی واے کی نظر میں جس کا ہے پہلا مقام

عظمتِ اسلام کا صدیقؓ ہے اک شہسوار

صاف گو اور نیک سیرت یہ نبیؐ کا جانثار

یہ شجاع تھا بے مثالی یہ جبری جانبار تھا

ہمسفر تھا زندگی میں غارِ ثور ہمراز تھا

ابوبکرؓ تھا یار بھی دلدار بھی - - - غمخوار بھی

دشمنوں کے واسطے اک آہنی دیوار بھی

کفر سے اعلانِ جنگ جب مصطفیٰؐ نے کر دیا

گھر کا سارا مال و زر قدموں میں لا کر رکھ دیا

دیکھ کر دولت یہ ساری بوجے پھر شاہِ اممؐ

اپنے گھر کے واسطے کیا چھوڑ کر آئے ہو تم

گھر میں آقاؐ نام تیرا چھوڑ کر آیا ہوں میں

سارے رشتے سارے ناٹے توڑ کر آیا ہوں میں

ابوبکرؓ کو کملی واے کی اطاعت چاہیے

یا رسول اللہؐ مجھے تیری محبت چاہیے

کملی واے کی نظر اک دن امامت مل گئی
کچھ دنوں کے بعد دُنیا کی خلافت مل گئی
یہ تھا فیضانِ نبیؐ صدیقؐ کو عزت ملی
زندگی میں دوستی زیرِ زمینِ قربت ملی
شانِ کوئی بھی صحابہؓ کی گھٹا سیکتا نہیں
بنِ محبت کوئی بھی جنت میں جا سیکتا نہیں

عمر عمر ہے عمر کی کوئی مثال نہیں
جہاں میں ایسا کوئی صاحبِ جلال ہے نہیں
جو سو رہا ہے نبوت کے بائیں پہلو میں
قسم خدا کی اُسے کوئی بھی زوال نہیں

--- ابھی ایمان زندہ ہے

مسلمانو! نہ گھبراؤ ابھی ایمان زندہ ہے

نہ غم کھاؤ نہ مرجھاؤ ابھی ایمان زندہ ہے

اٹھائے تھے جو پرچم دین کے فاروق اعظمؓ نے

وہ پرچم پھر سے لہراؤ ابھی ایمان زندہ ہے

شکاری بدعتوں کے جال سے کر پھرتے رہتے ہیں

اٹھو تم بھی سنبھل جاؤ ابھی ایمان زندہ ہے

صحابہؓ جنگ کرتے تھے ہمیشہ حق پرستی کی

وہی انداز اپناؤ ابھی ایمان زندہ ہے

جو منکر ہیں صحابہؓ کے وہ باغی ہیں رسالتؐ کے

ذلیلوں کو یہ بتلاؤ ابھی ایمان زندہ ہے

وہ دُڑہ جس کی پیٹ سے زمانہ کانپ اٹھتا تھا

وہ پھر دشمن پہ برساؤ ابھی ایمان زندہ ہے

اگر سنیوں کی طاقت کو تم نے آزمانا ہے

تو پھر میدان میں آؤ ابھی ایمان زندہ ہے

فہم ایسا تھا

۴۵ جس کی چھاؤں گھنی تھی کریم ایسا تھا

نظر بلند بھی جس کی حکیم ایسا تھا

اٹھے تھے ہاتھ دُعا کے لیے خدا کی طرف

نبیؐ نے مانگا تھا جس کو عظیم الیسا تھا

دربِ رسولؐ پہ آیا وہ جب جھکا کے جہیں

ہر ایک انہی تھیں فضائیں شمیم الیسا تھا

جلال چرے پہ لیکن مٹھاس لہجے میں

فرشتے نازاں تھے جس پر حلیم ایسا تھا

عہدِ دینِ حق کا دلاور و عہدِ عدل کا خاور

فلک پہ چرچا تھا جس کا فہم ایسا تھا

ده باستانی را بر لبش کوفت خوشبویش

چمن میں جیسے ہو یادِ نسیم ایسا۔۔۔ تھا

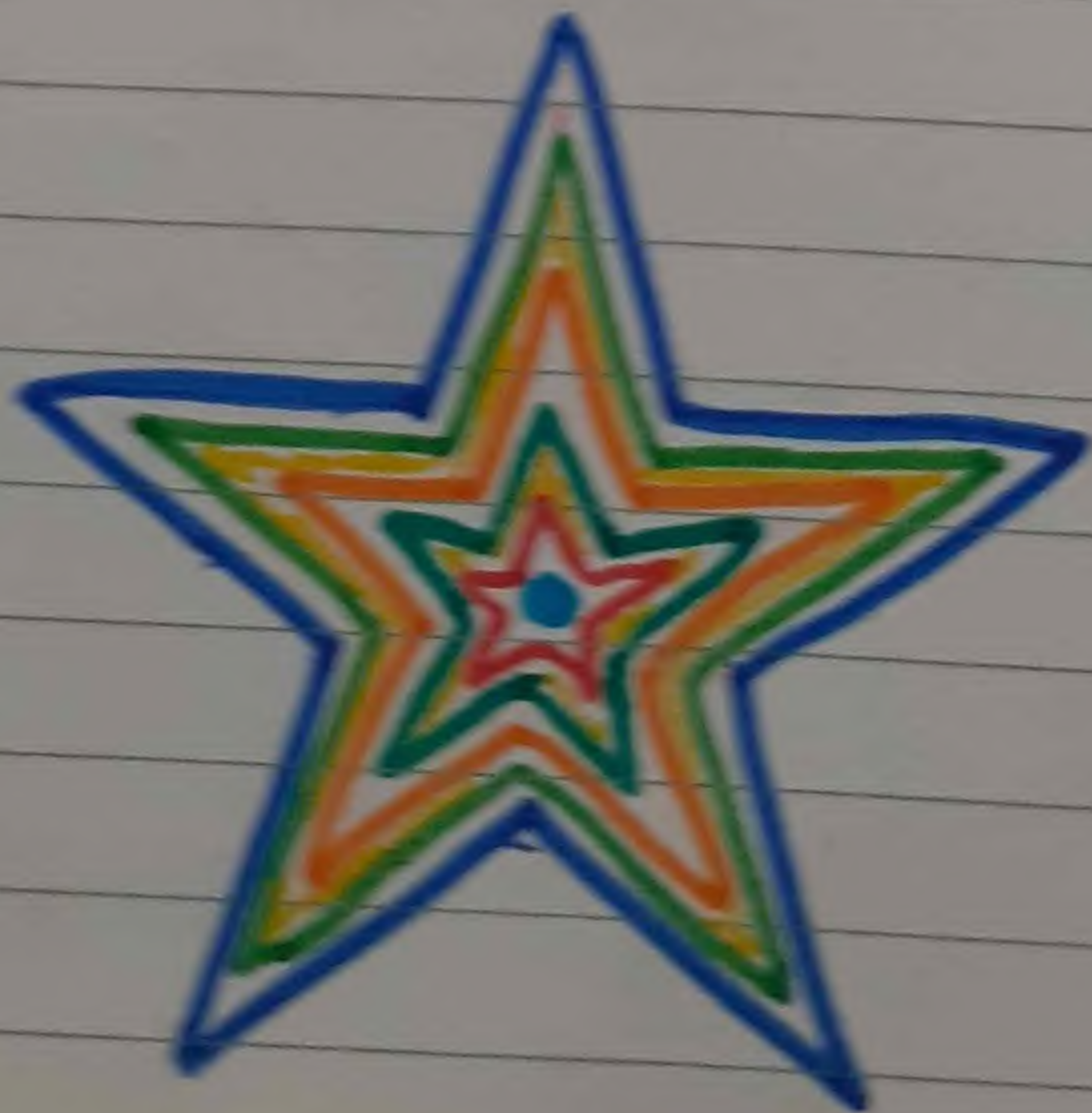
سولہ کر دیا قادم کو آپ پیدل ہے

وہ رشتوں کے نگر کا مقیم۔۔۔ ایسا تھا

عراق و مصر و یمن زیر کرکے جس نے
حجاز و شام کا فاتح --- عظیم ایسا تھا

خدا بھی راضی ہے جس پر نبی بھی راضی ہے
حقیقتوں کا نگہبان --- عظیم ایسا تھا
نبی سے پیار کی کیا کیا مثال دلوں اختر
جو بائیں پہلو میں سویا --- ندیم ایسا تھا

وہ دل کا سخی عثمان غنیؓ سبحان اللہ سبحان اللہ
اُس صاحبِ زر کی چھاؤں گئی سبحان اللہ سبحان اللہ
میں اُس کی مدحت کیوں نہ کروں وہ نبیؐ کا پیارا ذوالنورینؑ
دونوں ملے کیا شان بنی سبحان اللہ سبحان اللہ



سیدنا عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ

با عمل اور با وفا عثمان ذوالنورینؓ ہے

جس پہ راضی ہے خدا عثمان ذوالنورینؓ ہے

بے نواؤں کی مدد کرتا رہا ہر گام پر

بے کسوں کا آسرا عثمان ذوالنورینؓ ہے

راہِ حق میں عمر بھر یہ مال و زر دیتا رہا

غیرتِ اہلِ سخا عثمان ذوالنورینؓ ہے

ڈھانپ لی پنڈلی نبیؐ نے جس غنیؓ کو دیکھ کر

پیکرِ شرم و حیا عثمان ذوالنورینؓ ہے

مصطفیٰؐ کے دو ٹنگے کس کی ملکیت بنے

کس کو یہ تحفہ ملا عثمان ذوالنورینؓ ہے

طرابلس، برقہ، مرالش شاہ بھی ایران بھی

زیر جس کے کرے عثمان ذوالنورینؓ ہے

سرحدیں بڑھتی گئیں ایسدم کی کوہِ قاف تک

مہرباں کشورِ نشا عثمان ذوالنورینؓ ہے

چالیس دن

کیسے بھولیں حضرت عثمانؓ کے چالیس دن

خون میں ڈوبے ہوئے ذی شان کے چالیس دن

جنگ ہی کرتا رہا وہ عمر بھر کفار سے

نوحہ خواں ہیں اُس شہِ مردان کے چالیس دن

مصطفیٰؐ سے جب شہادت کا اشارہ مل گیا

کُردیئے پھر پیش اپنی جان کے چالیس دن

بھوکا پیاسا تھا مگر پڑھتا رہا قرآن کو

مرحبا اُس صاحبِ ایمان کے چالیس دن

اس طرح کی بربریت ہے کہاں تاریخ میں

اس طرح گزرے ہیں کس انسان کے چالیس دن

خونِ ناحق جب بھی دیکھوں یاد آتے ہیں مجھے

عثمان ذوالنورینؓ عالی شان کے چالیس دن

آنکھ نم تھی آسمان کی ظلم ہوتا دیکھ کر

رو پڑے تھے جامع القرآن کے چالیس دن

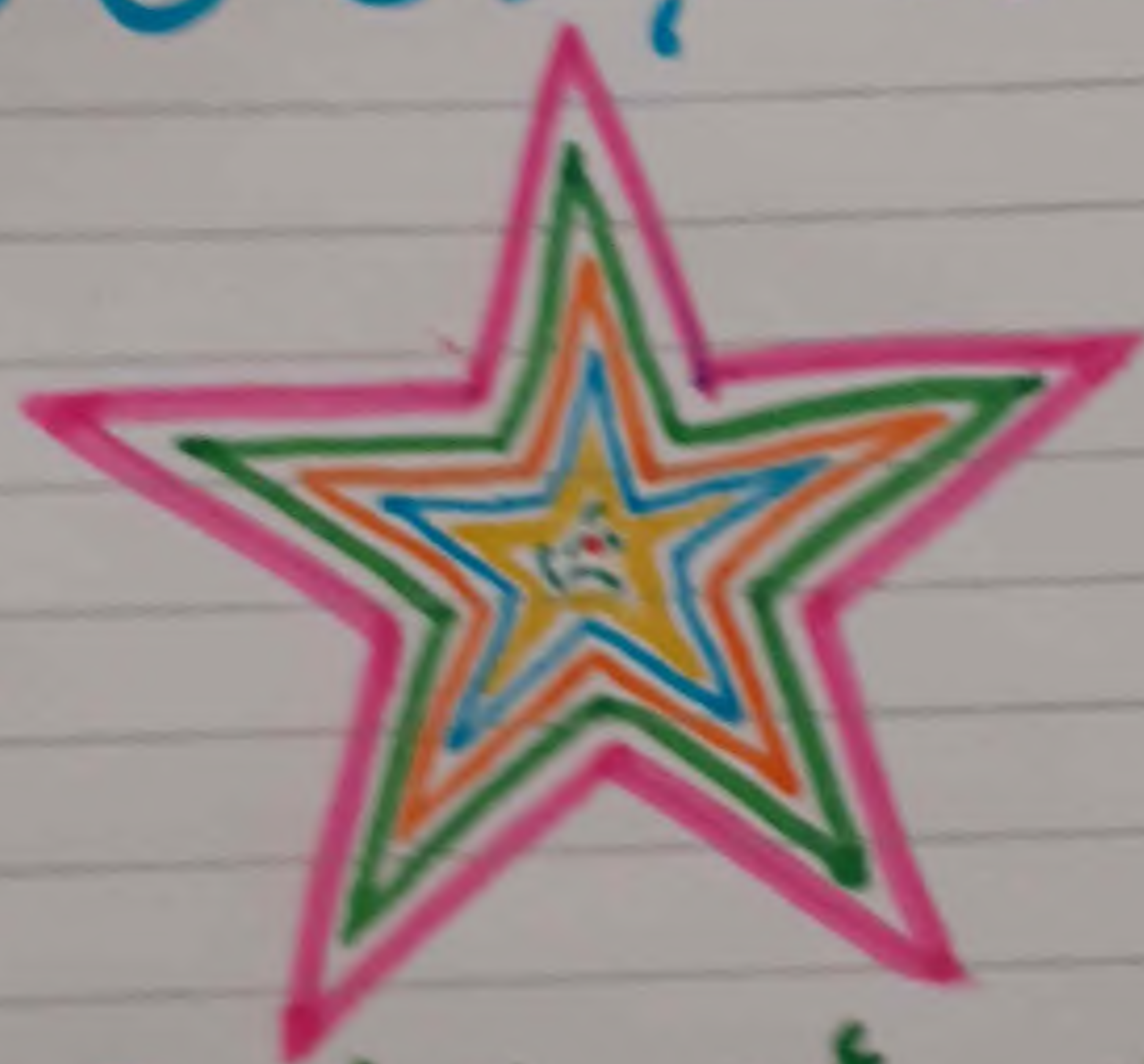
خون ریزی سے بچالی پک بٹھ کی زمین

یاد ہیں اختر کو اُس بہان کے چالیس دن

آؤ مل كر دن منائیں حضرت عثمانؓ كا

جس نے پلوں سے سجایا ہر ورق قرآن كا

راہ حق میں زردیا پھر جان بھی قربان کی
کوئی ہوگا نہ ہوا ہے اس غنیؓ کی شان كا



مُحول فن كر لائے ہیں ہم آج عثمانؓ کے لیے

نکبت ختم التَّرسُلؓ ہیں اہل ایمان کے لیے

مصطفیٰؐ سے مل گیا اعزاز ذو النورینؑ كا

بن گئے آنکھوں کی ٹھنڈک ہر مسلمان کے لیے

میرا علی میرا علی

کرم اللہ وجہہ

چاند تاروں کی خیا میرا علی میرا علی

مصطفیٰ کا دل ربا میرا علی میرا علی

نصرتیں ہی نصرتیں کفار پر، جنگ میں

تھا دھنی تلوار کا میرا علی میرا علی

دشمنوں کے لاؤ لشکر مند کے بل گرتے گئے

جس طرف بڑھتا گیا میرا علی میرا علی

بابِ خیبر کو اٹھاڑا نعرۂ تکبیر سے

بن لیا شیرِ خدا میرا علی میرا علی

اَسَدُ اللہ بو شراب زہد تقویٰ لا جواب

پیکرِ صبر و رضا میرا علی میرا علی

بسترِ احمد علیہ السلام پہ سویا جان کی پرواہ نہیں

عرش سے آئی صدا میرا علی میرا علی

الفقیں، گلام پر، اک بشر کے واسطے

درد مندوں کی دوا میرا علی میرا علی

دین حق کا پاسبان داماد فاطمہ الانبیاء
خوب صورت خوش نما میرا علی میرا علی

علم کا روشن دیا کاملوں کا راہ نما
عالموں کا پیشوا میرا علی میرا علی

زخم سہتا ہی رہا وہ کر بلا کی خاک تک
سلسلہ در سلسلہ میرا علی میرا علی

جنو ایمان مرتضیٰ ہے ہر مسلمان کے لیے
کہہ رہا ہوں ہر ملا میرا علی میرا علی

روشنی ملتی ہے اختر کو اہل بیت سے
ضوفشاں ہے جا جا میرا علی میرا علی

میرا ذوق علی میرا شوق علی میری آن علی میری جان علی
میری زینت کا ہر عنوان علی میری دولت دین ایمان علی
میں ہوں گدا اُن کے در کا وہ میرے دل کی ٹھنڈک ہیں
وہ حامی تھا ناداروں کا وہ شاہوں کا سلطان علی

T	F	S	S	M	T	W	T	F	S	S	M	T	W	T	F	S	S	M	T	W	T	F	S
1	2	3	4	5	6	7	8	9	10	11	12	13	14	15	16	17	18	19	20	21	22	23	24

میں ذکرِ علیؑ جب کرتا ہوں ہر بات بھلی بن جاتی ہے
 بھر جاتی ہے خوشبو آنگن میں ہر چیز کھلی بن جاتی ہے
 میرا عشق نرالا ہے اُن سے میرے پیار کی یہ بھی منزل ہے
 جب یاد میں آنسو ٹرتے ہیں تصویرِ علیؑ بن جاتی ہے



ہم مددِ حیاتِ حیدرؑ کیوں نہ کریں وہ تاج ہے کل سلطنتوں کا
 وہ علم کا ایک دروازہ ہے وہ مرشد ہے انسانوں کا
 ہم بغضِ علیؑ سے کرتے ہیں بُہتان ہے یہ ایک ٹوٹے کا
 وہ جانِ جہاں وہ شیرِ خدا رہا ہے ہم دیوانوں کا

ام المؤمنین سیدہ خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا

اے خدیجہؓ خوش نصیب تیری عظمت کو سلام
اے عرب کی طاہرہ تیری شرافت کو سلام
یہ کرم تھا کبریا کا تُو بنی زوجہ رسولؐ
پیکرِ مہر و وفا تیری فضیلت کو سلام
سب سے پہلے دین احمدؐ کی گواہی تُو نے دی
تُو نے ہے ام المؤمنین تیری صداقت کو سلام
مال و زر سے کر دیا تُو نے خاوند کو غنی
خرچ کی جو راہِ مولا تیری دولت کو سلام
جب کہا خیر البشر نے میں خدا کا ہوں نبیؐ
تیرا اول ماننا تیری عقیدت کو سلام
تیرے پچیس سال گزرے مصطفیٰؐ کے ساتھ ساتھ
تیری الفت تیری چاہت تیری قربت کو سلام
بندگی کرنی سکھائی آ کے جبرائیلؑ نے
تیرا پالیزہ وضو تیری عبادت کو سلام
ے کے جانا ما حاضر غارِ حرا میں بے خطر
تیری خدمت تیری ہمت تیری جرأت کو سلام
پھولِ مدحت کے سجا لایا ہے اخترِ دور سے
ہے تیرا اعلیٰ نسب تیری اعلیٰ ہمت کو سلام

(نوٹ) یہ تمام اشعار روضۂ سیدہ خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا پر پڑھنے کے لیے ہیں

ام المؤمنین سیدہ سودہ بنت زعمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا

جس میں تھی نور سے روشن قرآن پڑھنے کی عادت تھی

وہ دین حق کی شیدائی وہ ذی شان رسالت تھی

نہ کوئی فکر تھی شب کی، نہ ڈر تھا دن گزرنے کا

نہ تھی پرواہ کسی شے کی، غذا اس کی تلاوت تھی

کوئی سائل بھی لوٹا یا نہیں خالی کبھی اُس نے

وہ پیکر تھی سخاوت میں کمال اس کی شرافت تھی

نبوت سے عقد کرنا علا اعزاز دُنیا میں

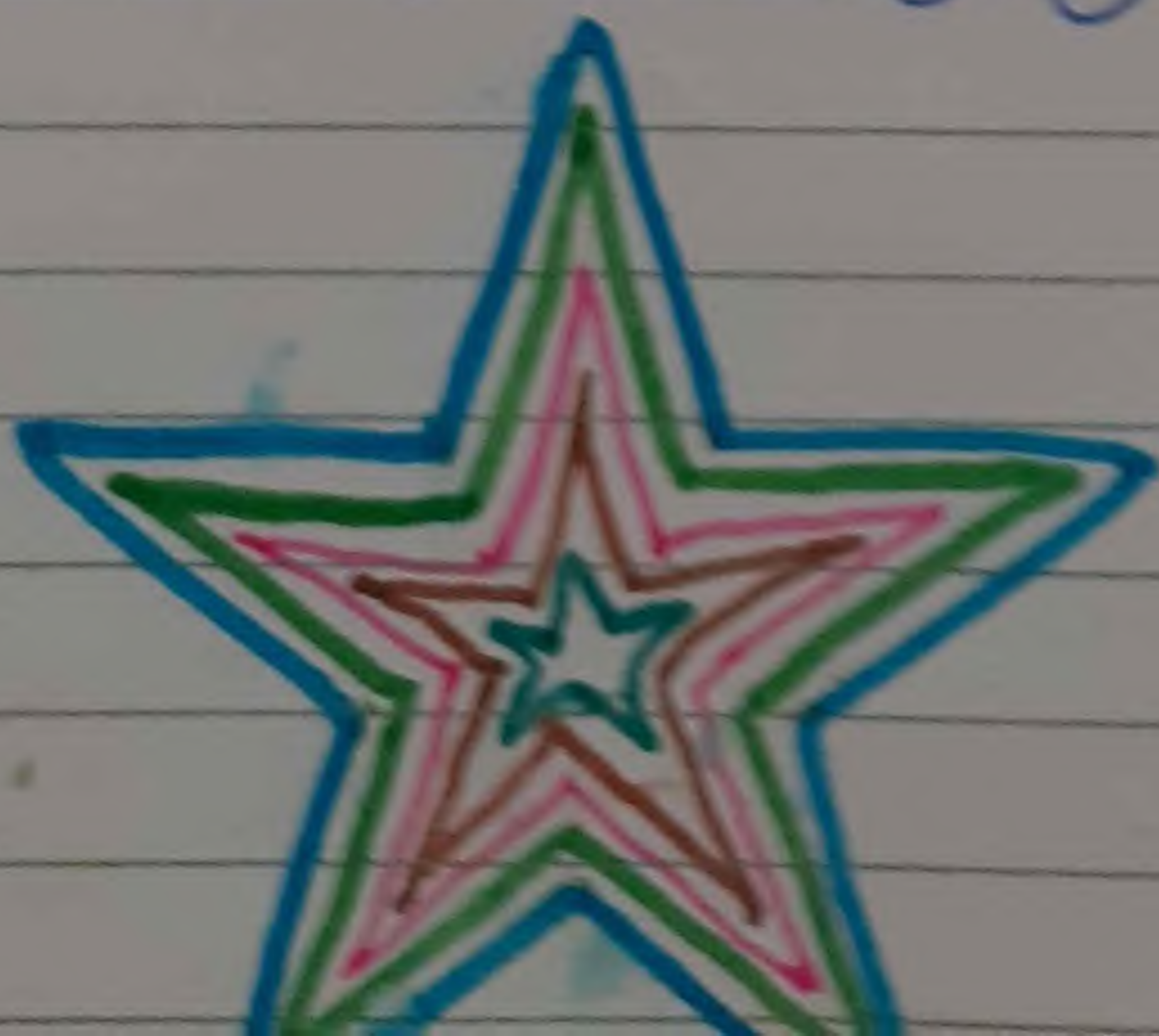
دھنی تھی اپنی قسمت میں یہی رب کی عنایت تھی

مٹھاس اُس کے لبوں پر تھی رسالت صکرا پڑتی

یوں لفظوں میں نفاست تھی نگاہوں میں محبت تھی

گروں میں کیا بیان اختر سودہ کی سخاوت کا

بسم نورِ اعلیٰ تھی وہ آقا کی اطاعت تھی



T	F	S	S	W	T	W	T	F	S	S	W	T	W	T	F	S	S	M	T	W	T	F	S
1	2	3	4	5	6	7	8	9	10	11	12	13	14	15	16	17	18	19	20	21	22	23	24

ام المؤمنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا

عائشہ رضی اللہ عنہا کا دین میں رتبہ بڑا ذی شان ہے

عائشہ رضی اللہ عنہا کی عنایت لکھنا میرا ایمان ہے

عائشہ رضی اللہ عنہا کی دل سے عزت جو بشر کرتا نہیں

اپنا دامن نیک اعمالوں سے وہ ہیرتا نہیں

عائشہ رضی اللہ عنہا بارغِ نبوت، دین کی عنایت بھی ہے

اس کے پاؤں تلے اے مومنو! جنت بھی ہے

عائشہ رضی اللہ عنہا کے گھر کا آئین نور سے روشن ہوا

عائشہ رضی اللہ عنہا کا پاک حبرہ رحمتوں سے بھر گیا

عائشہ رضی اللہ عنہا کی پاک سیرت کے جو منکر ہو گئے

عمر بھر وہ کفر کی تاریکیوں میں کھو گئے

عائشہ رضی اللہ عنہا کے جو ہیں دشمن اُن پہ مولا کا غضب

ظلمتوں کی آگ میں جلتے رہیں گے روزِ وحش

جو بھی اُس کو عداوت نہ سمجھے وہ بڑا عیار ہے

سنگِ دل جلاد ہے مردود ہے مکار ہے

عائشہ رضی اللہ عنہا سے بغض جو رکھتا ہے وہ شیطان ہے

عائشہ رضی اللہ عنہا تنویرِ حق ہے دین کی پہچان ہے

بد کلامی کرنے والوں کی زبانیں کھینچ لو

سامنے آجائیں تو اپنی کمانیں کھینچ لو

عائشہ رضی اللہ عنہا تو ماں ہے اخترِ صوملوں کی بافرا

پھول ہے فتم الرسل کا مرجبا صد مرجبا

ام المؤمنین سیدہ حفصہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا

ستارا حضرت حفصہؓ کا روشن ہے جہانوں میں

رہے گا نام تابندہ مکانوں لا مکانوں میں

عمر کی لاڈلی بیٹی مقدر تیرا کیا کہنے

تیری چاہت نمایاں ہے نبوت کے خزانوں میں

ہوئے تھے فیصلے جب قسمتوں کے عرشِ علیٰ پر

تمہارا نام شامل تھا نبیؐ کے راز دانوں میں

تیرا رتبہ بڑا اعلیٰ تیرا درجہ بڑا افضل

سجایا تجھ کو قدرت نے حرم کے پھول دانوں میں

ہلکتا ہی رہے ہر دم چمن تیرے گلابوں کا

تیری خوشبو رہے قائم ہمارے آشیانوں میں

لکھیں گے منقبت ہم ہر گھڑی ازواجِ نبیؐ کی

دیئے جلائے رکھیں گے ہم روز و شب آستانوں میں

عدو ہیں جو ازواجِ نبیؐ کے ہمیں ان سے نیٹا ہے

اے اختر تیرا رکھ لو کیچنچ کراہنی کمانوں میں



ام المؤمنین سیدہ زینب بنت قزلہ رضی اللہ عنہا

بارغِ حرم کی زینبؓ زینتِ آج تک تابندہ ہے

گلشنِ گلشنِ نگیبِ نگیبِ آج تک تابندہ ہے

صفتیں حضرت زینبؓ کی میں کیا کیا آج بیان کروں

صورتِ سیرتِ شہرتِ عظمتِ آج تک تابندہ ہے

نوری چادرِ عرش سے آئی اللہ نے انعام دیا تھا

دونوں جہاں کی جل گئی دولتِ آج تک تابندہ ہے

گھر میں جو کچھ پایا سب کچھ ناداروں میں بانٹ دیا

مسکینوں پہ اُن کی شفقتِ آج تک تابندہ ہے

گوخ رہے ہیں آج بھی نغمےِ بطنِ دلیواروں سے

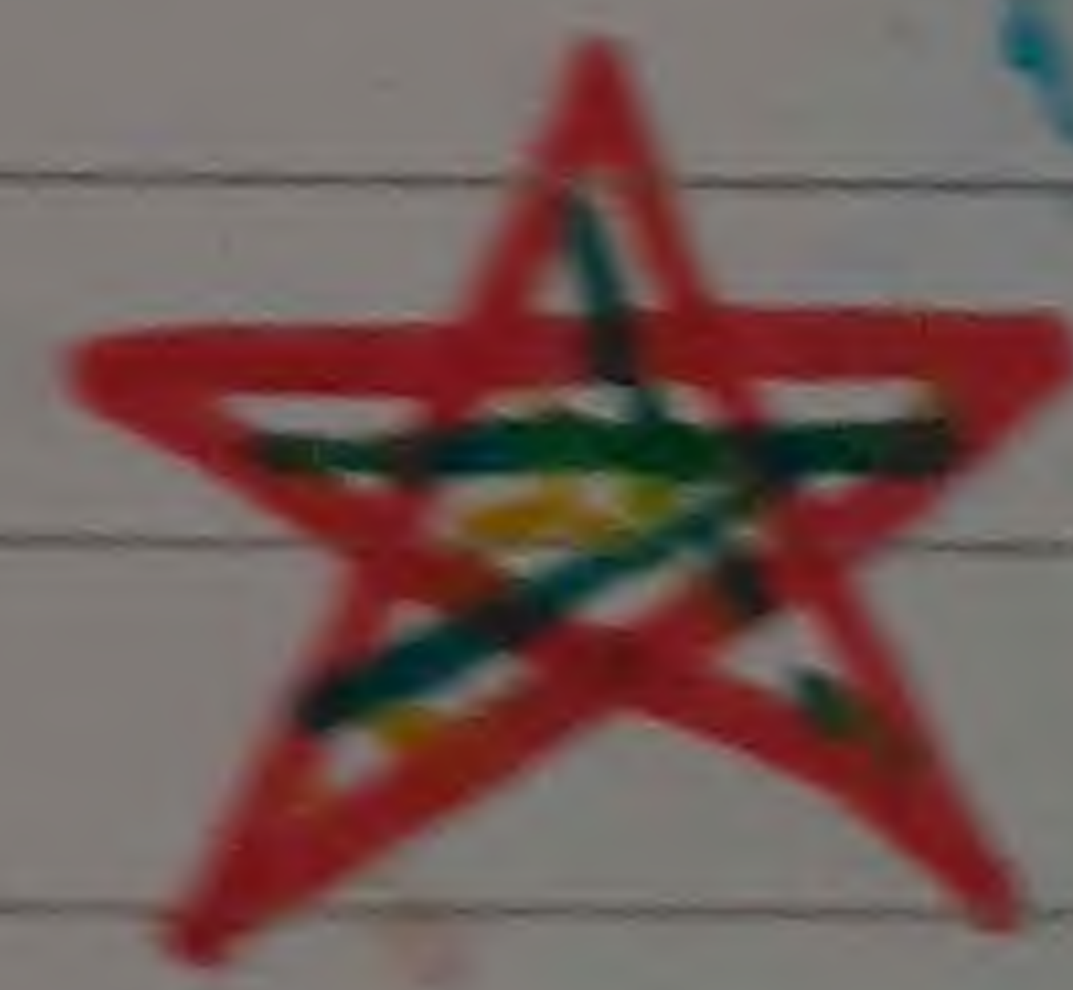
قدمِ قدم پر اُن کی عنایتِ آج تک تابندہ ہے

جو بھی وقت گزارا اُس نے فتنہِ رسل کی خدمت میں

چند مہینوں کی وہ قربتِ آج تک تابندہ ہے

شیعوں کے سردار پڑھائی آپ نمازِ جنازہ کی

اخترِ اُن کی اُفتِ چاہتِ آج تک تابندہ ہے



ام المؤمنین سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا

وہ ہے نیک سیرت وہ ہے با وفا

وہ ہے پاک دامن وہ ہے با صفا

حرم میں ہے درجہ جس کا بلند

گواہی یہی دے رہی ہے حرا

عطر معطر قضاؤں کا رس

شگفتہ شگفتہ ہے باد صبا

وقایں گئی ام سلمہ کی ہجرت

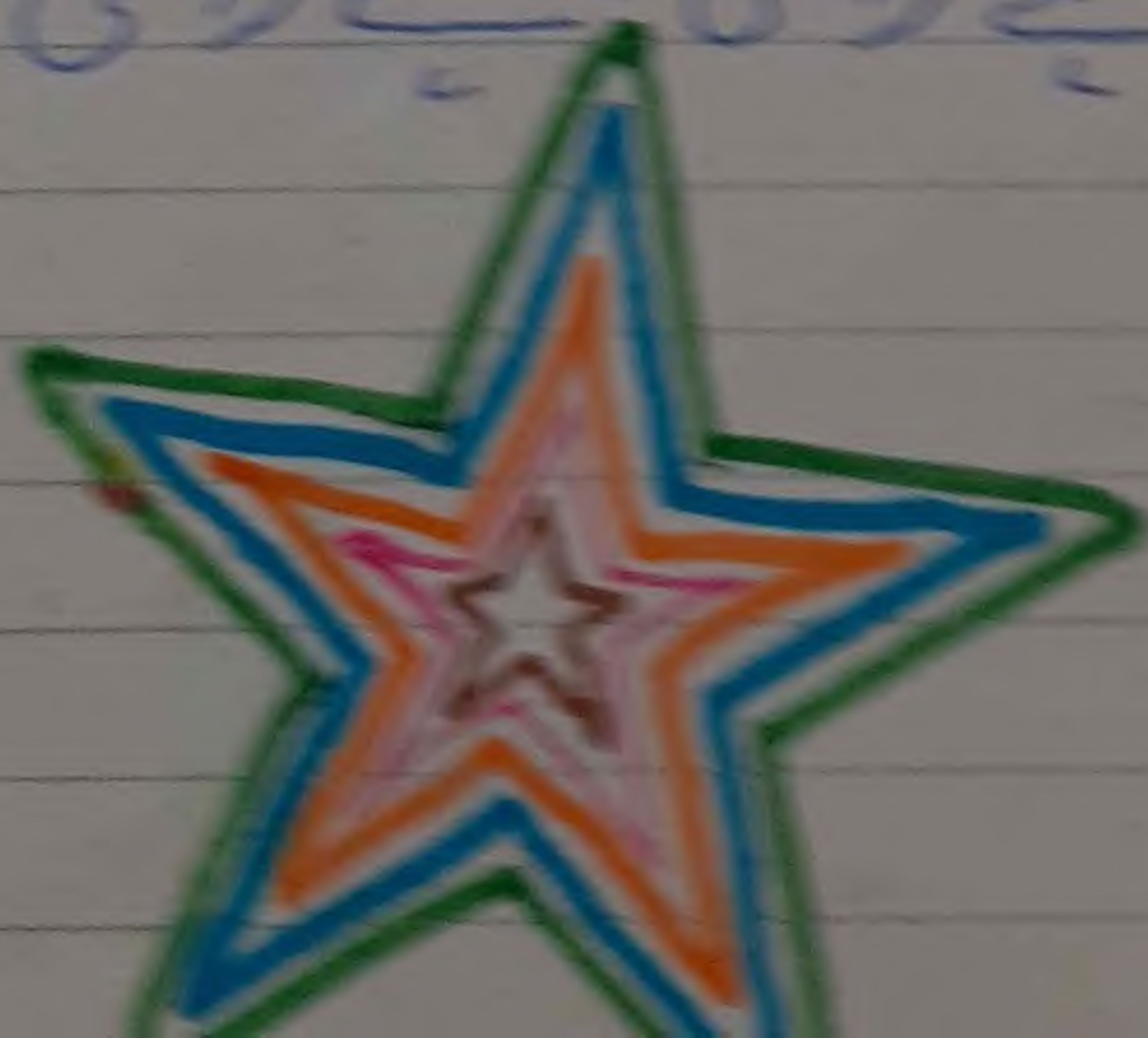
بڑے بخت والی ہے جس کی ردا

نبوت کے ملکشن میں داخل ہوئی

فرشتے بھی کہتے رہے مَرْحَبَا

یہ ماں مومنوں کی ہے کہتا ہوں اختر

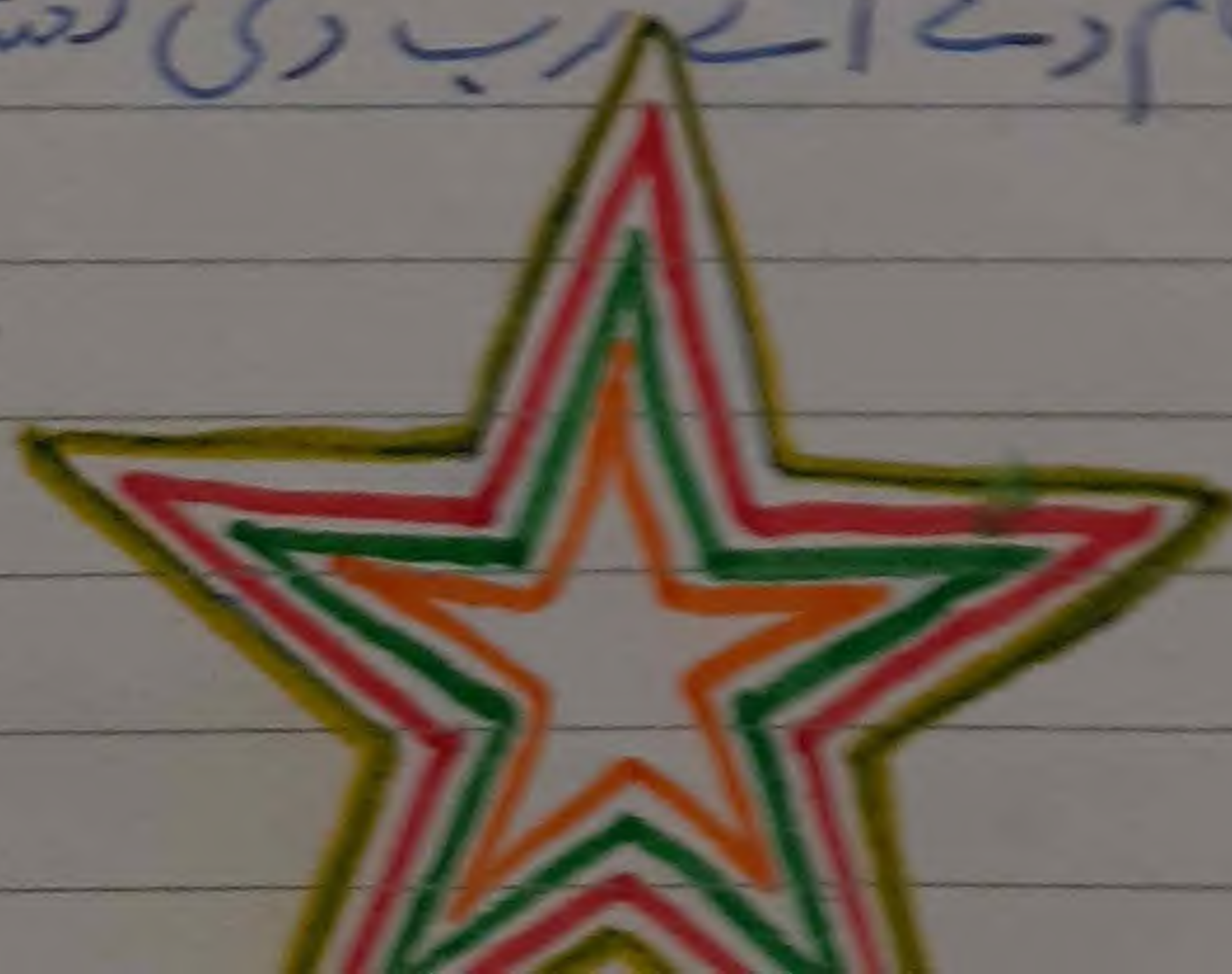
نما بھی ہے رافعی ہے رافعی خدا



ام المؤمنین سیدہ زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا

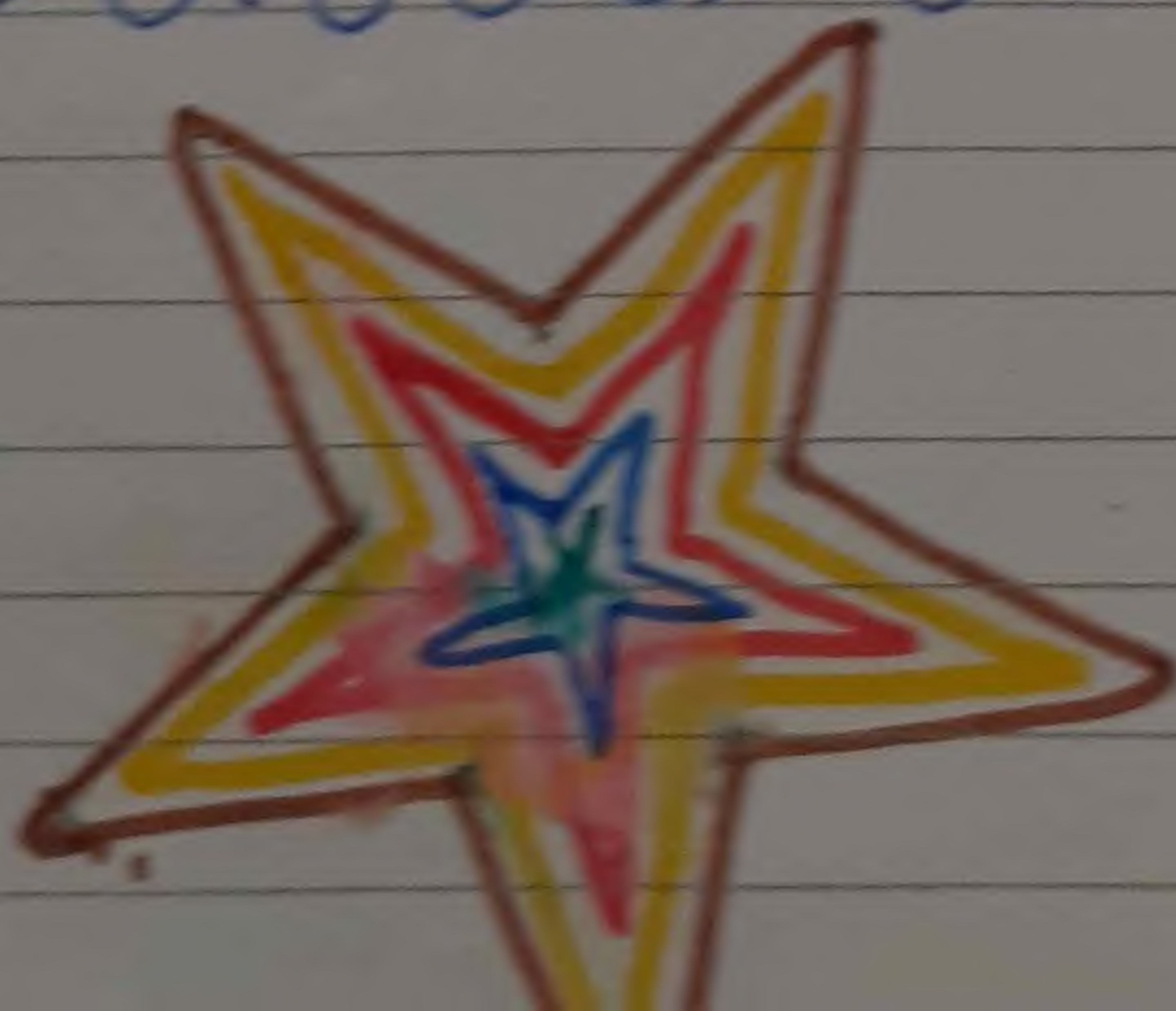
حضرت زینبؓ کرماں والی رب نے بھاگ لگایا
 گھر بنی دے جس دن آئی ہو لیا روپ سوایا
 آگیا حکم ربانی اُس دن مومنات پر درہ کرین
 گھر انہاں را جنت بنی جیہڑیاں رب تو ڈرین
 کی کی گل زینبؓ دی کرے چنگی ماں دی جائی
 ہر اک گل نبوت دی اس پدکاں تال سجائی

عابدہ بنؓ کے رات دے اس ساری عمر گزارے
 ورنہ دی رہی اے حق دی خاطر اپنی دولت ساری
 عائشہؓ ناز کرے زینبؓ دا سو سنی صورت والی
 اہدی خوشبو پھلاں ورگی اہدی شان نرالی
 رب سچے دے کولوں رزل کے آؤ منگو دُعاواں
 عرشوں عیمہ رحمت دا برسے ہو ورن دُور بلاواں
 جیہڑا بغضی ازواجِ نبیؐ دا او دوزخ نوں جاسیں
 اختر اُس ظالم دے اُتے رب دی لعنت رہیں



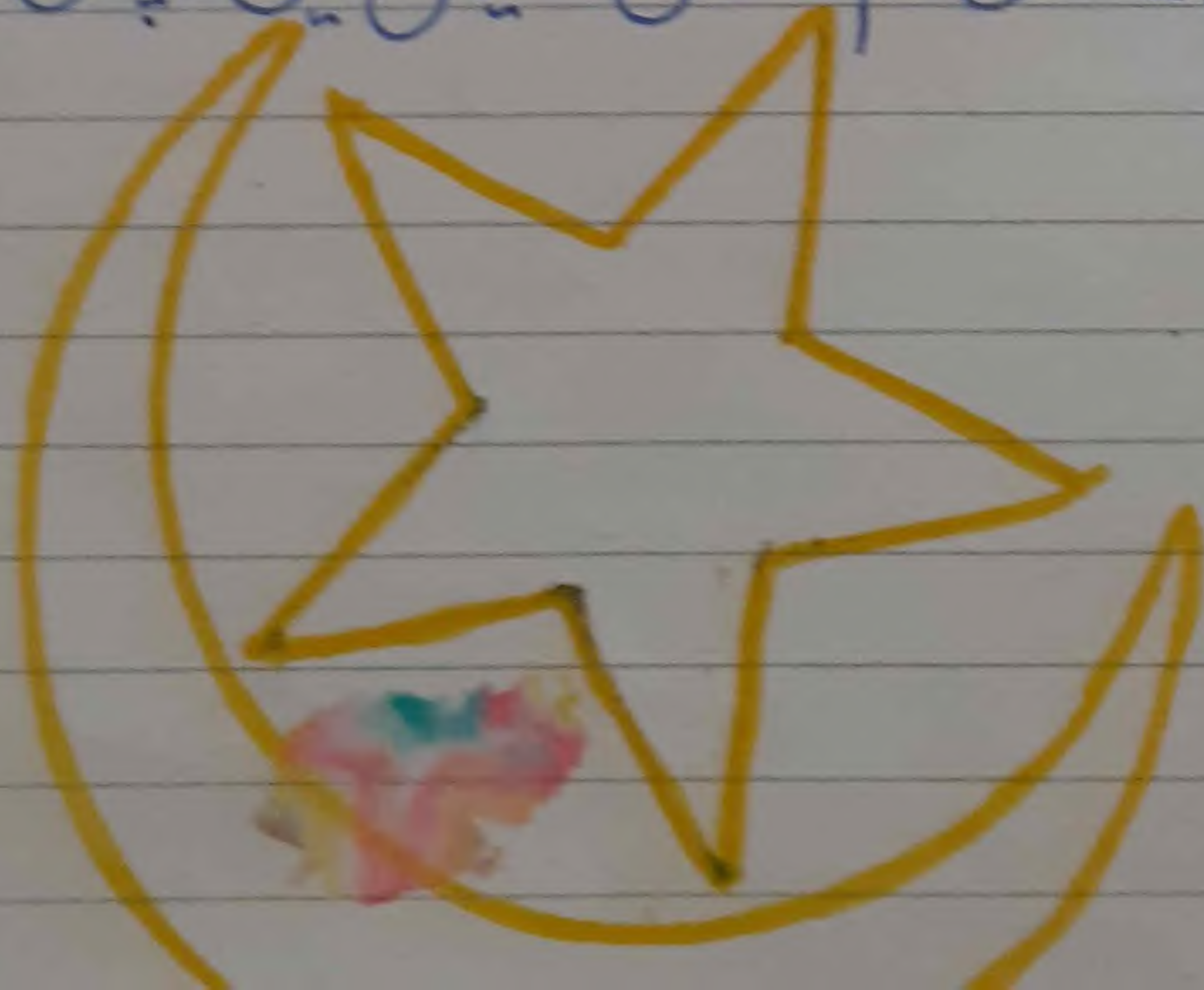
ام المؤمنین سیدہ جویریہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا

نبی کے حرم میں آئی چمن کی ایک صدائیں کر
 وہ فردوسِ بریں بن کر نبوت کی آداب بن کر
 وہ اپنی خوش نصیبی میں بڑی اعلیٰ وارفع تھی
 وہ اُتری شبنمی قطروں میں پھولوں کی نگاہ بن کر
 ملی شہرت قبیلے کو اُسی کی پارسائی سے
 وہ آئی جان و دل سے رحمتوں کا معجزہ بن کر
 سبھی رشتے و نااطے توڑ ڈالے دین کی خاطر
 نبی کی چاہتوں میں مل گئی وہ ایک ندائیں کر
 اُتارا زمگ سینوں سے اسی نے اپنی حکمت سے
 ملی بے مثل شہرت دینِ حق کی آشنا بن کر
 ہمیشہ انکساری کا عمل جاری رکھا اختر
 گذاری زندگی ساری نبیؐ کی جاں فدا بن کر



ام المومنین سیدہ ام حبیبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا

ام حبیبہؓ جرأت والی اہدی شان نرالی
 کملی عاے دی اے زوجہ اُچی عظمت والی
 اک دن بابا ملن آیا پیار دھئے نوں کیتا
 دھی نے نوری بستر اُتے بیو نوں بون نہ دتا
 اے تاں سپج اے دھی ہاں تیری توں این میرا کعبہ
 پیراے چادر پاک نئی دی توں این مشرک بابا
 رنج نہ کر بابا سائیں گل ایمان دی کرساں
 جاں تاٹی رہی جیاتی حق دا کلمہ پڑھساں
 سُن کے گل حبیبہؓ دھی دی دل اُس دا شرمایا
 سوچیا جس دم، اُکھاں کھلیاں دین دا چانن پایا



OCTOBER 1998 10

ام المؤمنین سیدہ صفیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا

صفیہؓ جو تو نے مانگی دُعا مل گئی تھی

بارغِ جہاں کی بوئے جنات مل گئی تھی

یہ بھی ہوا مبارک تیرا قیدی بن کے آنا

پھولوں بھری حرم کی جنات مل گئی تھی

صحاباء میں تیری رسمِ عروسی حسینؑ کی

خیر البشرؑ کی شامِ دلائل مل گئی تھی

دُھانپا تیرا وجود رسالت مآبؐ نے

ختمِ الرسلؐ کی نوری عیال مل گئی تھی

آنسو تمہارے یونچے نبوتؐ نے پیار سے

محبوبِ کبریا کی وفا مل گئی تھی

پہنچی تھی خوش نصیبی تیری کو وہ طور پر

عولا کے دینِ حق کی بنیاد مل گئی تھی

خُوروں نے جس میں لعل و جواہر پرو دیے

صفیہؓ وہ بے مثالِ رِدا مل گئی تھی

آخترِ چل رہی تھیں بہاریں خمار میں

دونوں جہاں کی بادِ صبا مل گئی تھی

ام المؤمنین سیدہ میمونہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا

میمونہؓ نوں میں پھول کہواں یا پھلاں دانشکار کہواں

اینوں عرش بریں دی حور کہواں یا جنت دی بہکار کہواں

جدوں عقد ہو یا میمونہ داساڈے پاک نبیؐ احرام ^{لے} ارج سن

اہدی عظمت اعلیٰ ارفع ہے اینوں نوری چندن مار کہواں

آزاد غلاماں نوں کرناں اہدی فطرت دے ورج شامل سی

سیر کجندی رہی یتیمان دا اینوں دکھیاں دی غمخوار کہواں

اے آخری بیوی میمونہؓ سوہنے کالی کملی واے دی

اے ماں اے ساری اُمت دی میں کیوں نہ کہواں لکھ وار کہواں

اہدی صورت سیرت کیا کہنے متھے چمکن ٹلاٹاں نور دیاں

گل کرے تے کلیاں قص کرن اینوں بطحا دا طزار کہواں

سیری بخشش دا اے ذریعہ ہے اہدی نظرِ کرم مینوں کافی اے

سو واری پڑھ کے بسم اللہ اینوں مدنی دی دلدار کہواں

سیر رکھ کے اہدی جھولی ورج محبوب خدا سو جانے سن

کوئی حد نہیں اختر شانناں دی اینوں قدرتِ دشاہکار کہواں

لے مؤرخین کا اس میں اختلاف ہے کہ یہ نکاح حالتِ احرام میں ہوا یا احرام سے

نکل آنے کے بعد۔ وضاحت اس لیے فروری ہے کیونکہ حضرت عثمانؓ فرماتے ہیں کہ

نہی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے وضاعی احرام کی حالت میں (احرام و لا) نہ اپنا نکاح کرے اور نہ کسی دوسرے کا نکاح کرے۔ طہ سیدہ میمونہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا

بنت رسولؐ سیدہ فاطمہ الزہراء رضی اللہ تعالیٰ عنہا

اُہدی شہرت عظمت کیا کہنے
اُہدی رفعت برکت کیا کہنے

جیٹری گود بنی! چ پلیدی رہی
وضو کر کے ماں ہی چمدی رہی
نوری آکے فرشتے دیندے رہے
جھوٹے دل و چ نور دے پیندے رہے

اُہدی شان تے شوکت کیا کہنے
اُہدی شہرت عظمت کیا کہنے

جہنوں زہرا بتول دالقب بلا
جہنوں مولا علیؑ داقرب بلا

ہر حکم ربانی مَن دی --- رہی
پُھل رحمتاں واے چُن دی رہی

اُہدی حرمت سیرت کیا کہنے
اُہدی شہرت عظمت کیا کہنے

جیٹری جنت دی سیردار بنی

اُس فاطمہؑ دی اے چھاؤں گھنی
جیٹرا درتے آیا نیٹس مڑیا
جھول سائل اپنی بھر رُیا

اُہدی شان سخاوت کیا کہنے

اُہدی شہرت عظمت کیا کہنے

گل پُتراں نوں سمجھاندی رہی

راہواں دین دیاں دکھاندی رہی

فاسق دے اُگے خیش جھلکا

حق بات کرن توں خیش ہٹا

اُہدی نوری ہدایت کیا کہنے

اُہدی شہرت عظمت کیا کہنے

اے دھڑاے کھلی واٹے دی

اے ظاہرہ دانی تے بیٹی

جواں اہدے دیڑے آندیاں سُن

اُہٹاں فاطمہ کوں سُن دیاں سُن

اُہدی پاک تلاوت کیا کہنے

اُہدی شہرت عظمت کیا کہنے

اُہدی رفعت سیرت کیا کہنے

اے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی چار صاحبزادیاں ہیں سیدہ زینبؓ، سیدہ فاطمہؓ،

سیدہ رقیہؓ، سیدہ ام کلثومؓ، سیدہ ام المومنینؓ، سیدہ فاطمہؓ، سیدہ زینبؓ

انہی چار صاحبزادوں نے جو کچھ سیدہ فاطمہؓ کے بے منتہی فوہ

اس بے پری درج کی تھی ہے، اس تعظیم کی ضرورت اس بے شک کی ہے

کہ ایک عرصہ سرکارِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی موت ایک ہی گھنٹے میں

ایک ہی منہ میں گونج رہی تھی، یہاں تک کہ ان کی موت

ایک ہی منہ میں گونج رہی تھی، یہاں تک کہ ان کی موت

سید الشہداء سیدنا امیر حمزہ رضی اللہ عنہ

نبیؐ کے گھر کا بزرگ بالا مقام جس کا بڑا ہے اعلیٰ
وہ نیک سیرت وہ خوبصورت امیر حمزہ رضی اللہ عنہ

بغیر زہرہ کے لڑنے والا کسی کے آگے نہ جھکنے والا
بڑا جری تھا بلند قامت امیر حمزہ رضی اللہ عنہ

وہ دین حق کے لیے ستارا وہ بندہ مومن خدا کا پیارا

عجب نرالی ہے جس کی عظمت امیر حمزہ رضی اللہ عنہ

شہیدوں کا ہے اماں اعلیٰ ہماری آنکھوں کا ہے اُجالا

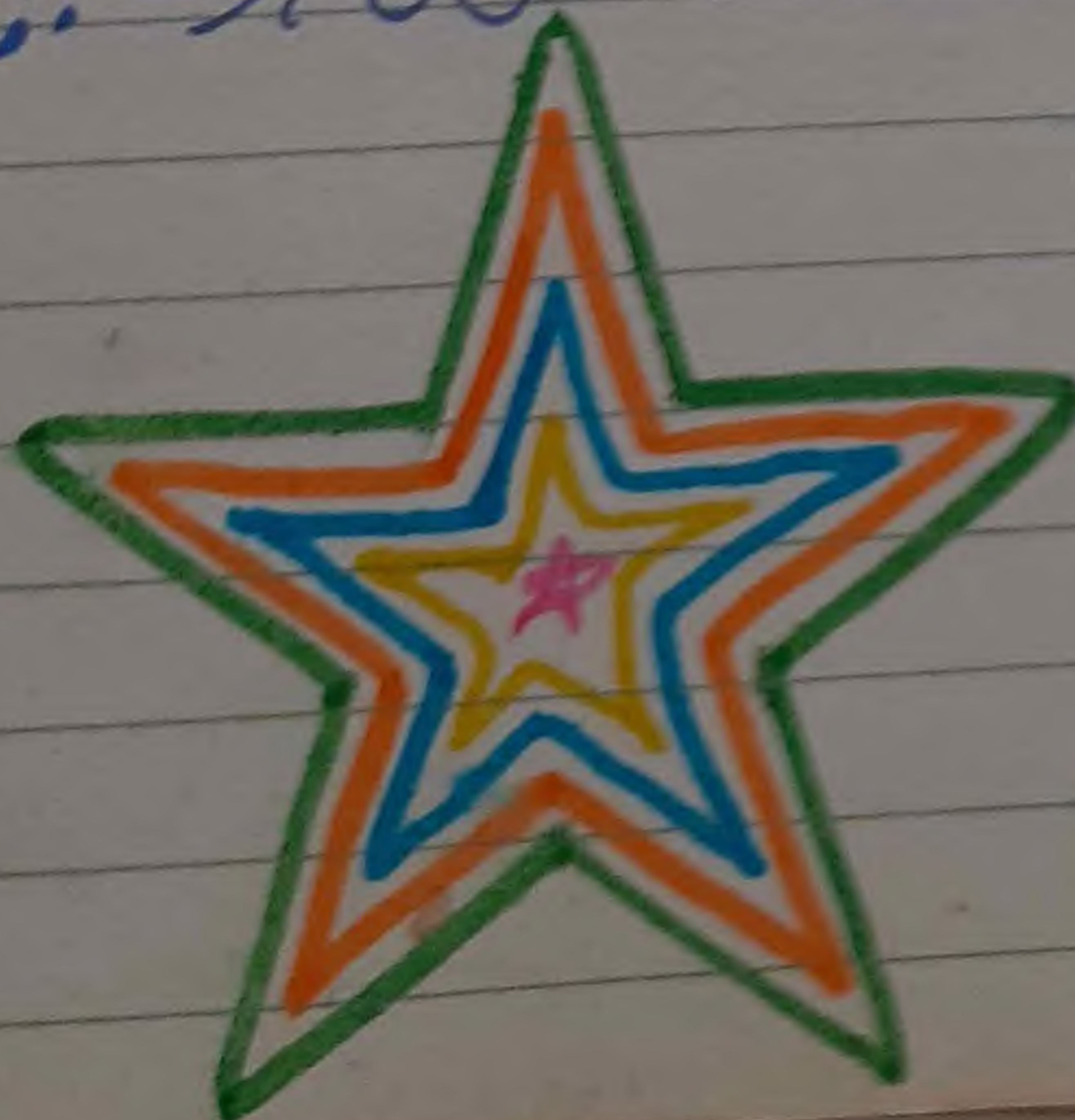
وہ میرا ایمان میری دولت امیر حمزہ رضی اللہ عنہ

عرب کا تھا وہ بڑا صحابیؓ وہ شیر دل تھا دلیر غازی

ملی تھی جس کو نبیؐ کی قربت امیر حمزہ رضی اللہ عنہ

چلائی تلوار آگے بڑھ کر تو فوج بھائی عداوت کی ڈر کر

زمانے بھر میں ہے جس کی شہرت امیر حمزہ رضی اللہ عنہ



شہیدِ کربلا سیدنا حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ

لکھ دی خُدا نے عرش پہ عظمت حسینؑ کی
 روشن ہے دو جہاں میں شہادت حسینؑ کی
 اک صف میں سر بکف تھا بہتر کا قافلہ⁷²
 کیسی تھی با کمال قیادت حسینؑ کی
 کٹوا لیا تھا سر کو مگر خم نہیں کیا
 لا ریب ہے جہاں میں صداقت حسینؑ کی
 کہنے کو آئے چاند ستارے بھی مرجبا
 دیکھی جو کربلا میں شجاعت حسینؑ کی
 جومی، گلے لگالی فرشتوں نے بادب
 بھیلی ہوئی "لہو میں" عبادت حسینؑ کی
 روشن رہے گی لوحِ فک پر وہ حشر تک
 نیرے پہ جو ہوئی تھی تلاوت حسینؑ کی
 لاکھوں یزید مد مقابل بھی ہوں مگر
 رخشندہ ہی رہے گی امامت حسینؑ کی
 لختِ دل بٹول پر لاکھوں سلام ہوں
 اختر کی صفت ہے امانت حسینؑ کی

سیدنا طلحہ رضی اللہ عنہ

چرچا کریں گے حضرت طلحہؓ کا جا بجا
تغویر ہے ہمارے لیے اُن کی ہر ادا
محفل سجاؤ شوق سے اس باوقا کی تم
راضی بنیؓ تھا جس پر راضی تھا کبریا
وہ پھول تھا حسین رسالت کے باغ کا
گفتار میں نکھار تھا لمحہ تھا دل رُبا
لکھی ہوئی تھی اس کی چین پر فتح مبین
نصرت ہمیشہ ملتی رہی جس طرف گیا
کرتار ہا وہ حق و صداقت کے تذکرے
پیرا تھا قیمتی وہ نبوت کے تاج کا
روشن ہے اُس کی جان نثاری کی داستان
تیروں کی زد میں آیا تھا کرنے کو جاں فدا
لکھتا رہوں گا شعر صحابہؓ کی شان میں
افتر بڑا اعزاز ہے میرے نصیب کا

آپ اُن خوش نصیب فصوصی دس صحابہؓ میں شامل
ہیں جنہیں دنیا ہی میں سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم
نے جنت کی بشارت دے دی تھی

سیدنا عبد الرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ

سہرا سجا کے لایا ہوں عبد الرحمن کا

شملہ بڑا ہے اونچا ہمارے جوان کا

شالوں پہ کالی زلفوں کے کندل پڑے ہوئے

سُندر جبیں پہ نور کے موتی جڑے ہوئے

لب دونوں جس طرح ہوں پتیاں گلاب کی

شہرت تھی ہر مقام پہ ان کے شباب کی

عبد الرحمن جیسا کوئی ہے کہاں بدل

آنکھیں تھیں جیسے جمیل میں بستے ہوئے کنول

بانہوں میں طاقتوں کا خزانہ تھا باخدا

لشکرِ عدو کے کھینچے گئے جس طرف گیا

ہیبت تھی اتنی خوف سے دشمن ڈرے ہوئے

دل میں تھے شفقتوں کے سمندر بھرے ہوئے

سر میرے تاجِ عشرہ مبشرہ کا باکمال

عثمانؓ کا یہ بھائی سخاوت میں بے مثال

مددِ صحابہؓ کرتے رہو ہر مقام پر

اخترِ قدا ہے جانِ صحابہؓ کے نام پر

اے آپ بھی اُن دس خوش نصیب صحابہؓ میں شامل ہیں جنہیں دُنیا ہی میں
سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے جنت کی بشارت دے دی تھی

میزبانِ رسول
سیدنا ابوالیوب انصاری رضی اللہ عنہ

اُلفت الیوب کی تم دل میں بسا کے بیٹھو

اُس صاحبِ وفا کی محفلِ سبّا کے بیٹھو

تقریب ہے یہ جس کی وہ ہے بڑا صحابیؐ

زلفیں ہیں پیاری پیاری چہرہ ہے ماہِ تابلی

سوٹوں پہ مسکراہٹ گُفتار --- لاجوابی

گلشنِ محمدی کا وہ پھول ہے گلابی

اپنی محبتوں کی چادر بچھا کے بیٹھو

اُس صاحبِ وفا کی محفلِ سبّا کے بیٹھو

آمدِ سنی نبیؐ کی بادِ صبا چلی تھی

برگِ اکبرؑ کی میں خوشبو بکھر گئی تھی

یشرب کی سرزمین بھی دُہاں بنی ہوئی تھی

برِ دل میں چاہستوں کی تھذیل جل رہی تھی

آجاؤ آنے والو رونقِ لگا کے بیٹھو

اُس صاحبِ وفا کی محفلِ سبّا کے بیٹھو

کھے سے چل کے آئے کتنا کٹھن سفر تھا

آتا کو ٹھہرے جائیں بے تاب ہر بشر تھا

لیکن اُس ادنیٰ کا قصہ عجیب تر تھا

بیٹھی جہاں وہ اکرا یوبؑ کا وہ گھر تھا

مل کر دعائیں مانگو دامن پھیلا کے بیٹھو

اُس صاحبِ وفا کی محفلِ سبھا کے

سارے صحابیوں کی ہم کو ہے پاسداری

جس کی محبتوں میں خالق وحی اُتاری

روشن الیوب کی ہے دنیا میں جانثاری

درویش بن کے جس نے ہے زندگی لٹاری

۴۰۔ یس بزرگ اختر نفیس جھکا کے بیٹھو

اُس صاحبِ وفا کی محفلِ مسجدا کے بیٹھو

تو میرا بانی نبوت تیرا مقدر تھا

تو جان نثار رسالت تیرا مقدر تھا

جوا لگی تیرے گھر میں اُجالا کرنے کو

وہ دو جہاں کی رحمت تیرا مقدر تھا

مؤذنِ رسولؐ رفیع اللہ عنہ سیدنا بلالؓ

اؤ سارے رُل کے سیٹھو گل بلالؓ دی کریے
اہدی شان محبت دے وچ رنگ سُہری بھریے

کھلی وائے دیاں باتاں ہر اک تھان توں سُن کے
ہر شے چھڈ کے آگیا درتے یا ربی دابن کے

ریت تھی تے سڑدا رہیا عشق اچ فرق نہ آیا
اُخدا اُخدا نوں چپدا رہیا صابر ماں دا جایا

فتح ہو یا جدوں مکہ سارا کفر نہ رہیا باقی
بیٹ اللہ دی چھت تے چڑھ کے بانگ بلالؓ نے اکھی

عرشوں ہو یا حکم ربّانی رات ہنیری رہیں
جے تائیں بانگ بلالؓ نہ دیسیں سورج کدی نہ چڑھیں

ٹُر گیا جدوں مدنی سوہنا روگ دے نوں لایا
اُس دن توں او مسجد نبویؐ بانگ دیوں نہ آیا

اک دن حسینؑ نے کیا فیر اذان سناؤ

انگلی والا فیر اشارہ کر کے آج دکھلاؤ

1	2	3	4	5	6	7	8	9	10	11	12	13	14	15	16	17	18	19	20	21	22	23	24	25	26	27	28	29	30	31
T	F	S	S	W	T	M	T	F	S	S	W	T	M	T	F	S	S	W	T	W	T	F	S	S	W	T	W	T	F	S

گل حُسنِ دی ڈال نہ سکيا آگيا يارِ عسيتے

غم دے اُتھرو جھم جھم برے ياد آئے دن بيتے

دے کے بانگِ نظرِ جوں پائی اکا نظر نہ آيا

تڑپ ليا تے ہوش نہ رسييا عاشقِ نامِ سدایا

اے ہے شانِ بلالِ دی يارو کیوں نہ نغے گاٹے

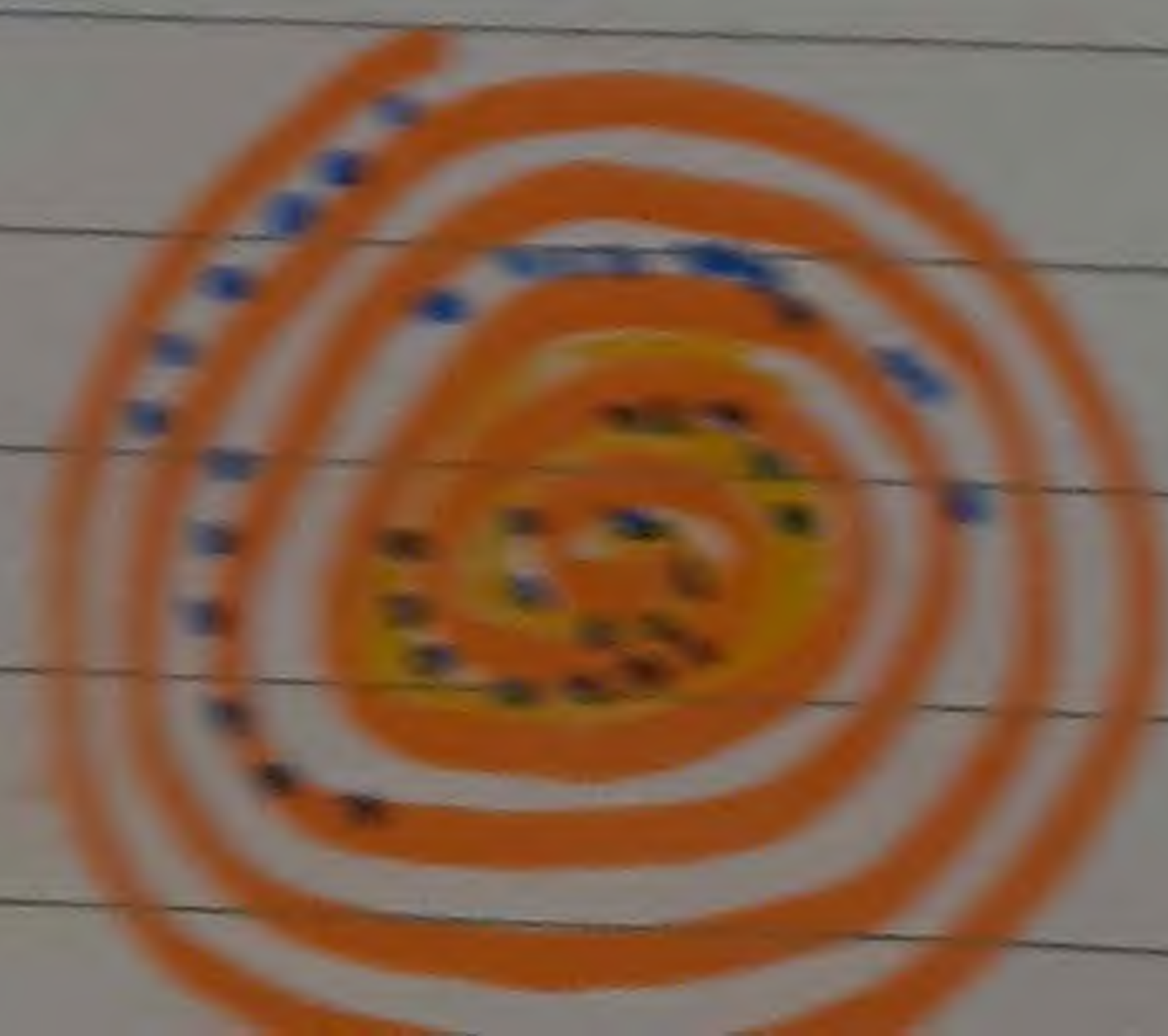
کر کے ذکرِ بلالِ دا اخترِ رحمتِ ربِ دی پائے

دل میں تھا الفتوں کا طوفانِ موجِ زن

اُس عاشقِ رسول کا چہرہ تھا جا بجا نہ

ڈوبا ہوا لہو میں بدنِ گرمِ ریت پر

پھر بھی اُخدا اُخدا کی وہ دیتا رہا فدا



سید ناسکمان فارسی رضی اللہ عنہ

حق دا چائن ڈھونڈن والا دیس بدلیسوں آیا

جنگل پیلے اوکھیاں راہواں خوف نہ دل توں آیا

زر زمین تے مَپ پو چھڑیا، چھڑیا فارس سارا

لکھاں دُکھ تکلیفاں جھلیاں عشقِ اِچ فرق نہ آیا

وِیکھے باغ کھجوراں والے مقصد پورا ہو یا

خلق پیارِ محبت والا ڈیوا - - - آن جگایا

دُوروں تکیاں توری کرناں خوشیاں جھومر پائی

درمولا دے آکے اس نے اپنا آپ جھکایا

لاغر پنڈا ہتھ وی زخمی پیراں اُتے چھالے

جو وی گزری جو وی بیتم سارا حال سُنایا

مہرِ نبوت چچی جس دم اکھیاں روشن ہو یاں

حسرت دل دی پوری ہوئی جو منگیا سو پایا

دشمن دے حملے دیاں خبراں جدِ سلمانؑ نے سُنیاں

خندق کھود کے جنگ کراں گے اے نقطہ سمجھایا

ذکرِ صحابہؓ جاری رکھنا روزِ قیامت تائیں

رحمت ربی کریمؐ دا اخترِ لیت سُنایا

سیدنا ابوذر غفاری رضی اللہ عنہما

ستاروں بھری آج کی رات ہے

ہمارے ابوذرؓ کی کیا بات ہے

وہ مکے میں آیا تھا بن کے فدائی

ظلم و محبت کی محفل سے بھائی

جو خواہش تھی دل میں علیؓ کو بتائی

ابوذرؓ کی حیدرؓ نے کی رہنمائی

در مصطفیٰؐ جا کے چادر بچھائی

جس کے چوکھٹ پہ اپنی جھکائی

غموں کی دُکھوں کی کہانی سُنائی

رسالتؐ کی نظروں سے قسمت جُٹائی

سُنی بات جو بھی وہ دل میں بٹھائی

بنیؓ کی اُلفت نے عظمت بڑھائی

علیؓ جس کو آقاؐ کی خیریت ہے

ہمارے ابوذرؓ کی کیا بات ہے

ابوذرؓ کا چرچا کریں جا بجا

وہ جید صحابیؓ بڑا با وفا

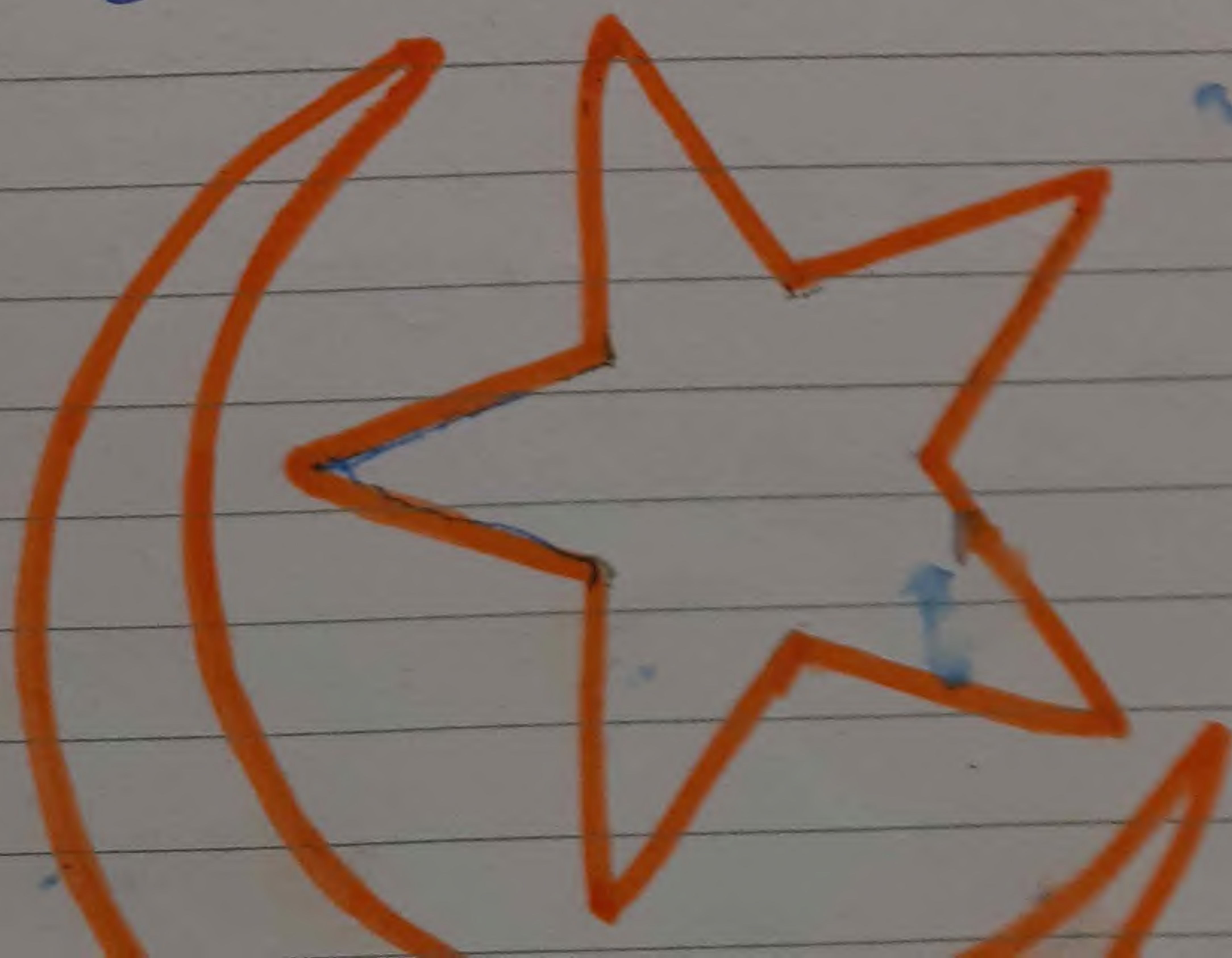
دلاور بہادر بڑی مرد تھا

وہ اسلامؐ کا پانچواں فرد تھا

بڑا ہی دھنی تھا وہ تلوار کا
کوئی وار اُس کا نہ خالی گیا
عجب تھی صداقت عجب تھی ادا
ہر اک بات کہتا تھا وہ ہر ملا
بڑے خوش تھے اس پہ رسولِ خداؐ
اے مولا ہمیں اس کا روضہ دکھا

چلو آج اُن سے ملاقات ہے
ہمارے ابوذرؓ کی کیا بات ہے

ستاروں بھری آج کی رات ہے
ہمارے ابوذرؓ کی کیا بات ہے
بڑی خوب صورت یہ بارات ہے
ہمارے ابوذرؓ کی کیا بات ہے



سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ

صورت سیرت عالی شان ابو ہریرہؓ زندہ باد

آج کی محفل کا بہمان ابو ہریرہؓ زندہ باد

کملی والے کا دیوانہ قرب رسالت کا پروانہ

تیری میری سب کی جان ابو ہریرہؓ زندہ باد

اک دن آکے مرض بتائی نوری چادر سینے لائی

دُور ہو اسارا نسیان ابو ہریرہؓ زندہ باد

ساتھی تھا وہ ناداروں کا رہبر تھا وہ لاچاروں کا
معدوہوں کا سائبان ابو ہریرہؓ زندہ باد

جو بھی بات بنی تے بولی بھری اس نے اپنی جھولی

پاک حدیثوں کا لقمہ ان ابو ہریرہؓ زندہ باد

حق کی باتیں صبح و شام کرتا رہا اکثر سال⁷⁸

ساری قوم پہ ہے احسان ابو ہریرہؓ زندہ باد

بھوکا پیاسا رہتا تھا وہ صدق و صفا کا پیکر تھا وہ

رافی ہو گیا رب رحمان ابو ہریرہؓ زندہ باد

رب نے ہر اک اصحابیؓ کا رتبہ بڑا بلند کیا

پوچھو بولے گا قرآن ابو ہریرہؓ زندہ باد

حُب صحابہؓ حُب رسولؐ دونوں ہیں لازم و ملزوم

اختر کا ہے دین ایمان ابو ہریرہؓ زندہ باد

سیدنا ابوسفیان رضی اللہ تعالیٰ عنہ

ہے پیاری آج کی محفل ابوسفیانؓ کی
 کتنی خوشبو آرہی ہے آج کے بہمان کی
 یاد تم دل سے مناؤ روز و شب ہر موڑ پر
 جراتوں کے شہنشاہ کی، شیر دل انسان کی
 جان نثاری بُرد باری شہ سوار ی بے مثال
 صفت میں کیا کیا کروں اُس صاحبِ ایمان کی
 ہر طرف کفار کے لاشوں کے پستے بگ گئے
 اُٹھ گئی تلوار جس دم اُس شہ مردان کی
 غزوہ طائف میں دے دی آنکھ اک راہِ خدا
 دوسری بھی آنکھ پھر یرموک میں قربان کی
 مل گئی خلدِ بریں کی اپنے آقاؐ سے نوید
 حشر تک قائم رہے گی شان اُس ذی شان کی
 بُغض رکھتا ہے صحابہؓ سے وہ مردود ہے
 بات یہ میری نہیں بات ہے قرآن کی

سیدنا امیر معاویہ رضی اللہ عنہ

خوش بخت خوش خصال تھے حضرت معاویہؓ

وہ پیکرِ جمال تھے حضرت معاویہؓ

پرچمِ نگوں ہوئے تھے روم و ایران کے

ہیبت میں بے مثال تھے حضرت معاویہؓ

چالیس سال آنکھیں عدو کی جھلکی رہیں

عظمت میں لازوال تھے حضرت معاویہؓ

عرقہ بیروت روڈس سب زیر ہو گئے

مثلاً عمرؓ فعال تھے حضرت معاویہؓ

شمعیں جلائیں دین کی قبریں قندھار تک

وہ صاحبِ کمال تھے حضرت معاویہؓ

حیثیت کی محبت دل میں تھی موحسن

شفقت میں پلِ کمال تھے حضرت معاویہؓ

میرے لیے سے آلِ نبیؐ پر ستم نہ ہو

اس بات سے نڈھال تھے حضرت معاویہؓ

کاتبِ وحی وہ جب سے بنے باوجود ہے

واقع وہ مافیٰ حال تھے حضرت معاویہؓ

آقاؐ کے بال و ناخن زینتِ لحد بنے

الف کی اک مثال تھے حضرت معاویہؓ

T	F	S	S	M	T	W	T	F	S	S	M	T	W	T	F	S	S	M	T	W	T	F	S	S	M	T	W	T	F	S
1	2	3	4	5	6	7	8	9	10	11	12	13	14	15	16	17	18	19	20	21	22	23	24	25	26	27	28	29	30	31

سیدنا امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ

جناب معاویہؓ کی شان و شوکت دیکھتے جاؤ
 بھری محفل میں آج اُن کی وجاہت دیکھتے جاؤ
 امن قائم رہا چالیس سال جس کی حکومت میں
 خدا کے نیک بندے کی قیادت دیکھتے جاؤ
 حدیں اسلام کی بڑھتی گئیں قندھار قبرص تک
 جبریٰ مردِ مجاہد کی شجاعت دیکھتے جاؤ
 فخر سے سراٹھا کر جو علیؓ کو بھائی کہتا تھا
 آؤ اس مردِ مومن کی محبت دیکھتے جاؤ
 ہمیشہ خدمتِ حسینؓ جس کا جزو ایمان تھا
 مدینے میں جو آتی تھی وہ دولت دیکھتے جاؤ
 اشارہ کر دیا تھا بادشاہت کا پیغمبرؐ نے
 ہمارے کملی واے کی بشارت دیکھتے جاؤ
 لحد میں بال و ناخن لے گیا وہ اپنے آقاؐ کے
 نبوت کے ستارے کی عقیدت دیکھتے جاؤ



نظم

تم کس مٹی کے بندے ہو تم ظاہر باطن گندے ہو
 نہ رب کی ذات سے ڈرتے ہو پھر کہتے ہو ہم مومن ہیں
 نہ حج زکوٰۃ کے قائل ہو تم چلتے پھرتے جاہل ہو
 نہ کلمہ سیدھا پڑھتے ہو پھر کہتے ہو ہم مومن ہیں
 کوئی تم میں صاحبِ شان نہیں کوئی حافظِ قرآن نہیں
 تم دین سے ہٹ کر چلتے ہو پھر کہتے ہو ہم مومن ہیں
 کیوں لمبی اذانیں دیتے ہو مرفی کی نمازیں پڑھتے ہو
 وضو بھی اُلٹا کرتے ہو پھر کہتے ہو ہم مومن ہیں
 تم دشمن دیں غدار بھی ہو تم ظالم ہو بدکار بھی ہو
 دن رات تبرا کرتے ہو پھر کہتے ہو ہم مومن ہیں
 اصحابِؓ تو سارے پیارے ہیں وہ نبیؐ کے تارے ہیں
 تم اصحابِؓ سے جلتے ہو پھر کہتے ہو ہم مومن ہیں
 شہداءؓ تو سارے زندہ ہیں وہ جنت میں تابندہ ہیں
 تم بتوں کی پوجا کرتے ہو پھر کہتے ہو ہم مومن ہیں
 کیوں علیؓ کا دل دکھاتے ہو حسینؓ کو بھی شرماتے ہو
 نہ خوفِ جہنم کرتے ہو پھر کہتے ہو ہم مومن ہیں

یادوں کا گیارہ

یادوں کا ایک ہار بنایا

اس میں تیرا روپ سجایا

سوئی تار سے نرمل نرمل

پتیاں کلیاں کوئل کوئل

لایا ہوں میں تیری خاطر

کرتا ہوں یہ تحفہ حاضر

اپنا ٹکھڑا پھر دکھلاؤ

میری آنکھوں میں لبس جاؤ

بے شک یو لو یا نہ یو لو

آجاؤ یہ چار توے لو

چندن کریش صبح کی شبنم

اجلا بھیگا دل کش موسم

سُرخ گلاب چنبیلی چھپا

نرگس کرنے صوٹیا صرف

ہلکے نکھرے پھول پروئے
خوشیوں کے رنگ سموئے

کہنا مانو دل نہ توڑو
دکھیا روں سے منہ نہ موڑو

بے شک بولو یا نہ بولو
آجاؤ یہ چار توے لو

اشکوں کے موتی چُن چُن کر
پیار کا تانا بانا چُن کر

تیرا عکس نظر میں رکھ کر
تنہائی میں آہیں بھر کر

چاروں جانب گھور اندھیرا
سونا سونا گھر ہے میرا

پھر تیری تصویر اٹھائی
رورور کر آواز لگائی

بے شک بولو یا نہ بولو
آجاؤ یہ چار توے لو

جانے کیوں تم روٹھ گئے ہو

جانے کیا کیا سوچ رہے ہو

ڈھونڈ رہا ہوں بستی بستی

گلشن گلشن وادی وادی

تھیرے بنا خواب ادھورے

دن بھی ہوں گے کیسے پورے

اختر آؤ پاس بھٹاؤں

دل کا گہرا زخم دکھاؤں

بے شک بولو یا نہ بولو

آجاؤ یہ چار تو لے لو

8/93

یہ دورِ بربریت ہم پر عذاب ہے
اندھی عدالتیں ہیں تو پھرے ہیں تاجِ فخر

لاضغل

ہمارے پاس بھی آؤ تو کوئی بات بنے
 ہمیں گلے سے لگاؤ تو کوئی بات بنے
 گھری ہوئی ہے اندھیرے میں زندگی کی سحر
 نقاب رخ سے ہٹاؤ تو کوئی بات بنے
 سنا ہے پھول پرستے ہیں سُرخ ہونٹوں سے
 یہ "معجزہ" بھی دکھاؤ تو کوئی بات بنے
 بڑے حسین ہیں جلوے تمہاری آنکھوں میں
 نظرِ نظر سے ملاؤ تو کوئی بات بنے
 طویل شب ہے صُراحی سنبھال کر رکھ لو
 ٹھہر ٹھہر کے پلاؤ تو کوئی بات بنے
 ہیک اٹھے میرا آنگن بہارِ رقص کرے
 کچھ ایسے جھوم کے آؤ تو کوئی بات بنے
 تمہارے ہجر میں تڑپا ہے عمر بھرا ختر
 سہارا دے کے اٹھاؤ تو کوئی بات بنے

T	W	T	F	S	S	M	T	W	T	F	S	S	M	T	W	T	F	S	S	M	T	W	T	F	S	S	M	T	W
1	2	3	4	5	6	7	8	9	10	11	12	13	14	15	16	17	18	19	20	21	22	23	24	25	26	27	28	29	30

غزل

اُونچے پریت سے اُتر اہل صفا بھی دیکھ لے

آج اپنے شہر میں اک دل جلا بھی دیکھ لے
تجھ کو کیا تاریلیوں سے، تیرے گھر فالوس ہیں

جو سدا کر جل رہا ہے وہ دیا بھی دیکھ لے
قتل کا الزام مجھ پر، یہ سراسر ظلم ہے

خون سے بھیگی ہوئی اپنی قبا بھی دیکھ لے
کل سر بازار تیرا چھوڑ کر جانا مجھے

صبر میرا دیکھ لے اپنی ادا بھی دیکھ لے
پیار میری طرح کوئی تم کو کر سکتا نہیں

آشنا کو چھوڑ کر نا آشنا بھی دیکھ لے
صرتے دم تک میں تمہارے واسطے جیتا رہا

دیکھ لے میری وفا، اپنی جفا بھی دیکھ لے
نہر ہے ویران، دل پریشاں، نیند بھی آتی نہیں

آ کے میری زندگی کا رت جگا بھی دیکھ لے
جل لیا ہے اُشیاں بھی لٹ چکا ہے کارواں

تُو نے مجھشی ہے مجھ کو وہ سزا بھی دیکھ لے

کچھ نہیں نکلے گا اختر تیری چاہت کے سوا

دل کو میرے جسم سے کر کے جُدا بھی دیکھ لے

غزل

روشن ہے عکس آج بھی اس ماہ تاب کا
اُترا تھا میری روح میں جلوہ شباب کا
وہ لمحہ یاد ہے مجھے کیف و سرور کا
چھلکا تھا میرے ہاتھ سے ساغر شراب کا
اُن کی ادائیں میری نگاہوں میں بس گئیں
آغاز تھا یہ پیار کی پہلی کتاب کا
بے رنگ ہو گیا تھا وہ اُڑتی دھول سے
شبم پڑی تو دُھل گیا چہرہ گلاب کا
آنکھیں تھیں جیسے جھیل میں بہتے ہوئے کنول
چرچا تھا سارے شہر میں اُس لاجواب کا
بڑھنے لگا پھر اُن کی جفاؤں کا سلسلہ
ہر تار ٹوٹنے لگا میرے رُباب کا
گھبرا کے میں نے عشق کی ہر راہ چھوڑ دی
منظر جو دیکھا سیخ پر جلتے کباب کا
گذری ہوئی بہار کی باتوں کو بھول جا
اختر اب آگیا ہے موسم خضاب کا

غزل

چھوڑ کر جاؤ گے مجھ کو تو میں سر جاؤں گا

تیری خوشبو ہوں فضاؤں میں بکھر جاؤں گا

کوئی شکوہ نہ گلہ، کوئی نہیں رنج و الم

میں تو پتھر ہوں تہہ آب اتر جاؤں گا

بند غنچہ ہوں کسی اُجڑے چمن کا میں بھی

جب بھی آؤں گا تیرے پاس نکھر جاؤں گا

بد مزاج میں نہ کروں گا کبھی محفل تیری

اجنبی بن کے تیرے در سے گزر جاؤں گا

سے یقین پیار میرا رنگ دکھائے گا کبھی

میں تیری مست نگاہوں سے سنور جاؤں گا

میں تو سایہ ہوں تیرا تجھ کو خبر ہے کہ نہیں

جس طرف جائے گا تو میں بھی اُدھر جاؤں گا

جب کبھی ہوں گے وہ برہم تو یہ سن لو آخر

زخمی پینچھی کی طرح ٹوٹ کے گر جاؤں گا

T	F	S	S	M	T	W	T	F	S	S	M	T	W	T	F	S	S	M	T	W	T	F	S	S	M	T	W	T	F	S
1	2	3	4	5	6	7	8	9	10	11	12	13	14	15	16	17	18	19	20	21	22	23	24	25	26	27	28	29	30	31

غزل

آج اشکوں کی پھر روانی ہے
دورِ حاضر کی مہربانی ہے
سانس لینا بھی جن کا مشکل ہے
ان کے غم کی یہ ترجمانی ہے
ظلم پہنا ٹرپ کے مرجانا
یہ روایت بڑی پُرانی ہے
دورِ ظلمت ہو یا کہ مقتل ہو
بات میں نے کھری سُنانی ہے
جن کے جھگڑوں سے پس رہے ہیں لوگ
ایک راجہ ہے ایک رانی ہے
یک رہے ہیں ضمیر لوگوں کے
زرِ پرستوں کی شادمانی ہے
پاؤں تلے ہیں پیٹ خالی ہے
یہ غریبوں کی اک کہانی ہے
کیسے بیچوں میں بوڑھے برگد کو
میرے بابا کی یہ نشانی ہے
چھوڑ کر گھر نکل چلو اختر
یہ وڈیروں کی راجدھانی ہے



غزل

شب کے سنائے میں سا جن یاد تیری جب آتی ہے

بھینی بھینی خوشبو سارے آنگن میں بھر جاتی ہے

میں جب تیری پیاری باتیں اپنے دل سے کرتا ہوں

چاندنی بن کر تیری صورت آنکھوں میں لہراتی ہے

مد ہوشی میں آنجل تیرا جب بھی میں سرکاتا ہوں

زلف سنہری سامنے آکر لہرائی بل کھاتی ہے

کرتا ہوں فریادیں رو کر جب تم پاس نہیں ہوتے

جیسے زخمی کوئل بن میں گیت دکھوں کے گاتی ہے

کمرے میں تصویر تیری جب میری آپس سنتی ہے

چپکے چپکے آکر میرے سینے سے لگ جاتی ہے

میں ہوتا اک تم ہوتے پھولوں کی مہک مچلتی تھی

اب یہ ظالم تنہائی وہ لمحے یاد دلاتی ہے

مدت سے ویران پڑا ہے اب تو گھر تم آ جاؤ

کاجل والی آنکھ تمہاری میرے دل کو بھاتی ہے

رنج و آلم کے مدد سے سہہ کراختریہ اعزاز ملا

نغم کے آنسو جب گرتے ہیں ایک غزل ہو جاتی ہے

گزل

زنگ لگتا جا رہا ہے آج کل ایمان کو
 جرم انسان خود کرے الزام دے شیطان کو
 کس قدر خود غرض ہے مخلوق میرے شہر کی
 وعلیکم کوئی بھی کہتا نہیں انجان کو
 خاک میں صیّت دبا کر جب چلے جاتے ہیں لوگ
 قبر سینے سے لگا لیتی ہے اس انسان کو
 اشک ناداروں کے اک دن ٹوٹ کر برس گئے جب
 کون روکے گا بتاؤ اس بڑے طوفان کو
 دیکھ حالت آج کے اس دور میں انصاف کی
 قتل ذر داری کرے پھانسی ملے دربان کو
 جگمگاتے ہی رہیں گے وہ ستارے تا ابد
 حق کی خاطر پیش جو کرتے ہیں اپنی جان کو
 ہر قدم پر ذلتیں ملتی ہیں اختر اس لیے
 طاقتوں میں بند کر کے رکھ دیا قرآن کو

غزل

کبھی تو ہم بھی گلوں کی بہار دیکھیں گے

نہ مل سکیں گی بہار میں تو خار دیکھیں گے

کھلیں گے پھول سہانی رتیں بھی آئیں گی

صیرے چمن کو میرے غم گسار دیکھیں گے

پڑھے گی جب بھی یہ دنیا ہمارے افسانے

ورق ورق پہ لہو کا نکھار دیکھیں گے

قلم کی نوک سے پیروں کا بت خداؤں کے

تماشہ اہل نظر بار بار دیکھیں گے

لرز اٹھے گا سمندر چٹائیں ٹوٹیں گی

یہ معرکے بھی صیرے جا نثار دیکھیں گے

کٹیں گے سرکٹی زندہ جلانے جائیں گے

زمانے والے یہی کاروبار دیکھیں گے

گریں گی بجلیاں جب ظالموں کے مسکن پر

تو شیش ناگوں کے جلتے دیار دیکھیں گے

سناؤں کس کو یہاں دایستان غم اختر

جسے بھی دیکھیں گے ہم اشک بار دیکھیں گے

کبھی تو ہم بھی گلوں کی بہار دیکھیں گے
نہ مل سکیں گی بہارِ تل تو خار دیکھیں گے

کھلیں گے پھول سُہانی رُتیں بھی آئیں گی
صیرے چین کو صیرے غم گسار دیکھیں گے

پڑھے گی جب بھی یہ دُنیا ہمارے افسانے
ورق ورق پہ لہو کا نکھار دیکھیں گے

قلم کی نوک سے پیروں گا بیت خداؤں کے
تماشہ اہل نظر بار بار دیکھیں گے

لرز اٹھے گا سہمند چٹائیں لوٹیں گی

یہ شعر کے بھی صیرے جانشار دیکھیں گے

کیٹیں گے سرکشی زندہ جلائے جائیں گے

زمنے والے یہی کاروبار دیکھیں گے

گریں گی بجلیاں جب ظالموں کے مسکن پر

تو شیش ناگوں کے جلتے دیار دیکھیں گے
سناؤں کس کو یہاں دایستانِ غم اختر
جسے بھی دیکھیں گے رہمِ اشکِ بار دیکھیں گے

غزل

کبھی تو ہم بھی گلوں کی بہار دیکھیں گے
 نہ مل سکیں گی بہاریں تو خار دیکھیں گے
 کھلیں گے پھول سہانی ریش بھی آئیں گی
 صیرے چمن کو صیرے غم گسار دیکھیں گے
 پڑھے گی جب بھی یہ دنیا ہمارے افسانے
 ورق ورق پہ لہو کا نکھار دیکھیں گے
 قلم کی نوک سے چیروں کا بُت خداؤں کے
 تماشا اہل نظر بار بار دیکھیں گے
 لرز اٹھے گا سمندر چٹائیں ٹوٹیں گی
 یہ معرکے بھی صیرے جانثار دیکھیں گے
 کٹیں گے سرکٹی زندہ جلائے جائیں گے
 زمانے والے یہی کاروبار دیکھیں گے
 گریں گی بجلیاں جب ظالموں کے مسکن پر
 توشیش ناگوں کے جلتے دیار دیکھیں گے
 سناؤں کس کو یہاں دایمان غم اختر
 جسے بھی دیکھیں گے ہم اشک بار دیکھیں گے

غزل

کوئی نغمہ خوار نہیں ہے نہ کوئی بھائی ہے
ایسے ویرانے میں تقدیر اٹھا لائی ہے
دل سے اٹھتا ہے دھواں سانس بھی لینا مشکل
شبِ فرقت ہے تیری یاد ہے تنہائی ہے
لاش زندہ ہوں خطاؤں کا ہے بادل سر پر
نہ کوئی دادِ سخن ہے نہ پذیرائی ہے
درد مندوں کی صدا میں تو کوئی سنتا ہی نہیں
جس طرف دیکھا ہر اک شخص تماشا ہے
اُن کی نظریں ہیں ادھر میری نگاہیں ہیں ادھر
کون بتلائے گا یہ کیسی شناسائی ہے
شکوہ کس منہ سے کروں جا کے خدا سے لوگو
میں نے اپنے ہی گناہوں کی سزا پائی ہے
ذکر جس بزم میں ہوتا ہے تمہارا اختر
لوگ کہتے ہیں وہ پاگل ہے سودا ہے

غزل

ساتھ رہتے ہیں مگر اُن سے جدا رہتے ہیں
یہ الگ بات کہ وہ پھر بھی خفا رہتے ہیں

میری بستی میں تو بس ایک خدا رہتا ہے
تیری بستی میں بتا کتنے خدا رہتے ہیں

شدتِ پیاس بھی ہے موت کے سائے بھی ہیں
ہم وہ مظلوم ہیں جو دشت و بلا رہتے ہیں

ٹوٹ جاتے ہیں فضاؤں میں بگولوں کی طرح
ہم تو صدیوں سے سرِ دوشِ قضا رہتے ہیں

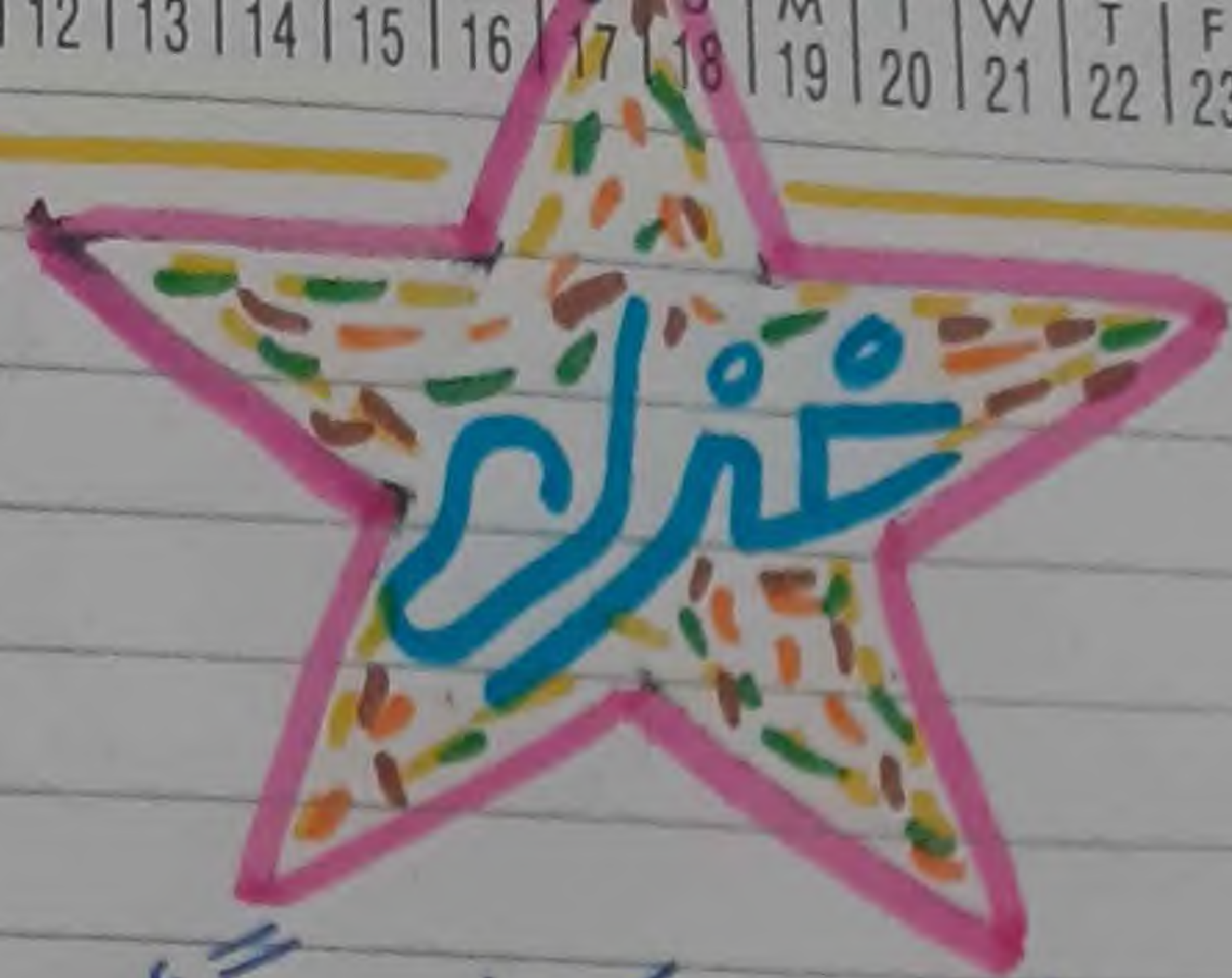
نہ کوئی صُٹے ہے نہ ساغر نہ کوئی جوشِ جنوں

ہم ہیں تصویرِ و فائین کے دُعا و پتے ہیں

زخمِ سینے کا صلہ یہ تو ملا ہے ہم کو

آنکھیں پر غم ہیں تو کیا رنگِ حنا رہتے ہیں

حالِ بد جن کے لیے تُو نے کیا ہے اختر
وہ تو گھرا اپنے لبِ دناز و ادا رہتے ہیں



ہر طرف بکھری ہوئی میری کہانی رہ گئی
زخم سہنے کے لیے میری جوانی رہ گئی
جو بھی رہبر بن کے آیا لوٹ کر چلتا بنا
بھوک پیاسی بھیک منگتی راجدھانی رہ گئی
آدھا گھر تو لٹ چکا ہے آدھا گھر ویران ہے
ایک ٹوپی میرے بابا کی نشانی رہ گئی
خیشنوں میں گم ہیں میرے نوجوان اس دیس کے
بال سر کے بڑھ گئے ہیں گت لگانی رہ گئی
باپ بیٹا بہن بھائی برس پیکار ہیں
صٹ گئیں ساری وفائیں بدگمانی رہ گئی
بھاری بستوں کو اٹھا کر جاتے ہیں بچے سکول
ہے کیاں پڑھنا پڑھانا مار کھانی رہ گئی
قرب بجلی نے لگائی میرے کاروبار پر
کارخانے کی بجائے کارخانہ رہ گئی

نفرتوں کی آگ کے طوفان ہیں ہر موڑ پر
 نہر میں ڈوبی ہوئی شعلہ بیانی رہ گئی
 سکھا شاہی نے میری غربت کو ننگا کر دیا
 بڑھ گئی آٹے کی قیمت گھاس کھانی رہ گئی
 خونِ مسلم بہہ رہا ہے ہند میں کشمیر میں
 ہوسکا کچھ بھی نہ ہم سے نوحہ خوانی رہ گئی
 سُرخ فیتے کی ہے شاہی، افسروں کی عید ہے
 آج کے اس دور میں رشوت ستانی رہ گئی
 کوئی بھی شے مل نہیں سکتی ملاوٹ کے بغیر
 ہر بشر کے دل میں اختر ہے ایمانی رہ گئی

دل کی باتیں دل میں رکھ اختر کسی کو نہ بتا
 صاف ستھر ا فو بصورت راز داں کوئی نہیں

مَعْرِفَت

وہ بلائیں گر تو جانا چاہیے
پیار اُن کا آزمانا چاہیے

صبح کا بھولا جو آئے شام کو
اپنے پہلو میں بٹھانا چاہیے

شوق پھولوں کا سبھی کرتے ہیں لوگ
پیار کانٹوں سے نبھانا چاہیے

جو تڑپ کر جی رہے ہیں دیس میں
بارِ غم اُن کا اٹھانا چاہیے

درد مندوں کو سہلالتا دیکھ کر
اپنے دل کو بھی جلانا چاہیے

غیب جوئی دوستو اچھی نہیں

راز ہر ایک کا چھپانا چاہیے

آفت کا سفر درپیش ہے

زادِ راہ کچھ تو پہچانا چاہیے

مُسکراؤ گیت گاؤ جُھوم کر

دل کا ہر اک غم مٹانا چاہیے

روشنی قدرت کا اک انعام ہے

چاند بن کر جگمگانا چاہیے

مے گرا دو جام سارے توڑ دو

بن پئے ہی ڈگمگانا چاہیے

قرب مولا کا اگر درکار ہے

راہ حق میں سر جھکانا چاہیے

✓ نفرتیں انسان سے اختر نہ کر
سب کو سینے سے لگانا چاہیے

✓ لہبرائے میں نے عشق کی ہر راہ چھوڑ دی

منظر جو دیکھا سیخ پر چلتے کباب کا





ہم جی رہے ہیں ٹوٹے سپہاروں کے ساتھ ساتھ
روتے رہیں گے درد کے ماروں کے ساتھ ساتھ
طوفان بھڑک رہے ہیں زمانے میں ہر جگہ
ہم بھی چلے چلیں گے شراروں کے ساتھ ساتھ
دریا میں جوش اور ہیں موجیں بھی تیز تند
جانا ہے ہم نے پھر بھی کناروں کے ساتھ ساتھ
شریت کا پھول بن کے نباہ کر رہا ہوں میں
سہمی ہوئی اداس سپہاروں کے ساتھ ساتھ
جلتا رہا بدن کہیں سایہ نہ مل سکا
کانٹے اُگے ہوئے ہیں دیواروں کے ساتھ ساتھ
گذری ہے جو بھی اختر وہ تو لُذری
اب زندگی ہے شعلہ نگاروں کے ساتھ ساتھ

T	F	S	S	M	T	W	T	F	S	S	M	T	W	T	F	S	S	M	T	W	T	F	S							
1	2	3	4	5	6	7	8	9	10	11	12	13	14	15	16	17	18	19	20	21	22	23	24	25	26	27	28	29	30	31

غزل

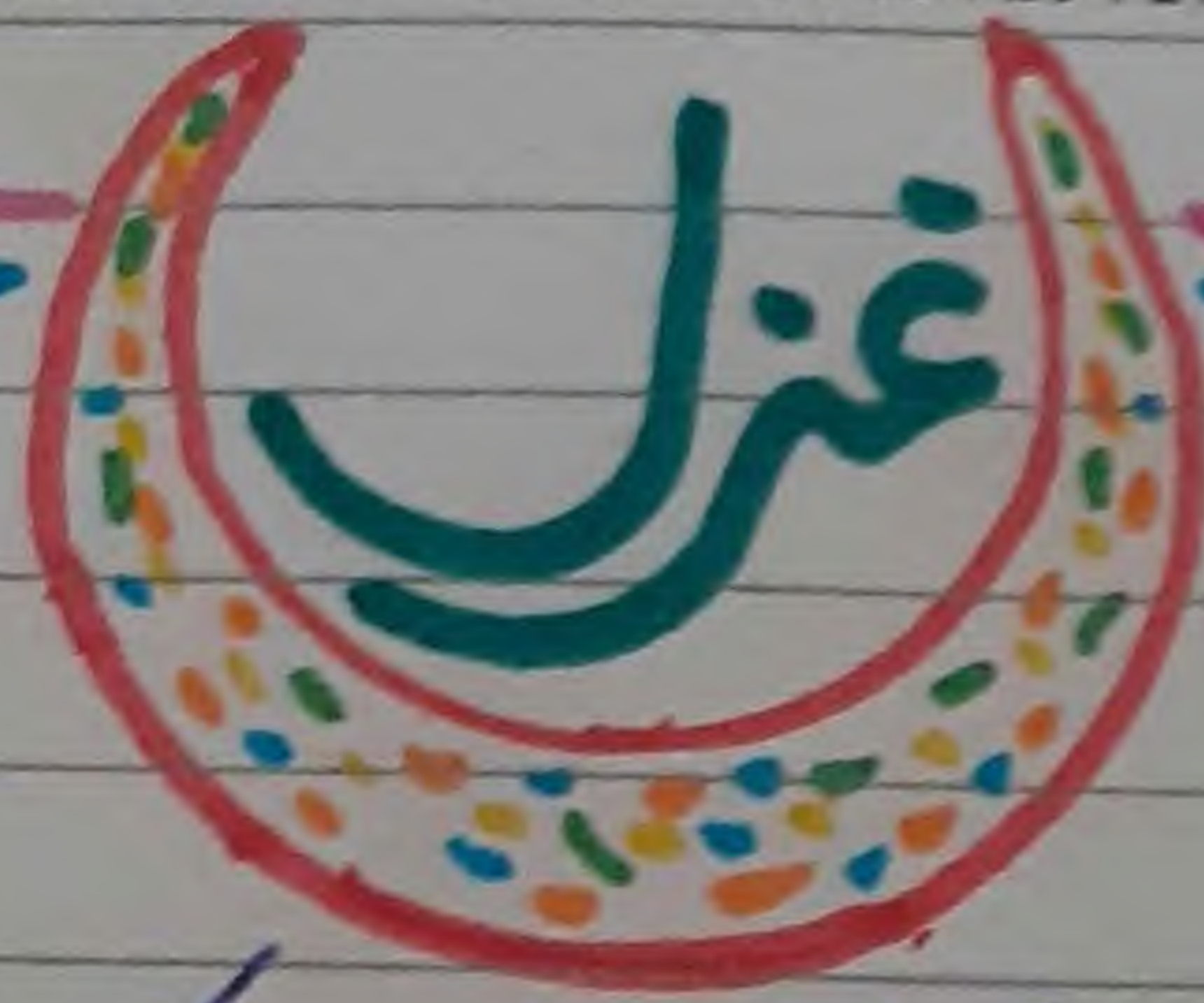
نہ گھر ہے نہ کوئی در ہے نہ کوئی بات بستی ہے
 میں خالی جیب ریتا ہوں یہ میری تنگ دستی ہے
 بڑے صدقات ہیں دل پر اندھیرے چار جانب ہیں
 اسے افسانہ صفت سمجھو یہ میری آپ بستی ہے
 ہماری خستہ حالی ناتوانی کا یہ عالم ہے
 ہوا بھی جس طرف چاہے اٹھا کر پھینک دیتی ہے
 حرم ہو یا کلیسا ہو جہاں بھی میں پہنچتا ہوں
 میرے کردار کی تصویر میرے ساتھ رہتی ہے
 میں گھبرا یا نہیں کرتا حوادث کے تھپیڑوں سے
 میری تو ناخداؤں سے ہمیشہ جنگ رہتی ہے
 میں سچی بات کرتا ہوں بھری محفل میں اٹھ اٹھ کر
 مگر پھر بھی مجھے یارو یہ دنیا جھوٹا کہتی ہے
 بدن کا خون بھی اپنا ہوا ہے اس طرح غائب
 کہ جیسے پھول کا رس کوئی سبلی چوس لیتی ہے
 بُرائی دل میں آجائے تو مجھ جاتی ہیں قندیلیں
 وہ منظر دیکھ کر اختر میری روح کانپ اٹھتی ہے

غزل

البتہ ہے اے ستم گر بات اک کہنے تو دو
اپنی محفل میں مجھے تم دو گھڑی رہنے تو دو
رنگ بھردوں گا لہو سے میں تیری تصویر میں
سُرخ آنسو میری آنکھوں سے ذرا بہنے تو دو
تیرا آب تر چھی نظر کے نہ چلاؤ بار بار
زخم جو پہلے ہیں دل پر وہ ذرا بھرنے تو دو
میری بربادیوں کا اندازہ تجھے ہو جائے گا
گرنا، اٹھنا، دیکھ لینا دو قدم چلنے تو دو
آگ کے شعلے بلند جس روز بھی ہو جائیں گے
دیکھنا آکر تماشہ گھر میرا چلنے تو دو
ایسٹما دفن کیوں کرنے لگے بنو جیتے جی

گورکن کو روک لو پہلے مجھے مرنے تو دو
انتہا اختر یہی ہوگی ہمارے پیار کی
رُخ تمہاری سمت ہوگا دار پر چڑھنے تو دو

(مشاعرہ اسلامیہ ہائی سکول 15/12/89)



اُن کے در پر جاؤں گا میں بات کرنے کے لیے
 یا چلا جاؤں گا صحراؤں میں مرنے کے لیے
 خاک کر ڈالا میرا گھر دوستی کے روپ میں
 رہ گئی ہے ایک ہی دیوار گرنے کے لیے
 پھول ہوں اُجڑے چمن کاکٹ چکا ہوں شاخ سے
 جارہا ہوں اُن کی ٹھوکر سے بکھرنے کے لیے
 کھینچ دیں میں نے وفاؤں کی لکیریں ہاتھ پر
 کوئی تو آئے گا اس میں رنگ بھرنے کیلئے
 پیار دریاؤں کا دیکھو کس قدر دلشاد ہیں
 دوڑے جاتے ہیں سمندر میں اُترنے کے لیے
 یوں تو میں بھی لکھ جیتی بیٹے کا والد ہوں مگر
 ٹھوکریں کھاتا ہوں اپنا پیٹ بھرنے کے لیے
 ہو گئی تقسیم ہر اک چیز کائنات کی
 رہ گیا ہے ایک اختر صبر کرنے کے لیے

غزل

دل کی دھڑکن ہے پریشان خدا خیر کرے
 جل رہے ہیں میرے ارمان خدا خیر کرے
 بے رخی کا میں گلہ کیسے کروں غیروں سے
 آج اپنے بھی ہیں انجان خدا خیر کرے
 توج لیتے ہیں غریبوں کے بدن دولت سے
 کتنے ظالم ہیں یہ دھن وان خدا خیر کرے
 تجھے زمانے میں فلک بوس نشیمن جن کے
 چاک ہیں ان کے گریبان خدا خیر کرے
 سانس لینا بھی ہے دشوار کوئی جائے کہاں
 درّے درّے میں ہیں طوفان خدا خیر کرے
 دیکھ کر میرے گناہوں کے نشان پھرے پر
 روکے گا مجھے رضوان خدا خیر کرے
 صور پھونکے گا فلک سے جو بھی اسرافیل
 خاک ہو جائیں گے انسان خدا خیر کرے
 زخم دیتے ہیں وفاؤں کے صلے میں افتر
 کیسے کیسے ہیں مسلمان خدا خیر کرے



خداوند بتائے جہاں کو کس طرح بدلیں
 سستم گر کے سستم کی دایستیاں کو کس طرح بدلیں
 بدن جلنے لگے ہیں آفتابی تیز شعلوں سے
 کڑکتی دھوپ میں اپنے مکاں کو کس طرح بدلیں
 یہ کیسے سُرخ بادل چھا رہے ہیں سارے دھرتی پر
 لہو برسانے والے آسماں کو کس طرح بدلیں
 نہ سر بدلیں نہ در بدلیں نہ یہ بدلیں نہ وہ بدلیں
 تو پھر ہم بد کلاموں کی زباں کو کس طرح بدلیں
 لگائے ہیں جو خنجر سے تیرے بندوں نے بندوں پر
 بتاؤں گے ہرے زخموں کے نشاں کو کس طرح بدلیں
 بھلس کر گر رہے ہیں پھول اختر میری وادی کے
 چمن کے گوشے گوشے سے فزاں کو کس طرح بدلیں

غزل

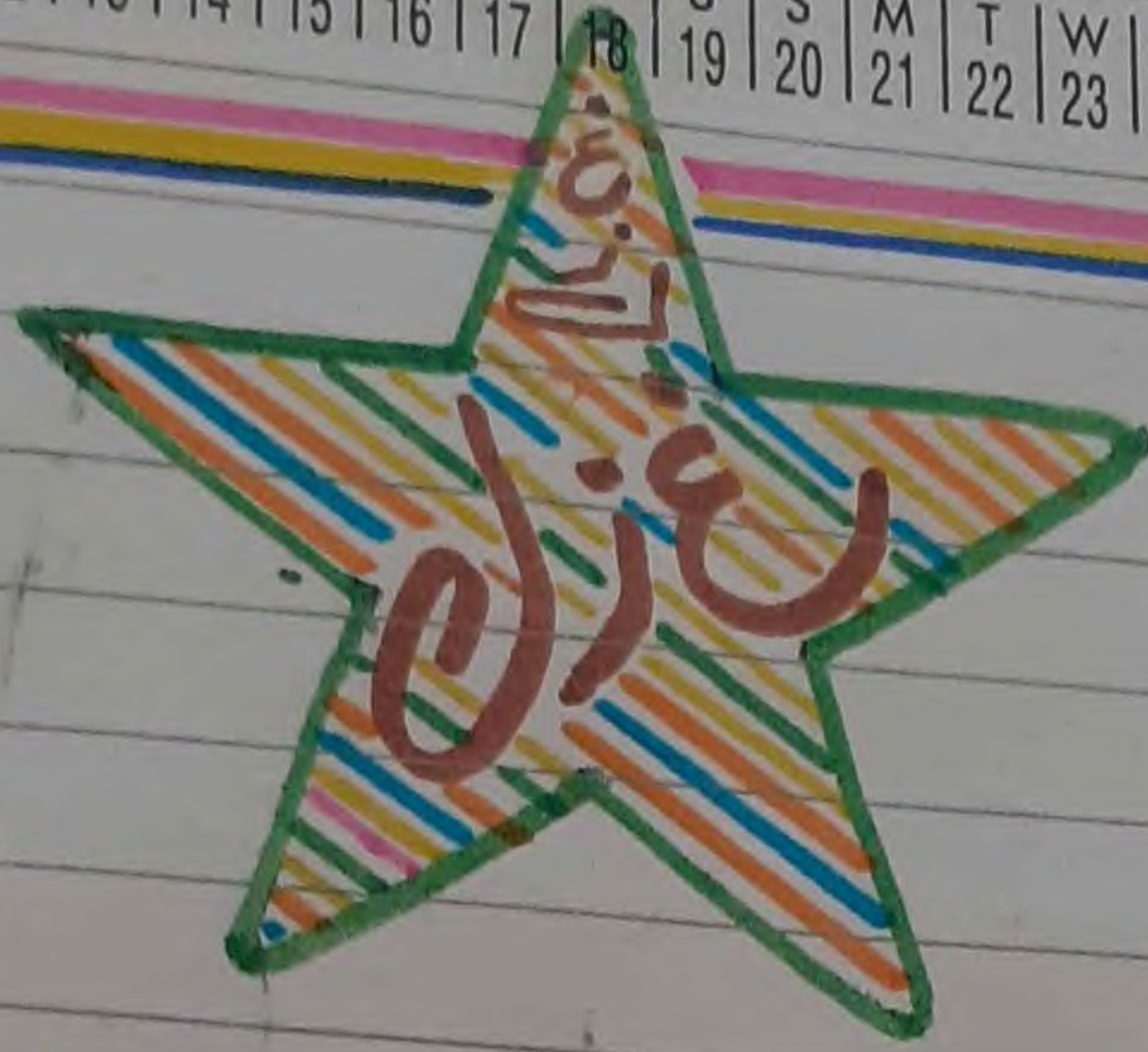
ہر دم آہیں بھرتے رہنا اچھا لگتا ہے
 دل والوں کو بے دل کہنا اچھا لگتا ہے
 جان کے دشمن بن جائیں جب شہر کے سارے لوگ
 جنگل میں پھر چھپ کر رہنا اچھا لگتا ہے
 نفرت کے جب شعلے بھڑکیں آنکھیں بند رکھو
 جلتے رہنا کچھ نہ کہنا اچھا لگتا ہے
 گھر بھی اُجڑے رشتہ ٹوٹے، ہونٹوں پر ہو پیرہ
 سِلک سِلک کر غم کا سینا اچھا لگتا ہے
 گلشن میں جب چاروں جانب بھول نظر نہ آئیں
 اشکوں کا پھر بار بار پرونا اچھا لگتا ہے
 شب کے ستارے میں جب بھی چیمخوں کی آواز سُنو
 چپکے چپکے بیٹھ کے رونا اچھا لگتا ہے
 میں ہوں برف کی صورت یارو نہ کوئی رنگ نہ روپ
 پگھل پگھل کر جینا مرنا اچھا لگتا ہے
 قوم کے رہبر بن جائیں جب ڈاکو چور لُٹیرے
 افسر خون کے آنسو پینا اچھا لگتا ہے



بیٹھایوں راہِ گندہ پہ نگارِ خدا کی آس
 دروازہ بند ہوشیہر کا آجانا میرے پاس
 عکسہ اگر کرو گے تو کٹ جائے گی ترباں
 جلاد سامنے ہے ستم گر ہے آس پاس
 جو بھی کما یا دھوپ میں بچوں کے واسطے
 ظالم اٹھا کے لے گیا میرے گھر کی راس
 تختِ جگرِ غریب کے خراکارے گئے
 چھایا ہوا ہے سارے گھروں پر ملال و یاس
 گلشن لرز رہا ہے خزاؤں کے خون سے
 خمرے کی آنکھ بند ہے بیل بھی ہے اداس
 حرص و ہوس کی آگ سے برساتِ جل گئی
 دریا بھی تشنہ لب ہے کیسے تجھے کی پیال
 پینے لگا ہے انساں، انسان کا لہو
 ہر اک بشر سے خون کی آنے لگی ہے باس
 اختر اچھل رہی ہیں شریفوں کی پٹریاں
 طوفان کی لپیٹ میں اڑتی ہے جیسے کھاس

عذرا

آئے تو نہیں وعدے کئی بار کیئے ہیں
 ہم تلخی حالات میں فرم کر کے بیٹے ہیں
 وہ جس کے تصور سے لرز جاتی ہے دُتیا
 وہ جاگاہو ہم نے کئی بار --- پیٹے ہیں
 سہ سہ کے ستم اُن کے ہنر سیکھ لیا ہے
 دل پر جو لگے زخم رفو ہم نے کیے ہیں
 باغوں کے پرندے ہیں مگر اڑ نہیں سکتے
 شاید کسی عقاب نے پر نوج لیے ہیں
 اس دورِ تباہ حال میں جو بچھ گئے یارو
 اختر وہ میرے شہرِ غریباں کے دیٹے ہیں
 جن کے لیے اک تاج محل دل میں بنایا
 راہوں میں وہی لوگ ہمیں چھوڑ گئے ہیں
 گھر بار اُجڑ جانے کی کیوں بات نہیں کرتے
 اے دیدہ ترکس نے ترے ہونٹ سیٹے ہیں
 اختریہ تیری شاکِ نرالی ہے عجب ہے
 کچھ چہرے پُرانے ہیں تو کچھ چہرے نئے ہیں



میں غریب تر نہ کوئی شجر نہ خزاں ہوں میں نہ بہار چوں
نہ کوئی شجر نہ کوئی شجر نہ کسی چمن کا نکھار چوں

جسے آندھیوں نے اڑا دیا جسے ظلمتوں نے مٹا دیا
نہ کوئی صدا نہ کوئی دعا میں مجھے دلوں کا مزار چوں

نہ وصال شب کی مجھے خبر نہ کوئی رفیق ہے ہمسفر
نہ کسی نظر میں ہوں بے وفا نہ کسی نظر کا قرار چوں

نہ کسی سحر سے ہوں آشنا نہ فراقِ شب کا ہے سلسلہ
کوئی جانتا بھی نہیں مجھے نہ ہی میں کسی پہ نثار چوں
کوئی ڈر گیا کوئی مر گیا کوئی گھر لٹا کے اجڑ گیا

جہاں رہنروں کے ہیں کارواں میں اسی نگر کی پکار چوں

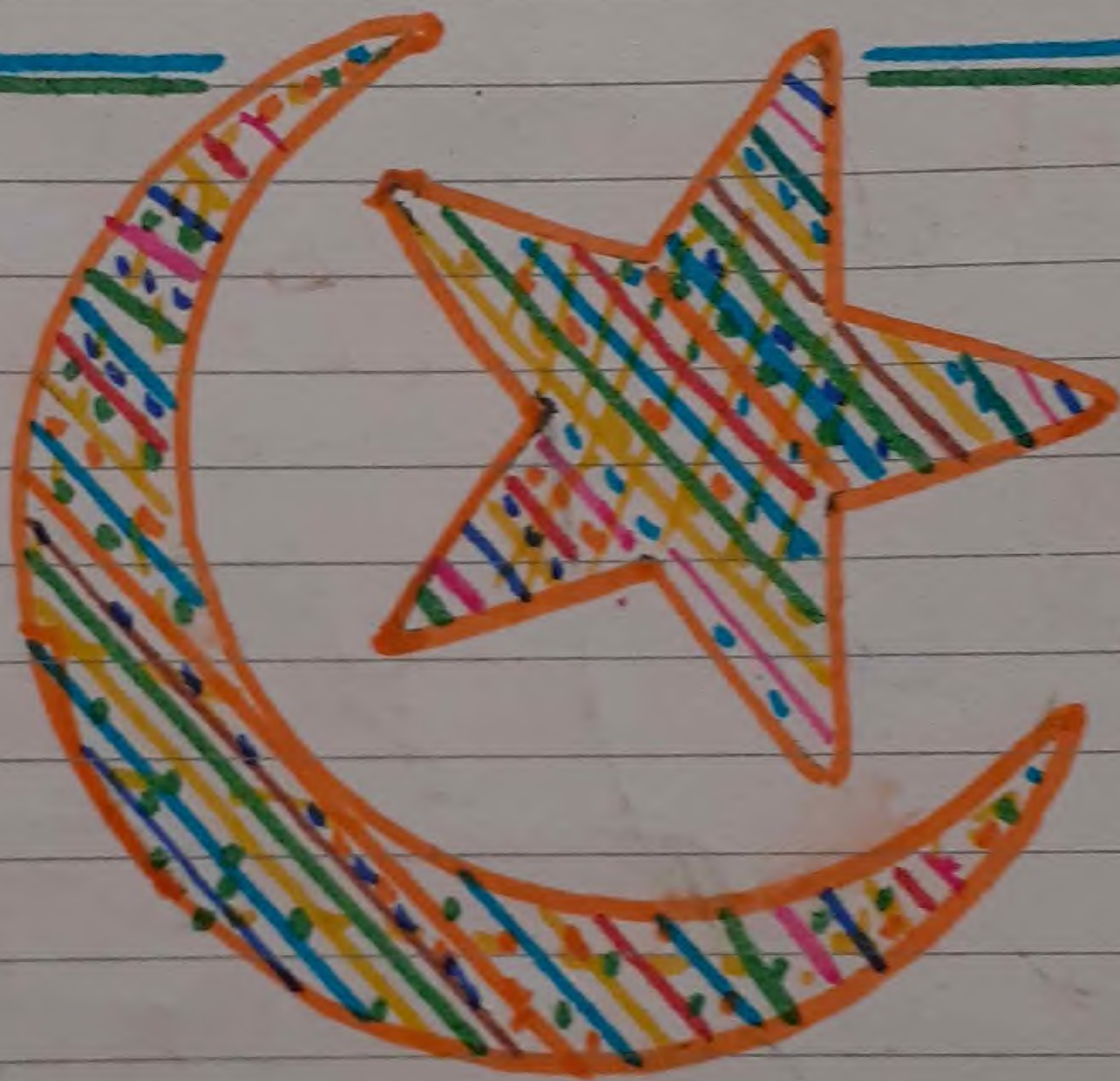
نہ کوئی ہے اختر جانِ جاں نہ کوئی کرن نہ کوئی جہاں
نہ کوئی نشانِ وجود ہے نہ میں راگھ ہوں نہ غبار چوں



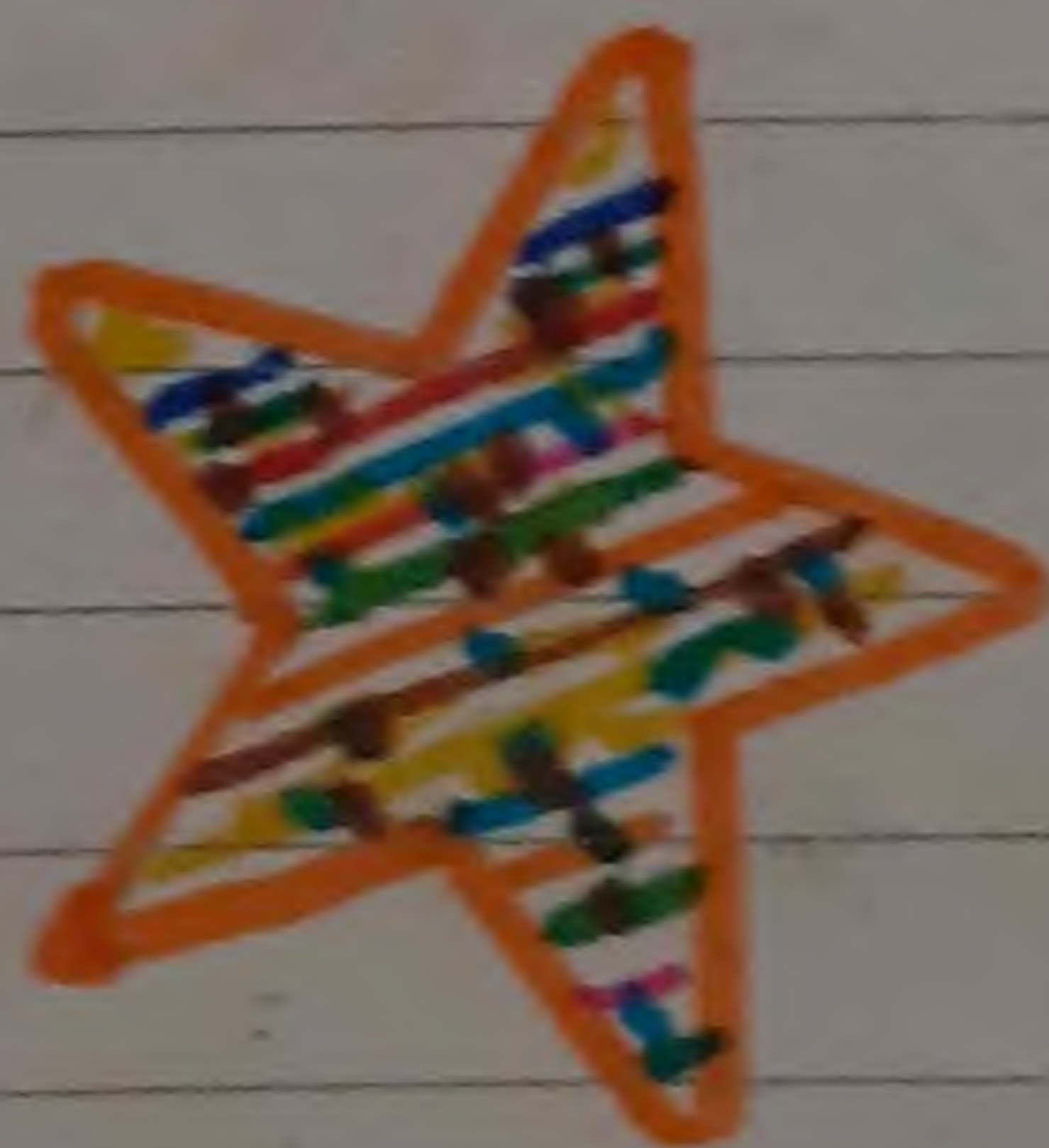
یہ رت جگے یہ موت کے سامان دیکھ کر
 آنے لگا ہے یاد پھر گزرا ہوا۔۔۔ سفر
 نفرت کی آندھیوں نے بُرا حال کر دیا
 یہ کون تھے جن کے اُجاڑے گئے ہیں گھر
 ہر سمت قتل و غارت دہشت گروں کا راج
 بچنے کی کوئی شکل بھی آتی نہیں نظر
 ہر شاخ قتل ہوتی ہے خنجر کی نوک سے
 ڈوبی ہوئی لہو میں نکلتی ہے اب سحر
 اب تو ستم گروں نے بہاریں بھی چھین لیں
 جلنے لگا ہے آگ میں پھولوں بھرا نگر
 مسجد میں کس کی لاشیں پڑی ہیں ادھر ادھر
 چھلنی بدن ہیں جن کے کچلے ہوئے ہیں سر
 سایہ فلن رہا جو زمانے کے واسطے
 گرنے لگا ہے خوف سے برگد وہ شجر

T	W	T	F	S	S	M	T	W	T	F	S	S	M	T	W	T	F	S	S	M	T	W	T	F	S	S	M	T	W
1	2	3	4	5	6	7	8	9	10	11	12	13	14	15	16	17	18	19	20	21	22	23	24	25	26	27	28	29	30

یہ دورِ بربریت ہم پر عذاب ہے
اندھی عدالتیں ہیں تو بہرے ہیں تاج و ر
اخترجیں جھکا کر پھر التجا کریں
کردے خدا ہماری خطاؤں سے درگزر



ہر قدم پر ذلتیں ملتی ہیں اخترا اس لیے
طاقتوں میں بند کر کے رکھ دیا قرآن کو



فقر

دنیا سمٹ نہ جائے یہی سوچ رہا ہوں
گھر بار لٹ نہ جائے یہی سوچ رہا ہوں
انسانیت کے سائے وحشت میں ڈھل رہے ہیں
دھرتی اُلٹ نہ جائے یہی سوچ رہا ہوں
پتھر پگھل رہے ہیں شعلوں کی زد میں آکر
سورج بھی پھٹ نہ جائے یہی سوچ رہا ہوں
یہ تخت و تاج اور یہ رنگین مخفلیں
ہر چیز مٹ نہ جائے یہی سوچ رہا ہوں
بربادیوں کے منظر دیکھے گا جب مسیحا
واپس پلٹ نہ جائے یہی سوچ رہا ہوں
یہ بے کسوں کی چینجیس سن لے گا چاند جس دن
منزل سے ہٹ نہ جائے یہی سوچ رہا ہوں
تلوار ظلمتوں کی سر پر چمک رہی ہے
انسان کٹ نہ جائے یہی سوچ رہا ہوں
ہر سمت بہہ رہا ہے مخلوق کا لہو
آخر بھی مٹ نہ جائے یہی سوچ رہا ہوں

خزلے

سکے تو سارے کھوٹے ہیں کوئی کھرا نہیں
 شاید تمہارا واسطہ ان سے --- پڑا نہیں
 انبار دولتوں کے ہیں جن کے گھروں میں آج
 اُن کی ہوس کا پیٹ ابھی تک بھرا نہیں
 کس منہ سے کر رہے ہو بہاروں کے تذکرے
 اب تو کسی شجر کا بھی پتہ --- ہرا نہیں
 مانا کہ میں غریب ہوں خستہ بھی ہوں مگر
 محفل میں میرے قد سے تو کوئی بڑا نہیں
 دل واے جان دیتے ہیں براک مقام پر
 بُزدل تو آج تک کوئی سولی چڑھا نہیں
 اے دوست چل کے آؤں تیرے پاس کس طرح
 بستی میری کا راجہ ابھی تک مرا نہیں
 سمجھے ہر ایک شخص یہی معتبر ہوں میں
 دُنیا میں میرے جیسا کوئی دوسرا نہیں
 اختر کو نفرتوں سے یونہی دیکھتے ہیں لوگ
 واللہ یہ آدمی تو دل کا بُرا نہیں



غزل

چرچا ہے اب چاروں جانب میری ہی بد حالی پر
 ببل خبرے سوچ میں گم ہیں اپنی اپنی ڈالی پر
 پہلے تو وہ نظریں نیچی کر کے آتا جاتا تھا
 اب تو اُس کا سر اُونچا ہے میری خستہ حالی پر
 قہر آلود نگاہوں نے میرا سب کچھ چھین لیا
 میں نے یونہی ماتھ رکھا تھا اُن کے در کی جالی پر
 عادل بن کر بیٹھے ہو تم جو چاہو کر سکتے ہو
 گلشن اُجڑے طوفانوں سے جرم لگا دو مالی پر
 دیکھ کے بربادی کا منتظر دل ٹکڑے ہو جاتا ہے
 بجلی ٹوٹ کے جب گرتی ہے کھیتوں کی ہریالی پر
 میں اشارے پر چلتا ہوں ڈور میری ہے اُن کے ماتھ
 جیسے کوئی پتلی ناچے گھنگھرو باندھ کے تھالی پر
 آج اُٹھا کر لایا ہوں میں جس کا ہے وہ بے جائے
 اختر یہ دل تڑپ رہا تھا شہر کی گندی نالی پر

S	S	M	T	W	T	F	S	S	M	T	W	T	F	S	S	M	T	W	T	F	S	S	M	T	W	T	F	S	S	M
1	2	3	4	5	6	7	8	9	10	11	12	13	14	15	16	17	18	19	20	21	22	23	24	25	26	27	28	29	30	31

غزل

چرچا ہے اب چاروں جانب میری ہی بد حالی پر
 ببل خبرے سوچ میں گم ہیں اپنی اپنی ڈالی پر
 پہلے تو وہ نظریں نیچی کر کے آتا جاتا تھا
 اب تو اُس کا سر اُونچا ہے میری خستہ حالی پر
 قہر اکود نگاہوں نے میرا سب کچھ چھین لیا
 میں نے یونہی ماتھ رکھا تھا اُن کے در کی جالی پر
 عادل بن کر بیٹھے ہو تم جو چاہو کر سکتے ہو
 گلشن اُجڑے طوفانوں سے جرم لگا دو مالی پر
 دیکھ کے بربادی کا منظر دل ٹکڑے ہو جاتا ہے
 بجلی ٹوٹ کے جب گرتی ہے کھیتوں کی ہریالی پر
 میں اشارے پر چلتا ہوں ڈور میری ہے اُن کے ماتھ
 جیسے کوئی پتلی ناچے گھنگھرو باندھ کے تھالی پر
 آج اُٹھا کر لایا ہوں میں جس کا ہے وہ بے جائے
 اختریہ دل تڑپ رہا تھا شہر کی گندی نالی پر

غزل

زندگی کچھ ایسے گزری زخم ہی کھاتا رہا
سنگ برساتا رہا وہ اور میں سے بہتا رہا
میری چاہت دیکھئے اس کی جبین کے واسطے
آسمان سے میں ستارے توڑ کر لاتا رہا
کل سرِ راہ پیار کی نظروں سے جب دیکھا اُسے
رُخ بدل کر چل دیا میں اشک برساتا رہا
اُس کا ہجے بے عرقی کا، تھا فقط میرے لیے
وہ مجھے بے دل کہے میں جانِ دل بہتا رہا
عمر گزری کشمکش میں اس طرح سے دوستو
دُور وہ ہوتا گیا نزدیک میں ہوتا رہا
روٹھ کر جب سے گیا ویران گلشن کر گیا
ساری رنگت اُڑ گئی ہے بانپیں جاتا رہا
غمزدہ وہ بھی ہوا مجھ کو تڑپتا دیکھ کر
اشک اس کی آنکھ سے بھی شام تک بہتا رہا
لوٹ کر آیا وہ گھر چادر میں تھا لیٹا ہوا
بیٹھ کر میں بھی سر ہانے لُٹ کر روتا رہا
ہو گئی آواز بھی گم کھو گیا جانے کہاں
چار جانب روز و شب اختر صدا دیتا رہا

غزل

ٹوٹا ہوا دل میں نے زمانے کو دکھایا
لیکن کوئی غمخوار میرے کام نہ آیا

شکوہ کروں کس کا گلہ کس کا کروں میں
غیروں نے ستایا مجھے اپنوں نے ٹلایا

جس پیڑ کو پالا تھا چودے کے جگر کا
اُس پیڑ کا پھل میٹھا ابھی تک نہیں کھایا

نفرت سے بھری رہتی ہیں اب اُن کی نگاہیں
دل سے جنہیں چاہا جنہیں پہلو میں بٹھایا

ٹھکڑے ہوئے ہاتھوں کو تیش دینے کی خاطر
لوگوں نے میرے گھر کو کئی بار جلایا

اختر میرے اپنوں کی جناؤں کا نہ پوچھو
مرتے بھی نہ دیکھا نہ جنازے کو اٹھایا

T	W	T	F	S	S	M	T	W	T	F	S	S	M	T	W	T	F	S	S	M	T	W	T	F	S	S	M	T	W
1	2	3	4	5	6	7	8	9	10	11	12	13	14	15	16	17	18	19	20	21	22	23	24	25	26	27	28	29	30

غزل

بے رحم زمانے سے وفا مانگ رہے ہیں

ہم لوگ اندھیروں سے ضیا مانگ رہے ہیں

کشتوں گدائی کا لیٹے پھرتے ہیں واعظ

اے خیرات یا بھیک

پتھر کے خداؤں سے دُیا مانگ رہے ہیں

یہ کیسی پرستش ہے عبادت ہے یہ کیسی

ٹوٹے ہوئے ہاتھوں سے دُعا مانگ رہے ہیں

زخموں کے چٹکنے کی صدا کون سُنے گا

جلادوں سے کیوں لوگ بقا مانگ رہے ہیں

ہیں غرق تہہ آب ابھرنابھی ہے مشکل

پھر بھی تیری منزل کا پتا مانگ رہے ہیں

یہ کیسے مسافر ہیں جو دامن کو پھیلا کر

یوسفؑ سے زلیخا کی ادا مانگ رہے ہیں

دُنیا میں محبت کا صلہ کس کو ملا ہے

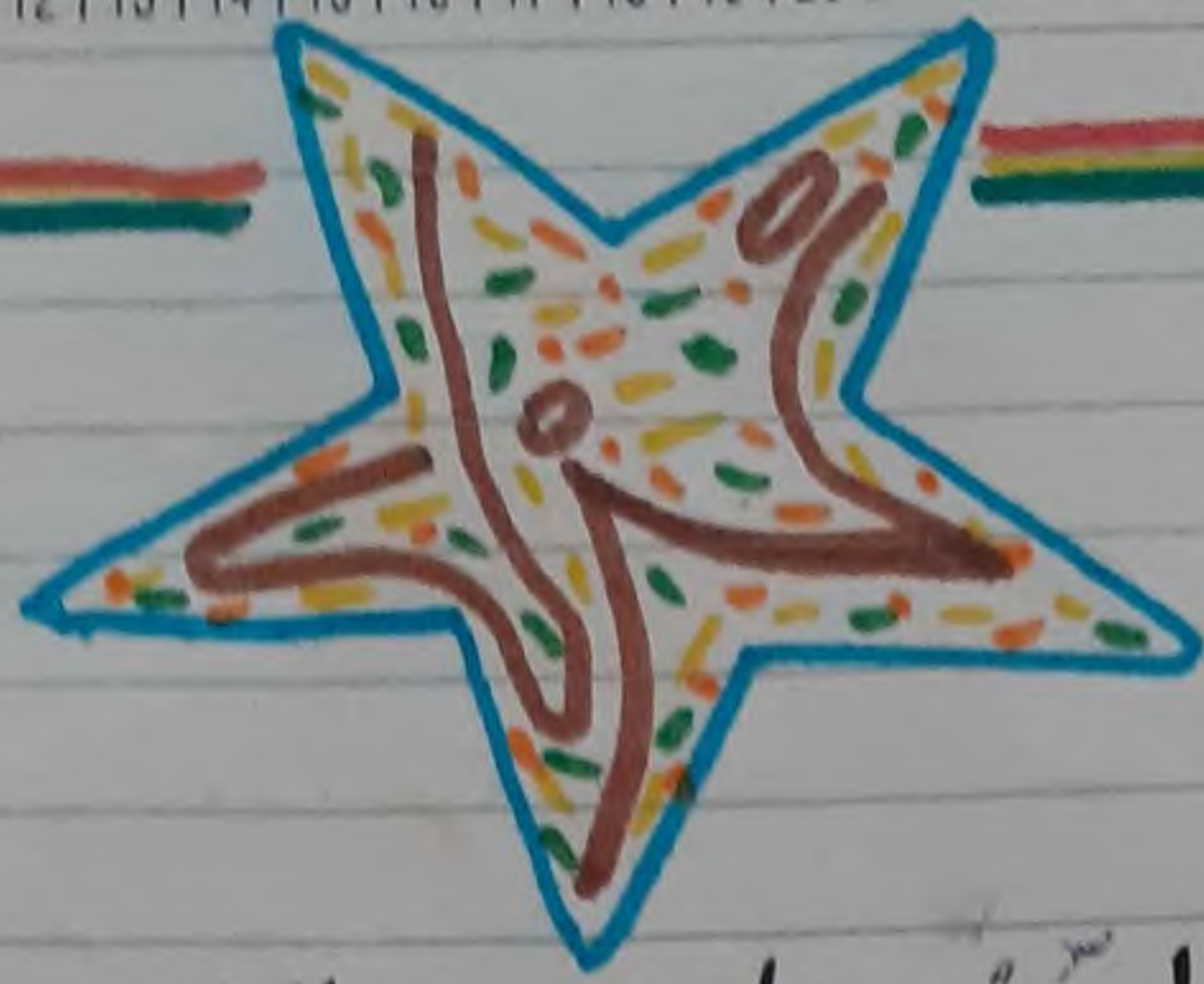
اے روزِ ازل تجھ سے جزا مانگ رہے ہیں

اختر تیرے گاؤں کے سب لوگ ہیں پاگل

سورج سے یہ ساون کی گھٹا مانگ رہے ہیں

غزل

جھانک کر ہر دل میں دیکھا نہ رہاں کوئی نہیں
 زخم خوردہ ہر بشر ہے شاد ماں کوئی نہیں
 جانے کیوں نیلے فلک کا تذکرہ کرتے ہیں لوگ
 یہ تو ہے ٹکڑا زمیں کا آسماں کوئی نہیں
 ہر گھنی چھاؤں پہ قبضہ کر لیا اغیار نے
 دھوپ میں جلنا پڑے گا سائباں کوئی نہیں
 ٹوٹی شاخیں، زرد پتے پھول مرجھائے ہوئے
 شاید اس اجڑے چمن کا باغباں کوئی نہیں
 دور کر لیتے ہیں چہرے رُخ ہوا کا دیکھ کر
 پھیر لیتے ہیں نگاہیں جانِ جاں کوئی نہیں
 رات کی تاریکیوں میں قافلے حیران ہیں
 راستے گم ہو گئے ہیں کہکشاں کوئی نہیں
 جارہے ہیں باندھ کر بستر شہر کے ناتواں
 کہہ رہے ہیں اب ہمارا پاسیباں کوئی نہیں
 دل کی باتیں دل میں رکھ اختر کسی کو نہ بتا
 صاف ستھرا خوبصورت راز داں کوئی نہیں



دیکھا کسی نے پیار سے دل میں بسالیا
یوں میں نے سارے شہر کو اپنا بنا لیا
دیکھے جو شب کو شہر کے بجھتے ہوئے چراغ
اشکوں سے میں نے گھر کا دیا بھی بجھالیا
نفرت کے کاٹے جب بھی چھبے میرے پاؤں میں
بیساکھیوں پہ میں نے بدن کو اٹھالیا
بستی کے قاتلوں سے اک دن ہوئی تھی جنگ
بازو تو دونوں کٹ گئے سر کو بچا لیا
جب سے وہ گم ہوئے ہیں جہالوں کی اوٹ میں
میں نے بھی پار سائی کا مجمع لگا لیا
رندوں کے سجدہ ریز نشانوں کو دیکھ کر
میں نے بھی ایک داغ جبیل پر سجا لیا
یہ بھی تو اک اعزاز ہے محفل میں آج پھر
اختر نے دل کے درد کا قصہ سنا لیا

غزل

محفل میں آج حشر اٹھانے کو آگئے

فتنے کئی ہزار جگانے کو آگئے

غیروں پہ مہربانیاں اور دل توانیاں

نفرت کے تئیر مجھ پہ چلانے کو آگئے

خود ہی لگائی آگ میرے گھر کو دوستو
شعلے بھڑک اُٹھے تو بجھانے کو آگئے

شعلہ بھڑک اُٹھے تو بجھانے کو آگئے

مقاتل ہیں بے وفا ہیں سنگ دل بھی ہیں مگر
الزام سہارے مجھ پہ لگانے کو آگئے

الزام سہارے مجھ پہ لگانے کو آگئے

بے جان ہو کے جب میں کنارے پہ گر پڑا

دریا میں میری لاش بہا نے کو آگئے

کانٹے وہ زندگی میں پیچھوتے رہے مجھے

جب مر گئے تو پھول چڑھانے کو آ گئے

ڈھلنے لگی دوپہر تو مینخانہ چھوڑ کر

گندری مڑتوں کی یاد دلانے کو آگئے

اختر یہ ”معجزہ“ بھی دکھایا نصیب نے

پلیس جھکا کے ہاتھ ملانے کو آگئے



میں نے تو تیرے پیار میں اک عمر گنوا دی
 لگتے ہی رہے زخم مگر پھر بھی دُعا دی
 میں کھینچ کے لایا تھا سمندر کے بھنور سے
 تُو نے لبِ ساحل میری کشتی بھی جلا دی
 آیا تھا دکھانے ٹوٹا ہوا دل اپنا
 محفل سے نکل جانے کی کیا خوب سزا دی
 خاموش تھی بے جان تھی چپ چاپ کھڑی تھی
 تُو نے میری تصویر بھی کمرے سے ہٹا دی
 شاہیوں کے بھی آگے جو کبھی خم نہ ہوئی تھی
 چوکھٹ پہ تیری آ کے جیسے ہم نے جھکا دی
 لکھی تھی جو میں نے شبِ فرقت کے قلم سے
 اختر وہ غزل تُو نے رقیبوں کو سُنا دی

غزل

شمع ہر رنگ میں چلتی ہے سحر ہونے تک

مانندِ برق چلتی ہے سحر ہونے تک

جلمگاتی ہے شمع جب بھی کسی محفل میں

روشنی دل میں اترتی ہے سحر ہونے تک

شمع جب آکے جھلک دیتی ہے مینخانے میں

مئے صراحی سے چھلکتی ہے سحر ہونے تک

اپنے جو بن کی ضیا دیتی ہے جب کرنوں کو

نرگسی آنکھ چلتی ہے سحر ہونے تک

پیار کرنے کو اسے آتے ہیں جب پروانے

شعلہ بن کر یہ پلکتی ہے سحر ہونے تک

دیکھ کر اپنی جوانی کی بکھرتی لہریں

رقص کرتی ہے مٹلتی ہے سحر ہونے تک

یہ نہ ہو پاس تو پھر اپنی طبیعت اختر

بڑی مشکل سے سنبھلتی ہے سحر ہونے تک

غزل

یہ کیسا دورِ ظلمت ہے جو دنیا کو رلاتا ہے
نہ تم کو اچھا لگتا ہے نہ مجھ کو راس آتا ہے
میری بستی کے سارے لوگ کیسے بے مروت ہیں
کسی بھٹکے مسافر کو نہ کوئی راہ دکھاتا ہے
اتنا کے سارے قصے ہیں ہوس کے کارنامے ہیں
نہ بابا باز آتا ہے نہ بیٹا باز آتا ہے
سمندر کی رگوں میں خون کی ہر بوند زخمی ہے
سُسنہری دھوپ میں اُس کا بدن بھی تلملاتا ہے
تیرے تو چار جانب ہے بسیرا شیشِ نالگوں کا
غموں کی داستانِ تم کو سینا نے کون آتا ہے
ستارے کس لیے تُو نے سبجار کھے ہیں آنکھن میں
زمین پر چاند لانے کا ہنر ہم کو بھی آتا ہے
غل سے زندگی بنتی ہے ورنہ کچھ نہیں افتر
وہ کیسے چین پائے گا جو فلق کو دکھاتا ہے

غزل

تپتے صحرائیں مجھے چھوڑ کے جانے والے

غم، سحراں میں شب و روز جلا نے والے

مجھ کو معلوم نہیں لوگ پکاریں تھے کیا

میرا ہو کر بھی میرے پاس نہ آنے والے

میرا دنیا میں کوئی اور نہیں تیرے سوا

کہاں جاؤں گا میری یاد بھلا نے والے

میں ہوں خستہ تجھے ہر موڑ پہ مل جائیں گے

ہیں بہت لوگ تیرا ناز اٹھائے واے

تیرے کاجل کی لکیریں کبھی مٹ جائیں گی

تیسرے غزوت بھری نظروں کے چلانے والے

یہ تو دستورِ خدائی ہے ازل سے جاری

تو بھی روئے گا کیسی مجھ کو مزلانے والے

سامنا کالی چٹانوں کا کرو گے کیسے

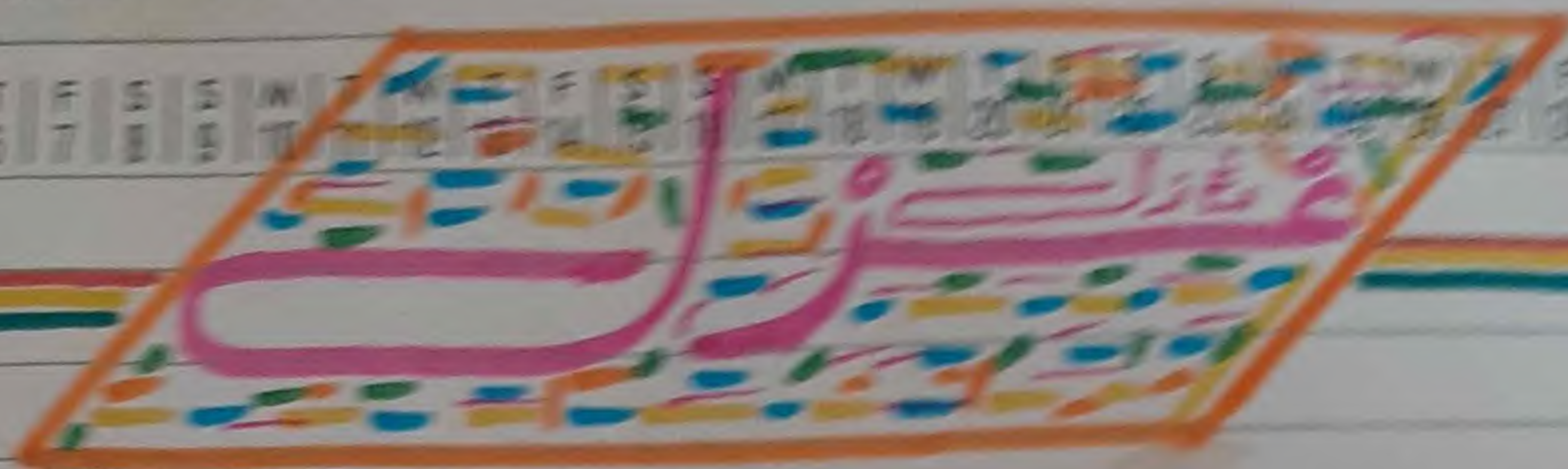
ٹوٹ جائے گا بدن چاند یہ جانے والے

زخم کھا کر بھی دُعا دیتے رہیں گے افتر

ہو تیری فیر میرے دل کو دکھانے والے



شاہوں کے دروہام اُجڑتے ہوئے دیکھے
 افلاک کے تارے بھی لرزتے ہوئے دیکھے
 جس مانتھ میں دولت ہے قلم دان اُسی کا
 ہر دور کے انسان بدلتے ہوئے دیکھے
 مشرق سے نکلتے تھے صدیوں سے جو سورج
 حیرت ہے کہ مغرب سے ابھرتے ہوئے دیکھے
 شبنم رُخ نازک پہ گراں بار تھی جن کو
 آنسو انہی چہروں میں بکھرتے ہوئے دیکھے
 سِنّلاخ چٹانوں میں چھا جائے اندھیرا
 سا تھی کئی راہوں میں بچھڑتے ہوئے دیکھے
 جو کہتے تھے ہم پاک ہیں تسنیم کی مانند
 شیشوں میں وہی لوگ اُترتے ہوئے دیکھے
 پروانوں کی الفت کا صلہ دیکھ لے اختر
 جینے کو جو آئے تھے مہرتے ہوئے دیکھے



کبھی تو اُن سے ہماری بھی گفتگو ہوگی
 کبھی تو اُن کو ہماری بھی جستجو ہوگی
 سجائے بیٹھا ہوں دامن میں پھول الفت کے
 انیس بھی ایسے ہی گلشن کی آرزو ہوگی
 جنون کہتا ہے میرا وہ وقت آئے گا
 جو بات دل میں چھپی ہے وہ دوبارہ ہوگی
 ہے ناز اُتران کو اپنی بادشاہی پر
 جھکی جیسے ہماری بھی سُرخرو ہوگی
 یہ اور بات کہ حشر وہ نہ پہچانیں
 صدائے غم میری یزداں کے روبرو ہوگی
 تڑپ اُنھوں کا جو میں زخمی بادلوں کی طرح
 پکار میری سرِ عرش سُو بہ سُو ہوگی
 لکھوں گا جب بھی غزل دل کی آگ میں جل کر
 تو میری نوکِ تلم بھی ہو ہو ... ہوگی
 خدا دکھائے گا آخر وہ دن بچے اختر
 نظر اُسے لی جدِ عمر اُن کی رنگِ پوری

T W T F S S M T W T F S S M T W T F S S M T W T F S S M T W
1 2 3 4 5 6 7 8 9 10 11 12 13 14 15 16 17 18 19 20 21 22 23 24 25 26 27 28 29 30

حق نواز

ملتِ اسلامیہ کا ترجمان تھا حق نواز

دوستوں کے دل کی دھڑکن روحِ جاں تھا حق نواز

اُس کی گاتندازِ بیاں اس کی خطابت دلنشین

اُس کی رفعت اُس کی وسعت آسمان تھا حق نواز

پیکرِ صبر و رضا رافی ہوا جس پر خدا

سرزمینِ جنت کا آبِ رواں تھا حق نواز

حق پرستی، دین داری، جانثاری بے مثال

مومنوں کی کشتیوں کا بادِ باں تھا حق نواز

منزلیں طے کر رہا تھا جان رکھ کر ہاتھ پر

حق پرستوں کا امیرِ کارواں تھا حق نواز

سنا ابد زندہ رہے گا دین کی تاریخ میں

جو کبھی نہ مٹ سکے گا وہ نشان تھا حق نواز

شرک کی منحوس رسمیں مٹ رہی تھیں جا بجا

بیتِ پرستوں کے لیے کوہِ گراں تھا حق نواز

سندھ سے خیبر تک چرچا تھا اُس کے نام کا

اہل دین کے واسطے رخصتِ جاں تھا حق نواز

وہ تھا ایک روشن نلینہ اپنے قول و فعل میں

خوب صورت ، نیک میرت ، نوجوان قحاق نواز

جان بھی کر دی فدا جس نے صحابہؓ کے لیے
عشق میں ڈوبا ہوا سوزِ عیاں تھا حق نوازؔ

28/2/96

حوالات ایشار القاسمی کے نام

عقیدت کے یہاں

”اے ایثار الفاسفی تیری شجاعت کو یہ سلام

تو بنا آوازِ حق تیری خطابت کو سلام

تو بھی سچا بات سچی قول بھی سچے تیرے

تو بخا بد دین حق تیری صداقت کو سلام

وقف کردی زندگی تو نے محاسبہ کے لیے

تیری آنکھوں کی حیاتیری شرافت کو سلام

دُرُئے سب تیرے دشمن تیری اہل لکار سے

جانشین جھنگوی تیری بلاغت کو سلام

خون دے کر تُو نے افترا نام روشن کر لیا

مرحبا صد مرچبا تیری شجاعت کو سلا م

شان پاکستان کی

خوب صورت خوشنما ہے شان پاکستان کی

دل منور کر رہی ہے روشنی قرآن کی

یاد آزادی کی کوئی بھی بھلا سکتا نہیں

آرہی تھی عرش سے رحمت میرے یزدان کی

پاک دھرتی کے تقدس کے لیے حاضر ہیں ہم

مک و ملت سے محبت، بات ہے ایمان کی

ابر رحمت چھا رہا ہے مصطفیٰ کے فیض کا

گوشے گوشے میں بلالی گونج ہے اذان کی

ریزہ ریزہ ہو رہے ہیں بُت سبھی لات و منات

بج نہیں سکتی یہاں پرد لٹگی شیطان کی

لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ کی مشعلیں روشن رکھو تم جا بجا

آرہی ہے کان میں آواز رب رحمان کی

ہر طرف لہرائیں گے پرچم ہلالی دین کے

پیش گوئی پوری ہوگی شاہ ولی سلطان کی

پھول ہسکائیں گے اختر شاد ہو گا ہر بشر

جلمگاتی ہی رہے گی چاندنی دیہقان کی

S	S	M	T	W	T	F	S	S	M	T	W	T	F	S	S	M	T	W	T	F	S	S	M	T	W	T	F	S	S	M
1	2	3	4	5	6	7	8	9	10	11	12	13	14	15	16	17	18	19	20	21	22	23	24	25	26	27	28	29	30	31

روح قائد سے سرگوشیاں

میں قائد اعظم کی روح کو اک بات بتانا چاہتا ہوں
بھئی ہوئی غم کی آنکھوں سے کچھ اشک بہانا چاہتا ہوں

وہ وقت بھی آیا قائد، جب ملت آپیں بھرتی رہی
جابر کے شیش محلوں سے اک ظلم کی چکی چلتی رہی
اک پلڑا مظلومیت تھا اک طرف امارت تلتی رہی
اللہ کی رحمت کا سایہ، تیری شمع آزادی جلتی رہی

جو بیت چکی ہے لوگوں پر وہ آج سُنا نا چاہتا ہوں

میں قائد اعظم کی روح کو اک بات بتانا چاہتا ہوں
تیری پاک زمیں پر اے قائد، کیا جال بچھائے جاتے تھے
اس ملک میں شر انگیزی کے سب ڈھونڈ رچائے جاتے تھے
دن رات تفرقہ بازی کے کیا رنگ جمائے جاتے تھے
بدنام تجھے کرنے کے لیے طوفان اٹھائے جاتے تھے

ارمان سلگتے ہیں دل میں وہ آج دکھانا چاہتا ہوں

میں قائد اعظم کی روح کو اک بات بتانا چاہتا ہوں

بڑھتے ہی گئے جب رنج و الم خریبی فتنہ بازوں سے
پھر آگ کے شعلے بھڑک اٹھے تیرے چمن کے سُرخ گلابوں سے
ہم آدھا ملک گنوا بیٹھے بندوقوں کے خفیہ رازوں سے
تیرے گھر کو آگ لگا دی ہم نے اپنے گھر کے چراغوں سے

T	W	T	F	S	S	M	T	W	T	F	S	S	M	T	W	T	F	S	S	M	T	W	T	F	S	S	M	T	W
1	2	3	4	5	6	7	8	9	10	11	12	13	14	15	16	17	18	19	20	21	22	23	24	25	26	27	28	29	30

کیا کچھ نہ ہوا جو کچھ بھی ہوا وہ درد مٹانا چاہتا ہوں
میں قائد اعظم کی روح کو اک بات بتانا چاہتا ہوں

اے روح قائد زندہ قومیں دشمن سے جب ٹکراتی ہیں
گر گر کے ابھرتی ہیں پھر سے لندن کی طرح بن جاتی ہیں
اک بار اگر غم سے رو لیں سو بار وہ پھر میسکاتی ہیں
حق بات پہ مرنے کی خاطر منصور و قاتل جاتی ہیں

تنظیم وطن شاداب چمن وہ ساز بجا نا چاہتا ہوں
میں قائد اعظم کی روح کو اک بات بتانا چاہتا ہوں

اسد کی عظمت کو قائد دامن میں سجائے بیٹھے ہیں

ہم لا الہ الا اللہ پرچم لہرائے بیٹھے ہیں

سنگین کھن دُشوار گزر ہم خوب نبھائے بیٹھے ہیں

لٹی دور خزاں، غم فتم ہوئے اک دیپ جلانے بیٹھے ہیں

پھوے دپھلے اختر یہ وطن وہ وقت سُہانا چاہتا ہوں ا

میں قائد اعظم کی روح کو اک بات بتانا چاہتا ہوں ا

بھیلی ہوئی غم کی آنکھوں سے کچھ اشک بہانا چاہتا ہوں

میں قائد اعظم کی روح کو اک بات بتانا چاہتا ہوں

9
6 81



ایمان آج کل

کتنا الجھکیا ہے مسلمان آج کل

شاید خفا ہے ہم سے یزدان آج کل

مختل سرور و عیش کی مستی میں جھوم کر

سوئے پڑے ہیں وقت کے سلطان آج کل

راکٹ ہیں آبدوزیں ہیں ایٹم بموں کا شور

ہونے لگا ہے حشر کا سامان آج کل

لاشے تڑپ رہے ہیں گھر بار جل گئے

چاروں طرف ہیں آگ کے طوفان آج کل

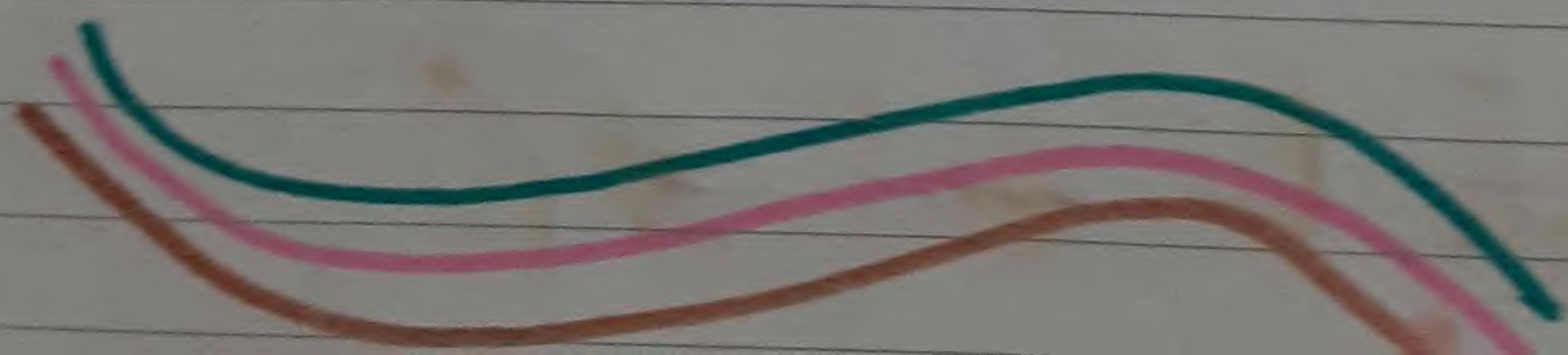
ہر سمت بے حیائی کے بازارِ رزم ہیں

منہ لھول کر کھڑا ہے شیطان آج کل

نفرت سے دیکھتی ہے اولاد باپ کو

بے شرم ہو رہا ہے انسان آج کل

قاتل لٹیرے کون ہیں ایماندار کون
ہونے لگی ہے مشکل پہچان آج کل
دولت اچھل رہی ہے کرسی کی جنگ میں
ہر شخص بن رہا ہے پردھان آج کل
ہونے لگے ہیں سودے فھیروں کے روز و شب
منڈیوں میں بک رہا ہے ایمان آج کل
مردود کر رہے ہیں سہارے سجدوں کو
بڑھنے لگے ہیں کفر کے عنوان سے آج کل
کوئی تو جا کے پوچھے انا کے پیار یوں سے
کیوں کر رہے ہو ملک کو ویران آج کل
افتر ذلیل و خوار ہیں ہم آج اس لیے
ردی میں بیچ دیتے ہیں قرآن آج کل



نظم

جینے کی جس نے ہمت دی وہ قائدِ اعظم زندہ ہے
 اک عزم دیا اک طاقت دی وہ قائدِ اعظم زندہ ہے
 وہ قافلے کا سالار بنا پرچم لہرا کر بڑھتا گیا
 ذرے ذرے کو رفعت دی وہ قائدِ اعظم زندہ ہے
 پیغام دیا آزادی کا اک ولولہ دیا جوانوں کو
 قدرت نے جس کو عزت دی وہ قائدِ اعظم زندہ ہے
 مفہوم بتایا غیرت کا بے باکی قوم کو دی جس نے
 غنچوں کو جس نے رنگت دی وہ قائدِ اعظم زندہ ہے
 لنگار اٹھ کر دشمن کو اس دُبلے پتلے غازی نے
 صف بندی کر دی ملت کی وہ قائدِ اعظم زندہ ہے
 اک حرب لگائی جیسے پیر منہ توڑ دیا افرنگی کا
 ہر ایک بشر کو جرات دی وہ قائدِ اعظم زندہ ہے
 کئی ظلم کئے غداروں نے کئی زخم دیے عیاروں نے
 اللہ نے پھر بھی نصرت دی وہ قائدِ اعظم زندہ ہے
 اختر یہ وطن آباد رہے تابندہ رہے شاداب رہے
 جس قائد نے یہ دولت دی وہ قائدِ اعظم زندہ ہے

پاکستان کے نوجوانوں کے نام

جُگ جُگ جیو اور جینے دو یہ ملک ہمارا اپنا ہے

دامن خوشیوں سے بھرنے دو یہ ملک ہمارا اپنا ہے

فردوسِ بریں ہے یہ دھرتی اس کے گلناری غنچوں پر

شبنم کے موتی گرنے دو یہ ملک ہمارا اپنا ہے

سندھ، سرحد، بلوچ پنجاب گھر ہے اپنے بھائیوں کا

اُلفت کے ناطے بڑھنے دو یہ ملک ہمارا اپنا ہے

یہ پاک زمین یہ پاک وطن قدرت کا ایک عطیہ ہے

اس کو تم بھولنے پھلنے دو یہ ملک ہمارا اپنا ہے

خون دے کر روشن رکھنی ہیں کچھ لوگ بچھاتے پھرتے ہیں

ان تندیلوں کو جلنے دو یہ ملک ہمارا اپنا ہے

کیوں چرچا ہم لا دینی کا ہر اک محفل میں کرتے ہیں

اسلام کی عظمت بڑھنے دو یہ ملک ہمارا اپنا ہے

تخریب جو عالم کرتے ہیں وہ ساری قوم کے دشمن ہیں

ان غداروں کو مرنے دو یہ ملک ہمارا اپنا ہے

اللہ کی رحمت و برکت سے اب دور سُہانا آیا ہے

سادن کی ریم جھم بڑھنے دو یہ ملک ہمارا اپنا ہے

آفتِ بھر کلیاں بھکیں گی ہر گامِ فیاہیں شلیں گی

قانونِ قرآن کا چلنے دو یہ ملک ہمارا اپنا ہے

باقی سب خیریت ہے

ڈاکے ڈالو ٹوٹ بھاؤ باقی سب خیریت ہے
 بندوقیں دن رات چلاؤ باقی سب خیریت ہے
 زاہد بن کر رہبر بن کر قوم کو یہ تلقین کرو
 بستی بستی آگ لگاؤ باقی سب خیریت ہے
 قتل و غارت دہشت گردی وحشی بن کر رہنا ہے
 انسانوں کا خون بہاؤ باقی سب خیریت ہے
 مکاری کے خول چڑھا کر اپنے اپنے چہروں پر
 تلخی کا پھر ناچ بھاؤ باقی سب خیریت ہے
 نفرت کر کے رشتے توڑو چار حقیقی بھائیوں کے
 اُفت کے سب نقش مٹاؤ باقی سب خیریت ہے
 دشمن ہیں جو پاک وطن کے اُنکی ہر اک بات کو مانو
 خود غرضی کے سبق پڑھاؤ باقی سب خیریت ہے
 مک اپنا تو بن ہی چکا ہے اب تو ٹکڑے کرنے ہیں
 غداروں کو ساتھ ملاؤ باقی سب خیریت ہے
 کوئی جیسے یا کوئی مرے کوئی پیسنے یا کوئی روئے
 مسجدوں پر بم گراؤ باقی سب خیریت ہے
 پوچھنے والا کوئی نہیں ہے مک مکا لو ٹیبل پر
 رشوت لے کر قلم چلاؤ باقی سب خیریت ہے
 لوٹے والے لوٹ رہے ہیں میرے دیس کی دولت کو
 اختر اپنی نظم سیناؤ باقی سب خیریت ہے

میرا کوئی نہیں پاکستان

میں ہاں اوکھا گھر دیران
میرا کوئی نہیں پاکستان

آ اقبال اک گل سنڑاواں
آج میں تینوں کول بہاواں
اپڑیں سارے زخم دکھاواں
شرم دے مارے ڈبدا جاواں

آجیا ویکھ میرے ارمان
میرا کوئی نہیں پاکستان

تھاں تھاں اُتے پڑیاں وکھنڑ
نئے بدنوں گڑیاں تھپنڑ
شردے راہواں گولیاں وکھنڑ
نفرتاں دے بھانجمر کھنڑ

ایتھے ہر کوئی اے پردھان
میرا کوئی نہیں پاکستان

ظالم بن کے لوکی پھر دے
 رب کو لوں وی نیں اے ڈر دے
 قتل و غارت توں نیں مُردے
 رات دے پٹے شہری مُردے

کس دی کراں میں پہچان میرا کوئی نیں پاکستان

لوگاں دے اے گھر جلا وِ نِٹ
 ماں دے سر توں بھو جھنڈ لاہو نِٹ
 پھینڈاں نوں اے چھپڑی جاوِ نِٹ
 پیو دے سردی پکڑی ڈھاوِ نِٹ

اے ہن اُج دے نوجوان میرا کوئی نیں پاکستان

نوں تے ب دی پئی لڑائی
 اگ کرسی نے جنگ کرائی
 ہنگامی نے اگ ہے لائی
 دیندی پھر مے قوم دُہائی!

کوئی نیں دِسدا مہربان میرا کوئی نیں پاکستان

اُج کل ٹی وی دی اے شاہی
چاروں پاسے بے حیائی
رُل کے نچدے پھینٹتے بھائی
پیوڑتے ماں نوں شرم نہ گائی

اڈ ڈیڈ گیا دین ایمان
میرا کوئی نہیں پاکستان

سُٹے گل میری اقبال
وڑے لٹ کے لے لے مال
غربت دا پے بھیرا حال
جھکے تے روو نثر بال

منگا ہو گیا آٹا دھان
میرا کوئی نہیں پاکستان

S	S	M	T	W	T	F	S	S	M	T	W	T	F	S	S	M	T	W	T	F	S	S	M	T	W	T	F	S	S	M
1	2	3	4	5	6	7	8	9	10	11	12	13	14	15	16	17	18	19	20	21	22	23	24	25	26	27	28	29	30	31

آج دے لیڈر بے بے

دکھاں غماں بوجہ ملے

آج دے لیڈر بے بے

گھرنوں چھڈ کے لوکی ملے

آج دے لیڈر بے بے

اپنٹرا سمجھ کے نمبر بنڑا یا

جت جاو نٹر دا نعرہ لایا

اُس دن توں ابے نظر نہ آیا

نہ فیر اوہنے منہ دکھایا

ملنٹر جائے للہ دن کھلے

آج دے لیڈر بے بے

جیٹرے للہ نمبر بن کے جاو نٹر

دیس دی دولت راج کے کھاو نٹر

بنٹے کاراں نت سے سجاو نٹر

کمزوراں دے جھلے ڈھاو نٹر

ووٹر ہو گئے سارے جھلے

آج دے لیڈر بے بے

آج دے ممبر دی آئی بی

ممبر کئی بنڑ گئے لوٹے

ادھن اندروں باہروں کھوٹے

رقمماں جھپٹ کے ہو گئے موٹے

مک میرے دے کریمن لوٹے

فبراں لگسنڑ سورج ڈھلے
آج دے لیڈر پتے پتے

کھادان ساری نیندر اُجاڑی

خلقت کرے آہ و زاری

دل دی ودھ گئی بیماری

چھڑکاں اُتے پھرن بھکاری

کدو ہوسنڑ دین سنوٹے
آج دے لیڈر پتے پتے

تتل و غارت بے حیائی

ہر کوئی دیندا پھرے ڈھائی

پہنکائی نے قیامت ڈھائی

بے شرمی نے بھینڑ و کائی !

S	S	M	T	W	T	F	S	S	M	T	W	T	F	S	S	M	T	W	T	F	S	S	M	T	W	T	F	S	S	M
1	2	3	4	5	6	7	8	9	10	11	12	13	14	15	16	17	18	19	20	21	22	23	24	25	26	27	28	29	30	31

ہر تھاں وکٹاں تے پتلے
آج دے لیڈر پتلے پتلے

اے گاہدی آزادی یارو

ہو رہی اے بریادی یارو

ٹنگ ایچ بے سوادی یارو

برکھوئی اے فریادی یارو

کچھ نیں رہیا ساڈے پتلے
آج دے لیڈر پتلے پتلے

اے دھرتی زرداراں دی

وڈی پگ سرداراں دی

حالت ویکھ ناداراں دی

ڈھگئی کدھ لاچاراں دی

افتر بہہ جاساڈے رتے

آج دے لیڈر پتلے پتلے



W	T	F	S	S	M	T	W	T	F	S	S	M	T	W	T	F	S	S	M	T	W	T	F
1	2	3	4	5	6	7	8	9	10	11	12	13	14	15	16	17	18	19	20	21	22	23	24

اے خط کشمیر

تُو زندہ یاد رہے گا اے خط کشمیر

نگر نگر میں ہے چرچا تیری جسارت کا

فتح ملے گی تجھے اے عباہد کشمیر

ہر اک زباں پہ ہے نعرہ تیری شجاعت کا

زمانے نے کر لی ہے تسلیم تیری آزادی

بلند یوں پی ہے پرچم تیری صداقت کا

صبا نوید مسرت سنانے والی ہے

اندازہ کر لیا دشمن نے تیری طاقت کا

تمہارا عزم جواں ہے لہو بہاتے پر

عدو پہ گرتا ہے شعلہ تیری بصارت کا

ہے جھنگ کو ناز عطا اور ندیم و فیصل پر

ملا ہے رُتبہ خدا سے انہیں شہادت کا

دعائیں مانگ رہا ہوں میں روز و شب افتر

جنازہ نکلے اک دن یہاں سے بھارت کا

S	S	M	T	W	T	F	S	S	M	T	W	T	F	S	S	M	T	W	T	F	S	S	M	T	W	T	F	S	S	M
1	2	3	4	5	6	7	8	9	10	11	12	13	14	15	16	17	18	19	20	21	22	23	24	25	26	27	28	29	30	31

سیلاب کی تباہ کاریاں

سیلاب کی لہروں کا قہر دیکھ رہا ہوں

ڈوبا ہوا پانی میں نگر دیکھ رہا ہوں

ہیں چاروں طرف آج اُداسی کے اندھیرے

سہمی ہوئی ویران سحر دیکھ رہا ہوں

غریب کی زگاہوں سے رھاں خون کے آنسو

روتا ہوا ہر ایک بشر دیکھ رہا ہوں

بہنوں کے جواں بھائی کہاں ڈھونڈ کے لاؤں

ماؤں کے پھٹے لخت جگر دیکھ رہا ہوں

آزردہ ہیں وہ چہرے مٹے جن کے نشیمن

تقدیر کے ماروں کا سفر دیکھ رہا ہوں

بپھری ہوئی لہروں کی غضب ناک روانی

لُٹتے ہوئے بہتے ہوئے گھر دیکھ رہا ہوں

برباد و تباہ حال مرے دیس کے شہری

اُجڑی ہوئی بے تاب نظر دیکھ رہا ہوں

اک شکل قیامت تھا طوفان یہ نورج کا

ایسے ہی گناہوں کا اثر دیکھ رہا ہوں

اختر یہ بلا فیز تلام کے تھپیڑے

اس دورِ تباہی کی گزر دیکھ رہا ہوں